فضائلِ دُعاء

تالیف

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری دامت برکاتہم

ناشر

ادارہ اسلامیات

۱۹۰- انار کلی- لاہور

۷۲۳۳۹۹۱

۳۵۳۲۵۵

وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

فضائلِ دعا

قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں دعا کی فضیلت اور اہمیت، دعا کے آداب، قبولیت کے مواقع، قبولیت دعا کی شرائط، استغفار کے فضائل، توبہ کی حقیقت و ضرورت، ہر مقام اور ہر موقعہ کی مسنون دعائیں۔

بمعہ رسالہ

الحزب المقبول

سات منزلوں پر منقسم جامع دعاؤں کا مجموعہ جو ہر مسلمان [illegible]

تالیف

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری دامت برکاتہم

ناشر

ادارہ اسلامیات

۱۹۰- انارکلی- لاہور

۷۲۲۳۹۹۱
۳۵۳۲۵۵

نام کتاب ——— فضائل دُعا

تاریخ طباعت ——— جون ۱۹۹۴ء مطابق ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

باہتمام ——— اشرف برادران سلمہم الرحمٰن

ناشر ——— ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰، انارکلی لاہور ۲
فون نمبر ۳۵۳۲۵۵ - ۴۲۴۲۹۹۱

قیمت ———

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات ، ۱۹۰، انارکلی لاہور ۲
ادارۃ المعارف ، جامعہ دارالعلوم ، کورنگی کراچی ۱۴
مکتبہ دارالعلوم ، جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴
دارالاشاعت ، اردو بازار ، کراچی ۱
بیت القرآن ، اردو بازار ، کراچی ۱
ادارۃ القرآن چوک لسبیلہ گارڈن ایسٹ کراچی
مکتبہ رحمانیہ ، اردو بازار ، لاہور

فہرست مضامین

فضائل دُعا

الاسماء الحسنیٰ

باب چہارم

باب پنجم

باب ششم

مؤلف کی گزارش

الحمد للہ مجیب الداعین والصلوٰۃ والسلام
علی خاتم المرسلین و سید الہادین سیدنا محمد افضل
المخلوق اجمعین او علی آلہ و اصحابہ حماۃ
الحق المبین و محاۃ الکفر والشرک
من العالمین۔

اما بعد۔ اللہ جل شانہٗ نے بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا تو اس کو مجموعۂ حاجات بنا دیا لہٰذا وہ ہر وقت حاجت مند ہے اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے ساتھ مصیبتیں بھی پیدا فرمائیں، انسان نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور مصیبتوں میں بھی پھنسا رہتا ہے اور قدم قدم پر چھوٹی بڑی حاجتیں بھی اسے گھیرے رہتی ہیں جنہیں اللہ جل شانہٗ پورا فرماتے ہیں، پھر جس طرح دنیا میں حاجات ہیں موت کے بعد بھی حاجتیں ہیں، برزخ میں اور اس کے بعد کے حالات میں راحت بھی ہے اور تکالیف بھی ہیں ہر حاجت کے پورا ہونے کے اور ہر ضرورت کا انتظام ہونے اور ہر دکھ تکلیف سے حفاظت پانے اور آئی ہوئی مصیبت کے ٹلنے کے لئے صرف اللہ پاک کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے اسی نے حاجتیں پیدا فرمائیں اور دکھ تکلیف اسی کی مخلوق ہے مصائب بھی

اُسی کے بھیجے ہوئے ہیں، دنیا ہو یا آخرت ہر عالم کا اللہ ہی خالق و مالک ہے اور وہی دینے والا ہے لہٰذا ہر چھوٹی بڑی چیز کا سوال اُسی سے کرنا چاہیے اور ہر دکھ درد سے محفوظ رہنے اور آئی بلا کو ٹالنے کے لئے اُسی کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلانا چاہیے اس نے اپنی کتاب مبین میں اعلان فرمایا ہے کہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا) نیز ارشاد ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ

(بقرہ ع ۲۳)

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں منظور کر لیتا ہوں درخواست کرنے والے کی دعا جبکہ وہ میرے حضور میں دے سو اُن کو چاہیئے کہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ وہ لوگ رشد حاصل کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا درود و سلام نازل ہو اُس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے دعا کرنا بتایا اور دعا کرنا سکھایا، دعا کے الفاظ بتلائے اس کے آداب سکھائے، جامع دعاؤں کی تعلیم دی، زندگی کے ہر موقعہ کی دعائیں بتائیں اور اللہ جل شانہٗ کی مالکیت اور خالقیت کی طرف متوجہ ہونے کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ کی داد و دہش اور انعام و اکرام کی طرف متوجہ فرمایا اور بتایا کہ جو کچھ ملا اللہ کے دینے سے ملاہے اور جو نہیں ملا اس کے عطا فرمائے بغیر نہیں مل سکتا۔

جو دعائیں آپ نے تعلیم فرمائی ہیں ان میں اللہ کی نعمتوں کا اقرار ہے اور اس بات پر اظہارِ شکر ہے کہ اللہ نے ہم کو یہ نعمت عطا فرمائی۔ بہت سی نعمتوں کے حاصل ہونے میں بظاہر بندوں کے کسب کو بھی دخل ہے لیکن دعاؤں میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس کسب اور محنت کی کوئی حقیقت نہیں اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کسی کی کوئی محنت بار آور نہیں ہو سکتی مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ میں اسی کی طرف متوجہ فرمایا ہے

ان دعاؤں میں توحید کی بہت بڑی تعلیم ہے اور اللہ کی قدرت کاملہ کی طرف ہر حال اور ہر مقال میں اور ہر مقام میں سچے دل سے متوجہ ہونے کی تلقین ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کے حضور میں دعا کرتے تھے اور امت کو بھی دعائیں سکھاتے تھے، دعا کے فضائل آپ نے بتلائے اور دعا نہ کرنے کی وعیدوں سے بھی آگاہ فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

عرصہ سے دل چاہتا تھا کہ کتب حدیث کی مراجعت کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات متعلقہ ادعیہ جمع کروں لیکن فرصت نہیں ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ماہنامہ البلاغ کراچی میں اس سلسلہ کی چند قسطیں احقر کے قلم سے نکل کر شائع ہوگئیں اور اس کے چند ماہ بعد مدینہ منورہ میں قیام کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی یہاں کچھ فرصت ملی تو اقساط مذکورہ کو سامنے رکھا اور ان پر نظر ثانی کی اور جو کچھ شائع ہو چکا تھا اس پر بہت سے اضافے کرنے کی اللہ جل شانہٗ نے توفیق عطا فرمائی یہ مجموعہ جو ناظرین کے ہاتھوں میں ہے جو الحمد للہ دعاؤں کی ایک بہت جامع کتاب ہے اس میں قرآن کریم اور احادیث شریفہ سے دعاؤں کے فضائل اور فوائد اور دنیوی و اخروی منافع اور ترک دعا کی وعیدیں جمع کی گئی ہیں۔ دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط اور مواقع اجابت وغیرہ تفصیل سے لکھے ہیں نیز قرآن کریم میں وارد شدہ دعائیں یکجا جمع کر دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھ دی ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں آپ نے پڑھیں یا پڑھنے کو بتائیں، نیز آپ کی وہ جامع دعائیں بھی جزو کتاب بنا دی گئی ہیں جن کا تعلق کسی خاص موقعہ سے نہیں ہے اور ان میں دنیا و آخرت کی ہر خیر کا سوال کر لیا گیا ہے اور ہر شر سے پناہ مانگی گئی ہے، ان خاص دعاؤں کو اَلْحِزْبُ الْمَقْبُوْل سے ملقب کر کے سات منزلوں پر تقسیم کر دیا ہے تاکہ کم از کم ایک ہفتہ میں مکمل پڑھی جا سکیں، استغفار کے فضائل اور فوائد بھی تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں اور توبہ کی ضرورت اور اس کا طریقہ بھی مفصل لکھ دیا ہے۔ اتنی بڑی کتاب لکھنے کا ارادہ نہ تھا مگر الحمد للہ تعالیٰ قلب پر مضامین وارد ہوتے رہے اور برابر یہ داعیہ پیدا ہوتا رہا کہ یہ مضمون بھی آجائے اور فلاں عنوان کے تحت بھی کچھ نہ کچھ لکھ دیا جائے۔ بعض روایات اور ادعیہ کی تکرار بھی ہوگئی، جس کو موقعہ کی مناسبت سے افادۃً

للعوام باقی رہنے دیا لہٰذا کتاب قدرے طویل ہوگئی ہے جو مضمون ذہن میں آیا اس کو اللہ جل شانہٗ کا انعام خاص سمجھ کر ضرور جزو کتاب بنا دیا اور اس کے نہ لکھنے کو امت کے ساتھ کنجوسی سمجھتا رہا اور وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ پر عمل کرنا ضروری سمجھا

ھذا ولا یخفی علی العارف انی سردت بعض الروایات الضعیفۃ الاسانید کذا جمعت بعض الادعیۃ التی فیھا ضعف من حیث السند وھذا لا بأس بہ عند المحدثین فی الفضائل کما یعرفہ من لہ ادنی مناسبۃ بھذا العلم الشریف علی رغم بعض مجتہدی ھذا الزمان الذین یسوّون فی ذلک بین الاحکام والفضائل ویردون الاحادیث الضعاف فی کل باب ومذھبھم ھذا خلاف مذھب السلف لا یعبأ بہ ولاجل ذلک حرموا الکثرۃ المذکورۃ الاستنان بالادعیۃ الماثورۃ المرویۃ فی کتب الحدیث وحسبک فی ذلک ما ذکرہ الحاکم فی اول کتاب الدعا من المستدرک ص ۴۹۰ ج ۱ عن عبدالرحمٰن بن مھدی قال اذا روینا عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم فی الحلال والحرام والاحکام شددنا فی الاسانید وانتقدنا الرجال واذا روینا فی فضائل الاعمال والثواب والعقاب والمباحات والدعوات تساھلنا فی الاسانید۔

یا اللہ میری محنت کو قبول فرما اور میری اس تالیف اور دیگر تمام تالیفات کو قبول فرما کر اپنی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ منتفع ہونے کے مواقع عطا فرما جو صاحب مستفید ہوں احقر اور احقر کے والدین مشائخ واساتذہ واولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

واللّٰہ الموفق والمجیب وانا العبد المحتاج الی رحمۃ اللّٰہ

محمد عاشق الٰہی بلند شہری

عفا اللّٰہ عنہ وعافاہ
وجعل آخرتہ خیرا من اولاہ

۱۰ شعبان ۱۴۱۰ھ
المدینۃ المنورہ

باب اوّل

قرآن مجید میں
دعا کی اہمیت اور فضیلت

آیات کریمہ مع ترجمہ

پہلا باب

اس باب میں قرآن مجید کی وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جن میں دعا کی اہمیت مذکور ہے اور غیر اللہ سے مانگنے کی مذمت کی گئی ہے۔

اللہ جل شانہٗ کی طرف سے دعا قبول فرمانے کا وعدہ

(۱) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

(بقرہ ع ۲۳)

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ میری طرف سے فرما دیجئے) کہ میں قریب ہی ہوں قبول کرتا ہوں درخواست کرنے والے کی دعا، جب وہ مجھ سے دعا کرے سو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ وہ لوگ رشد حاصل کر سکیں گے۔

تذلل ظاہر کرتے ہوئے اور چپکے چپکے دعا کرے

(۲) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(اعراف ع ۷)

تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کرکے بھی اور چپکے چپکے بھی، بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند نہیں فرماتے جو حد سے نکل جانے والے ہیں، اور دنیا میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کردی گئی ہے۔ فساد مت پھیلاؤ۔ اور تم اللہ تعالیٰ کو پکارو ڈرتے ہوئے اور امید وار رہتے ہوئے، بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے۔

ان آیات میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک سے خوب عاجزی کے ساتھ دعا کرو یعنی اپنی ذلت اور محتاجگی ظاہر کرتے ہوئے دعا مانگو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو حد سے بڑھنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔ حد سے آگے بڑھنا ہر چیز میں ممنوع ہے۔ دعا میں بھی منع ہے۔ مثلاً گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرنا یا ایسی چیز کی دعا مانگنا جو عقلاً یا شرعاً محال ہو۔ یا دعا میں فضول قیدیں لگانا یہ بھی حد سے بڑھ جانا ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اے اللہ مجھے جنت کے داہنی جانب سفید محل عنایت فرمائیے حضرت عبداللہ بن مغفل نے فرمایا کہ اے بیٹے اللہ سے جنت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ مانگ (اور یہ سفید محل اور داہنی طرف اس قسم کی قیدیں اپنی دعا میں مت لگاؤ۔ کیونکہ یہ حد سے بڑھ جانا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایسے لوگ ہونگے

جو طہارت کے بارے میں اور دعا کے بارے میں حد سے آگے بڑھ جائیں گے۔
(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۴۷)

اس کے بعد فرمایا کہ زمین تمہارے جانے کے بعد فساد مت کرو اور تم ڈرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگتے رہو (عبادت پر ناز مت کرو) اور امید رکھتے ہوئے دعا کرو۔ (ناامید مت ہو جاؤ) پھر فرمایا کہ اللہ کی رحمت اچھے کام کرنے والوں سے قریب ہے۔ نیک کام کرنے والوں کو تو رحمت کی بہت زیادہ امید رکھنی چاہیئے۔ آداب دعا میں سے یہ بھی ہے کہ آہستہ سے دعا کی جائے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت سے معلوم ہوا۔ گو زور سے دعا کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ آہستہ دعا کی جائے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا۔ (سورۃ مریم)

جو دعا کرنے سے تکبر کرتے ہیں دوزخ میں داخل ہوں گے

(۳) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝
(المؤمن ع ۶)

اور فرمایا تمہارے رب نے مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں (جس میں دعا نہ کرنا بھی شامل ہے) وہ عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

اللہ بے کس و مجبور کی دعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت دور کرتا ہے

(۴) اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا

آیا وہ ذات بہتر ہے جو مجبور شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ پکارتا ہے اور مصیبت کو دور فرماتا ہے اور تم کو زمین میں

تَذَكَّرُوْنَ۔ (نمل ۶۲)

صاحب تصرف بناتا ہے زیادہ لوگ بہتر ہیں جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم یاد رکھتے ہو۔

اہل ایمان کی تعریف جو امید وبیم کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں

(۵) تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔
(آلۃ سجدہ ۲)

اُن کے پہلو جُدا ہوتے ہیں خواب گاہوں سے اس طور پر کہ وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے ہوئے اور امید باندھے ہوئے اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(۶) اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۖ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ۔
(سورۃ الانبیاء ۶۲)

بے شک یہ حضرات تیزی سے آگے بڑھتے تھے نیک کاموں میں اور ہم کو پکارتے تھے رغبت کرتے ہوئے اور خوف کھاتے ہوئے اور ہمارے لئے عاجزی ظاہر کرنے والے تھے۔

متعدد انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تذکرے کے بعد اس آیت میں ان حضرات کی مذکورہ بالا تعریف فرمائی ہے۔

وہی زندہ ہے اُسی کو پکارو

(۷) هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

وہی زندہ ہے اُس کے سوا کوئی

هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(مومن ع ۷)

عبادت کے لائق نہیں پس تم اُس کو پکارو اس کی معبودیت کا خاص اعتقاد رکھتے ہوئے تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے

غیر اللہ سے مانگنے کی مذمت

(۸) يَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝
(حج ع ۲)

وہ پکارتا ہے اللہ کے علاوہ اس کو جو نہ نقصان پہنچائے اور نہ نفع پہنچائے یہ انتہا درجے کی گمراہی ہے۔

(۹) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝
(فاطر ع ۲)

اور اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو پکارتے ہیں، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

(۱۰) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝
(احقاف ع ۱)

اور اُس سے بڑھ کر کون زیادہ گمراہ ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کو پکارے جو قیامت تک بھی اُس کی درخواست قبول نہ کریں اور اُن کو اُن کے پکارنے کی خبر بھی نہ ہو۔

(۱۱) وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝
(جن ع ۱۰)

اور بلاشبہ جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ ہی کا حق ہیں، سو اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔

(۱۲) قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا

آپ فرما دیجئے بھلا پھر یہ بتاؤ

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

(زمر ع ۴)

کہ خدا کے سوا تم جن معبودوں کو پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے کیا یہ (معبودان باطل) اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھ پر رحمت فرمانے کا ارادہ فرمائے تو کیا یہ (معبودان باطل) اُس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے۔ مجھے اللہ کافی ہے اسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔

(۱۳) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل ع ۶)

آپ فرما دیجئے کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) قرار دے رہے ہو اُن کو پکارو تو بھی سو وہ نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل دینے کا۔

(۱۴) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(یونس ع ۱۱)

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو مت پکارو جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے پھر اگر تو نے ایسا کیا تو بلاشبہ تو اس وقت ظالموں میں سے ہو گا۔

(۱۵) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو

دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

پکارتے ہو، تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

(اعراف ع ۲۴)

(۱۰) وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

اور اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ آپ خود ہی مخلوق ہیں یہ لوگ مُردہ ہیں زندہ نہیں ہیں اور ان کو خبر نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

(نحل ع ۲)

باب دوم

احادیثِ شریفہ میں

دُعا کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت

اور

دُعا نہ کرنے کی مذمت

متونِ حدیث، مع ترجمہ و ضروری تشریحات

دوسرا باب

اس باب میں ان احادیث شریفہ کا ترجمہ اور شرح پیش کیا گیا ہے جن میں دعا کی اہمیت اور فضیلت بتائی گئی ہے اور دعا نہ کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔

سب کچھ اللہ تعالیٰ سے ہی مل سکتا ہے
اور اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں آسکتی

حدیث نمبر ١

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ

وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ
مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ
كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ
شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا
فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ
ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ
اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ
خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)[1]

ترجمہ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے
بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ اور ایک دوسرے پر
ظلم کرنے کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا تم آپس میں
ظلم نہ کرو اے میرے بندو! تم سب راہ بھٹکے ہوئے ہو سوائے ان
کے جن کو میں ہدایت دوں۔ لہٰذا تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تم کو
ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اُن کے
جن کو میں کھلا دوں لہٰذا تم مجھ سے کھانے کو مانگو میں تم کو کھانے کے لئے
دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اُن کے جن کو میں
پہنا دوں۔ لہٰذا تم مجھ سے پہننے کے لئے طلب کرو۔ میں تم کو پہننے کو دلوا
گا۔ اے میرے بندو! بلاشبہ تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں
سب گناہوں کو بخش سکتا ہوں۔ لہٰذا تم مجھ سے مغفرت چاہو میں تم کو

---

[1] باب تحریم الظلم ۱۲۔

بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! یقین جانو کہ تم مجھے ضرر پہنچانے کے لائق ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جس کی وجہ سے مجھے ضرر پہنچا سکو۔ اور (اس کا بھی) یقین جانو کہ تم مجھے نفع پہنچانے کے لائق ہرگز نہیں ہو سکتے جس کی وجہ سے مجھے نفع پہنچا سکو۔

اے میرے

بندو! اس میں شک نہیں کہ اگر تم سب اولین و آخرین انسان و جنات تم میں سے سب سے زیادہ متقی آدمی کے موافق اپنے دل بنالو تو (تم سب کا) یہ تقویٰ میرے ملک میں ذرا اضافہ نہ کر سکے گا۔

اے میرے بندو! اگر تم سب اولین و آخرین انسان و جنات تم میں سب سے زیادہ گنہ گار آدمی کے دل کے موافق اپنا دل بنالو۔ تو (اُن کا) یہ گنہگار ہونا میرے ملک میں سے ذرا بھی کمی نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تم اولین و آخرین انسان و جنات سب مل کر ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کرو۔ اور میں ہر شخص کا سوال پورا کر دوں۔ تو (سب کا سوال پورا کرنے پر) میرے خزانوں میں سے صرف اتنی ہی کمی آئے گی جتنا سوئی کو سمندر میں ڈبو کر باہر نکال جائے (اور ذرا سی تری سوئی میں لگی رہ جائے) اے میرے بندو! (تمہاری جزا سزا آخرت میں جو ہوگی سو) وہ صرف تمہارے اعمال (کے نتائج) ہوں گے میں تمہارے اعمال کو محفوظ رکھتا ہوں پھر پوری طرح تم کو ان کے بدلے دے دوں گا سو تم میں سے جو شخص (اپنے عمل میں) خیر پائے تو اُسے چاہیئے کہ اللہ کی حمد کرے اور جو شخص اس کے علاوہ (یعنی اپنے عمل میں برائی) پائے سو چاہیئے کہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ (صحیح مسلم صـ۳۱۹)

تشریح :-

یہ حدیث بہت ہی اہم ہے۔ اس کی عبارت مع ترجمہ بچوں کو یاد کرانا چاہیئے اس میں اللہ جل شانہٗ کی مالکیت اور ربوبیت اور بندوں کی عاجزی و محتاجی

بیان کی گئی ہے۔ حدیث کے شروع میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ یعنی جو شخص جیسا کرے گا۔ اُسے ویسا ہی پھل ملے گا۔ قبر میں یا حشر میں جن کو عذاب ہوگا اور جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ وہ اپنے بُرے اعمال کی سزا بھگتیں گے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ غیر مستحق کو سزا دیں قرآن مجید میں جگہ جگہ یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ ملے گا۔ جو کچھ کیا تھا سب وہاں موجود پائیں گے اور اُس کے موافق عذاب و ثواب ملے گا۔ (وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا)

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کریں گے جیسا کہ اس حدیث کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں بھی وارد ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا اور ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اور فرمایا وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ اور فرمایا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ اور فرمایا وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا۔ پھر اس اعلان کے بعد کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ بندوں سے فرمایا وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا (یعنی میں نے ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے) لہٰذا تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ کیونکہ انسان اللہ کا خلیفہ ہے اور زمین میں اُس کا نائب ہے اس میں رحم اور عدل ہونا چاہیئے۔ ظلم اور بے انصافی سے ہمیشہ دُور رہے۔ جس ذات پاک کی اس کو خلافت ملی ہے اس کی صفت رحم و عدل کو اختیار کرے۔

اللہ ہی ہدایت دیتا ہے

اس کے بعد یہ بتایا کہ سب کو اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتے ہیں اور سب کو وہی کھلاتے ہیں اور سب کو وہی پہناتے ہیں۔ کسی کو کہیں سے بھی کچھ نہیں ملتا۔ بس اللہ جل شانہٗ ہی سب کو عطا فرماتے ہیں اور حاجتیں پوری فرماتے ہیں۔ دین و دنیا کی بھلائی اور کامیابی اور اُن کے اسباب سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہی سب کو دینے والا ہے۔ وہ جسے محروم کر دیں اُسے کہیں سے کچھ بھی نہیں مل سکتا۔ جسے وہ ہدایت دیں وہی راہ یاب ہے اور جسے وہ راہِ حق سے بھٹکا دیں وہ گمراہ ہے مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

تشریح :۔ جب بندہ سراسر محتاج ہے تو اُسے چاہیئے کہ دنیا و آخرت کی ہر چیز صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے ۔ اس حدیث میں بندوں کی محتاجگی کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ہدایت چاہو اور مجھ سے کھانے کو مانگو اور مجھ سے پہننے کو طلب کرو۔ دوسری احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سوال کرنے سے خوش ہوتے ہیں اور جو ان سے سوال نہیں کرتا اس سے ناراض ہوجاتے ہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرسکتا ہے

گناہوں کا بخشنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جسے وہ بخش دے اسی کی خیریت ہے اور جسے وہ نہ بخشے اُسے تباہی اور ہلاکت اور خسارہ کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اسی حقیقت کے پیش نظر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا تھا۔

وَاِنْ لَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔

اور اے رب اگر آپ مجھے نہ بخشیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے تو خسارہ اٹھانے والوں میں ہوجاؤں گا۔

اللہ کے لئے سب کچھ آسان ہے وہ تمام گناہوں کو بخش سکتے ہیں۔ لیکن یہ اعلان قرآن مجید میں کردیا ہے کہ شرک نہیں بخشا جائے گا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ اے رب! مجھے آپ کی عزت کی قسم ہے، میں آپ کے بندوں کو بہکاتا ہی رہوں گا۔ جب تک اُن کی روحیں اُن کے جسموں میں رہیں گی۔ اس کے جواب میں رب العزت تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال اور رفعت شان کی جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں اُن کو بخشتا ہی رہوں گا۔
(مشکوٰۃ شریف)

حدیث شریف کے ان الفاظ میں (یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ) اسی حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے۔

بندوں کی عبادت سے اللہ تعالیٰ کو فائدہ نہیں

اس کے بعد اللہ جل شانہٗ کی بے نیازی کا ذکر فرمایا ہے کہ مخلوق کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کو کچھ نفع نہیں ہوتا۔ اور نافرمانی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ عبادت گزاروں کی عبادت سے اس کے ملک میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوتا اور نافرمانوں کی نافرمانی سے اس کے ملک میں کچھ کمی نہیں آتی۔ اپنی خالقیت اور مالکیت میں وہ تنہا ہے۔ کسی کا محتاج نہیں اس کے بے انتہا خزانوں کا اندازہ معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس مثال سے سمجھ لو کہ تم اولین و آخرین انسان وجنات زندے اور مرے ہوئے خشک مخلوق اور تر مخلوق سب بیک وقت ایک میدان میں کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرو۔ اور ہر ایک اتنا مانگے جہاں تک وہ اپنی فہم کی رسائی سے) انتہائی آرزو کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر سائل کا سوال اسی وقت پورا فرما دیں تو اس کے خزانوں میں سے صرف اتنا خرچ ہوگا جیسے سوئی سمندر میں ڈال کر نکال لی جائے اور پورے سمندر میں سے ذرا سی تری اسی سوئی پر لگ جاوے (یہ بھی سمجھانے کے لئے ہے ورنہ غیر متناہی کے سامنے متناہی کو یہ بھی نسبت نہیں ہے)

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

یَدُ اللّٰہِ مَلْأٰی لَا تَغِیْضُھَا نَفَقَۃٌ سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَ النَّھَارَ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ	اللہ کا ہاتھ ہر وقت بھرا ہوا ہے۔ وہ کتنا ہی خرچ فرما دیں کم نہیں ہوتا۔ رات دن خرچ فرماتے ہیں تم ہی بتاؤ جب

لہ فی روایۃ احمد وغیرہ فی حدیث ابی ذرؓ ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علیٰ اتقیٰ قلب عبد من عبادی مازاد ذٰلک فی ملکی جناح بعوضۃ وفی اخرہ فسأل کل انسان منکم ما بلغت امنیتہٗ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم بالبحر فغمس فیہ ابرۃ الحدیث مشکوٰۃ شریف ص۲۰۵

مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ ؎ سے اس نے آسمان و زمین پیدا فرمائے ہیں کتنا خرچ فرما دیا اور جو اس کے ہاتھ میں تھا اس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

بس انسان کو چاہیئے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لئے نیک اعمال میں لگا رہے اور لکھنے والے فرشتہ کو برائی لکھنے کا موقعہ نہ دے۔ جو نیکی ہو جائے اس پر اللہ کا شکر کرے کہ اس کی توفیق سے ہوئی اور جو گناہ ہو جائے تو اس پر اپنے نفس کو ملامت کرے اور توبہ و استغفار میں کوتاہی نہ کرے۔ قیامت کے میدان میں اور دوزخ میں اپنے آپ کو ملامت کرنے سے کچھ نفع نہ ہوگا۔ وہاں شرمندگی اور پشیمانی کام نہ آئے گی موت سے پہلے ہی اپنے آپ کو ملامت کرو اور توبہ و استغفار کر کے گناہ معاف کرالو۔ گناہوں کو اپنے نفس ہی کی طرف منسوب کرو اور گناہ ہو جائے تو اپنے ہی کو برا کہو (فمن وجد خیرا فلیحمد اللّٰہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ)

صرف اللہ سے سوال کرو اور صرف اللہ سے مدد مانگو

حدیث نمبر ۲

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رواه احمد والترمذی

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں ایک دن حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے (چل رہا) تھا، آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کا دھیان رکھ، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے آگے پائے گا اور جب تو سوال کرے تو بس اللہ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے درخواست کر اور اس کا یقین رکھ کہ اگر ساری امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ نفع پہنچے تو اس کے سوا تجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر ساری امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ ضرر (جانی مالی نقصان) پہنچائے تو اس کے سوا تجھے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے (پھر فرمایا کہ فیصلے لکھنے والے) قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے سوکھ چکے (جو ہونا تھا لکھ دیا گیا اب اس میں ردو بدل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح صہ ۴۵۳)

تشریح :-

یہ حدیث بڑی اہم اور جامع تین نصیحتوں پر مشتمل ہے، ہم ہر نصیحت کے مطالب علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں۔

احکامِ الٰہیہ کی نگہداشت سے بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے

اول یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کا دھیان رکھ وہ تیری حفاظت فرمائے گا۔

اللہ کا دھیان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے حکموں پر چلنے اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے کا خاص دھیان رکھ اور اس کی مقرر کردہ حدود سے آگے بڑھنے سے گریز کرتا رہ، ایسا کرنے سے اللہ تیری حفاظت فرمائے گا جب انسان اللہ کے حکموں پر چلنے کا دھیان رکھتا ہے اور اللہ کی مرضی کے موافق چلنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کو دونوں جہان کی آفات و بلیات اور مصیبتوں سے محفوظ فرماتے ہیں۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص نوعمری اور تندرستی اور طاقت کے زمانہ میں اللہ کا دھیان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ بڑھاپے اور ضعیفی کے زمانہ میں اس کی حفاظت فرماتے ہیں اور آخری سانس تک اس کی عقل و سمجھ، بینائی اور کانوں کی طاقت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک عالم کے متعلق لکھا ہے کہ سو برس کی عمر میں انہوں نے بڑے

زور سے چھلانگ لگائی اور پھر فرمایا کہ ہم نے اپنے ان اعضاء کو نوعمری میں گناہوں سے محفوظ رکھا تھا لہٰذا اس کے صلہ میں اب اللہ نے ان کو ضعف سے محفوظ فرما دیا۔ ایک بزرگ نے ایک بوڑھے کو سوال کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ

إِنَّ هٰذَا ضَعِيْفٌ ضَيَّعَ اللّٰهَ فِيْ صِغَرِهٖ فَضَيَّعَهُ اللّٰهُ فِيْ كِبَرِهٖ۔

اس شخص نے نئی عمر میں اللہ کے حقوق ضائع کر دیے اب بڑھاپے میں اللہ نے اس کو ضائع فرما دیا۔

اللہ کی حفاظت میں بندہ یہاں تک آجاتا ہے کہ نقصان پہنچانے والی چیزوں کو بھی اللہ جل شانہٗ اس کی حفاظت اور اس کے نفع کا ذریعہ بنا دیتے ہیں جس کی بے شمار مثالیں حضرات صحابہ کرام اور دیگر اولیاء امت کی تاریخ و سیر کی کتابوں میں مذکور ہیں اور جو بندے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتے ان کی اپنی چیزیں بھی ان کی اطاعت نہیں کرتیں جیسا کہ بعض سلف نے فرمایا ہے۔

إِنِّيْ لَأَعْصِي اللّٰهَ فَأَعْرِفُ ذٰلِكَ فِيْ خُلُقِ خَادِمِيْ وَدَابَّتِيْ۔

میں اللہ کی نافرمانی کر بیٹھتا ہوں تو اس کا اثر اپنے خادم اور اپنی سواری کے جانور کی خصلت اور عادت کے بگڑ جانے میں محسوس کرتا ہوں۔

؎ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

اللہ کے حقوق کا دھیان رکھنے سے جو اللہ تعالیٰ بندے کی حفاظت فرماتے ہیں وہ صرف دنیاوی اور جسمانی حفاظت تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ اس کے دین و ایمان کی بھی حفاظت فرماتے ہیں، اس کو ایمان اور اعمال صالحہ کے ماحول میں رکھتے ہیں۔ دین متین کا خادم اور دین کا داعی بنا دیتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی آیت:

وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔

اور جان رکھے کہ بندہ اور اس کے قلب کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا یَحُوْلُ بَیْنَ الْمُؤْمِنِ وَبَیْنَ الْمَعْصِیَةِ الَّتِیْ تَجُرُّہٗ اِلَی النَّارِ یعنی اللہ تعالیٰ بندہ کے گناہ کے درمیان آڑے آجاتے ہیں جس کے ذریعہ وہ دوزخ میں چلا جاتا یعنی اس کو گناہ سے محفوظ فرما لیتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو دعا دیتے ہوئے ارشاد فرماتے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ (ترمذی)	میں تیرا دین اور تیری صفت امانت اور تیرے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اس سپرد کرنے میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ کی دینی زندگی کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں اور جو یہ فرمایا کہ تو اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے آگے پائے گا یہ پچھلے مضمون کو دوسرے لفظوں میں دہرا دیا ہے "تو اللہ کا دھیان رکھے گا تو اللہ کو اپنے آگے آگے پائے گا" یعنی تیرا ہر کام بنتا چلا جائے گا اور تیری صلاح و فلاح کی غیب سے شکلیں نکلتی چلی آئیں گی، تو جہاں بھی ہوگا یہ محسوس کرے گا کہ میرا محافظ اور نگران اور ناصر و مددگار میرے ساتھ ہے۔ جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں اپنے رفیق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے) ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ تنہائی میں آپ کا دل نہیں گھبراتا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ وہ ہوتا ہے جس نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (میں اس کے پاس ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرے) پھر کیسی تنہائی اور کیسا دل گھبرانا، اسی طرح ایک اور بزرگ کا قصہ ہے ان سے کسی نے کہا کہ ہم آپ کو جب دیکھتے ہیں آپ تنہا ہی ہوتے ہیں یہ سن کر فرمایا مَنْ یَکُنِ اللّٰہُ مَعَہٗ کَیْفَ یَکُوْنُ وَحْدَہٗ جس کے ساتھ اللہ ہو وہ کیسے تنہا ہوگا؟

صرف اللہ سے سوال کر

دوم یہ نصیحت فرمائی کہ جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب مانگے تو صرف اللہ ہی سے مانگ، انسان سراسر محتاج ہے طرح طرح کی ضرورتیں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، حرج مرج کے بغیر یہ دنیاوی زندگی گزر

ہی نہیں سکتی۔ اس لئے ہر انسان اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لیے سعی اور کوشش کرتا ہے اور اس عالم اسباب میں سعی کرنے اور ہاتھ پاؤں مارنے سے بعض ضرورتیں پوری ہو بھی جاتی ہیں جن لوگوں کو اللہ پر یقین نہیں ہے اور جو اللہ کو نہیں مانتے یا اس کی صفات سے باخبر نہیں ہیں وہ اپنی ان ظاہری آنکھوں سے خاص خاص ظاہری اسباب کے باعث دنیا کی چیزوں کو بنتا بگڑتا دیکھتے ہیں لہٰذا اپنی ضرورتوں کے لئے انسانوں سے سوال کرتے ہیں اور اُن کی خوشامد کرتے ہیں اور رشوت دے دلا کر حکام کے دلوں کو پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں کسی اٹکے ہوئے کام کو چلانے کے لئے خاندان و برادری کے پنچوں کی چاپلوسی کرتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر اسباب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لیکن جو بندے اللہ ہی کو حاجت روا، مشکل کشا اور ناصر و مددگار مانتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی سب کچھ کرنے والا اور غیب و شہادت کا جاننے والا اور ہر ظاہر و پوشیدہ حال کا دیکھنے والا اور ہر آہستہ اور زور کی آواز کا سننے والا ہے اور نفع نقصان اسی کے قبضہ میں ہے پنچوں اور حاکموں کے قلوب کو وہی پلٹنے والا ہے ایسے بندے ہر حال اور ہر مقام میں اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور حاجت روائی کے لئے اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور دست دعا، اسی کے سامنے پھیلاتے ہیں۔ شفا چاہتے ہیں تو اللہ ہی سے اور آڑے وقت میں پکارتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں نماز میں بار بار۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ؕ

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

کا تکرار کرتے ہیں اور اس میں جس بات کا اقرار ہے اس کو ہر موقعہ اور ہر مقام میں سچا کر دکھاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آگ میں ڈالے جا رہے تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تشریف لا کر عرض کیا کہ میری ضرورت ہو تو مدد کروں؟ اس کے جواب میں حضرت خلیل اللہ علیہ صلوٰت اللہ والسلام نے فرمایا أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا وَأَمَّا مِنَ اللّٰهِ فَبَلٰى (مجھے تمہاری مدد کی حاجت نہیں، ہاں اللہ کی طرف سے جو مدد ہو اس کا محتاج ہوں[1])

مومن کا حقیقی مقام یہی ہے کہ مخلوق کو کسی درجہ میں بھی کچھ کرنے والا نہ سمجھے۔

---

[1] حکاہ ابن کثیر فی تفسیرہ عن بعض السلف ۱۲

سه
موحد چہ برپائے ریزی زرش | چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد زکس | بریں است بنیاد توحید و بس

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو یہاں تک نصیحت فرمائی تھی کہ اگر سواری سے تمہارا کوڑا اگر جائے تو کسی سے یہ سوال بھی مت کرو کہ ذرا یہ کوڑا اٹھا دو (کیونکہ یہ بھی غیر اللہ سے سوال ہے) بلکہ خود اترو اور کوڑا اٹھا کر دوبارہ سوار ہو جاؤ۔ [1]

بندہ کو چاہیے کہ اللہ ہی سے مانگے اور اسی سے مدد کی درخواست کرے اس سے بڑھ کر کوئی سخی اور داتا اور مہربان نہیں ہے۔ اسے سب قدرت ہے۔ اور ہر چیز کے خزانے اسی کے ملک ہیں، مشہور ہے کہ ایک دیہاتی اپنی کسی ضرورت کے سلسلہ میں مغلیہ حکومت کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے پاس مدد کے لئے آیا، جب بادشاہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے سوال کر رہا ہے یہ دیکھتے ہی وہ شخص فوراً واپس ہوا اور یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ جس سے یہ مانگ رہا ہے میں بھی اسی سے مانگ لوں گا۔

اللہ کے سوا کوئی کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا

سوم یہ نصیحت فرمائی کہ ساری امت کے لوگ اگر آپس میں مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو بس اسی قدر نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اسی طرح اگر ساری امت تجھے کوئی نفع پہنچانا چاہے تو بس اسی قدر نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اس میں بتایا ہے کہ مخلوق کو کسی بات کا اختیار نہیں ہے مختار کل صرف اللہ ہی ہے۔ اس کے فیصلے کو کوئی الٹ نہیں سکتا۔ اس کی لکھی ہوئی تقدیر کو کوئی پھیر نہیں سکتا۔ اس کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کی بھیجی ہوئی مصیبت کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ جو اس نے لکھ دیا ہے وہی ہو گا۔ لکھنے والے قلم اٹھا لئے گئے اور جن صحیفوں میں تقدیر لکھی گئی تھی وہ سوکھ چکے اب کچھ ادل بدل نہ ہو گا۔ ارشاد ربانی ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ | کوئی مصیبت نہ زمین میں آتی ہے
فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ | اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر

---

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۴ عن ابی ذرؓ ۱۲

إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

(سورۃ حدید)

وہ قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں ایک کتاب میں لکھی ہے۔ بے شک یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔

سورۃ فاطر میں فرمایا:

مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (ع ۱)

اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں۔ اور جس کو وہ بند کرے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

سورۃ یونس کے آخر میں فرمایا:

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ۝ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

(آخری رکوع)

اور خدا کو چھوڑ کر اس کو مت پکار جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے نہ کوئی ضرر، سو اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں میں شمار ہوگا۔ اور اگر تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تجھ کو کوئی خیر پہنچائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں۔ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں جسے چاہے پہنچا دے اور وہ غفور الرحیم ہے۔

سورۃ رعد میں ارشاد ہے:

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ

اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر

بِسُوۡءٍ فَلَا مَرَدَّ لَهُ (ع ۲) — مصیبت ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو اس کے ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔

افسوس کہ ان آیات و احادیث کو چھوڑ کر مسلمان کہلانے والے سینکڑوں ہزاروں افراد قبروں اور تعزیوں کا طواف کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ سے منہ موڑ کر پیروں فقیروں مزاروں اور کاغذ کے تعزیوں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ تمام شرکیہ افعال سے محفوظ فرمائیں۔

دعا کرنے سے قحط سالی دور ہوگی اور جنگل بیابان میں گمشدہ سواری مل جائے گی

حدیث ۳

وَعَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ رَاَیْتُ رَجُلًا یَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْیِهٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْكَ السَّلَامُ فَاِنَّ عَلَیْكَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ الْمَیِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَیْكَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ اِذَا اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَیْكَ قَالَ قُلْتُ اِعْهَدْ اِلَیَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَیْهِ وَجْهُكَ اِنَّ

ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ
فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا
مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ
امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ
بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ۔

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک شخص
کو دیکھا جس کی رائے پر لوگ چلتے ہیں، وہ جو بھی کچھ ارشاد فرماتے ہیں سب
اس کی بات پر ضرور عمل کرتے ہیں، میں نے (لوگوں سے) دریافت کیا یہ
کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں حاضر خدمت ہوا اور دو بار عرض کیا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
آپ نے فرمایا عَلَيْكَ السَّلَامُ مت کہو کیونکہ یہ (جاہلیت کے
زمانہ میں) مُردوں کا سلام تھا (جسے وہ مرثیوں میں لاتے تھے) تم
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کہو، میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا
میں اللہ کا رسول ہوں، وہ اللہ کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچ جائے
اور تو اس کو پکارے تو وہ تیری تکلیف دور فرما دے اور اگر کسی سال
قحط سالی ہو جائے اور تو اللہ سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے (کھانے
پینے کی چیزیں) اُگا دے (یعنی زمین سے پیدا فرما دے) اور جب تو
کسی غیر آباد زمین میں یا جنگل میں ہو پھر وہاں تیری سواری گم ہو جائے اور
تو اس کو پکارے تو وہ تیری سواری کو تیرے پاس واپس پہنچا دے میں
نے عرض کیا آپ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا ہرگز کسی کو گالی
نہیں دینا، میں نے اس پر ایسی سختی سے عمل کیا کبھی، کسی کو گالی نہیں دی،
نہ آزاد کو، نہ غلام کو، نہ اونٹ کو، نہ بکری کو، پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے، فرمایا کہ ہرگز کسی ذرا سی نیکی کو بھی حقیر مت سمجھو (کیونکہ وہ بھی آخرت میں کام دے دے گی) اور اگر تم اپنے بھائی سے اس طرح بات کرو کہ تمہارے چہرہ پر کشادگی ہو (یعنی مسکراتے ہوئے بات کرو) تو یہ بھی نیکی ہے (اس نیکی میں نہ کوئی محنت ہے نہ دقت، نہ خرچ ہے نہ مشقت اس کو تو ہاتھ سے جانے ہی نہ دو) پھر فرمایا، اپنے تہمد کو آدھی پنڈلی تک رکھو اگر یہ نہ کرو تو (بہت ہے بہت) ٹخنوں تک تہمد کو لیجا سکتے ہو (جس سے ٹخنے نہ ڈھکیں اور ٹخنوں سے نیچے) تہمد لٹکانے سے بچو، کیونکہ تہمد کا لٹکانا بڑائی کی شان ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اللہ بڑائی بگھارنے کو پسند نہیں فرماتا (پھر فرمایا) اگر کوئی شخص تجھ کو گالی دے یا تیرے اندر کوئی عیب بیان کرے جو تیرا عیب اس کو معلوم ہو تو اس کا وہ عیب بیان مت کرنا جو عیب اس میں موجود ہے اور تو اس کو جانتا ہے کیونکہ اس کی بات کا وبال اس پر ہوگا۔

(سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار صـ ۲۰۸ جـ ۲)

تشریح

یہ حدیث مبارک بہت سی اہم نصیحتوں پر مشتمل ہے، حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دریافت کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں اللہ کا رسول ہوں اور ساتھ ہی آپ نے اللہ جل شانہٗ کی قدرت کا علم بیان فرمائی اور بتایا کہ جب بھی کسی مصیبت اور پریشانی میں اللہ کو پکاروگے وہ تمہاری پکار سنے گا اور دعا قبول فرما کر مصیبت اور پریشانی دور فرمائے گا، کسی حال اور کسی مقام میں اس سے ناامید نہ ہو پھر بطور مثال چند چیزوں کا ذکر فرمایا کہ اگر قحط سالی میں اس سے سوال کرو تو زمین کو گلزار کردے اگر تم کسی دور افتادہ جگہ میں ہو جہاں جنگل بیابان اور بالکل سنسان ہو کوئی بھی مددگار اور مونس وغمخوار نہ ہو اور ایسے موقعہ پر تمہاری سواری گم ہو جائے اور خدائے پاک سے دعا کرو تو وہ تمہاری گمشدہ سواری کو تمہارے پاس لوٹا دے گا، ہم نے حدیث کے اسی حصہ کی وجہ سے اس کو یہاں نقل کیا ہے اس میں دوسری نصیحتیں بھی بہت اہم ہیں، دعا اور قبولیت دعا کا

تذکرہ فرمانے کے بعد آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ کی درخواست پر چند نصیحتیں فرمائیں اوّل یہ کہ ہرگز کسی کو گالی نہ دینا، حضرت جابرؓ نے اس پر بڑی پابندی سے عمل کیا، اس نصیحت کے سننے کے بعد انہوں نے کسی جانور تک کو گالی نہیں دی، دوم یہ نصیحت فرمائی کہ ہرگز کسی نیکی کو حقیر مت سمجھنا، کیونکہ قیامت کے دن جب حساب کتاب ہوگا تو چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی کام دے جائے گی اور نیکیوں کے پلڑہ کو وزنی کرنے کا ذریعہ بن جائے گی، اس کے بعد آنحضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسی نیکی کی طرف توجہ دلائی جسے عام طور سے لوگ نیکی نہیں سمجھتے اور وہ ہے مسلمان بھائی سے ہنستے کھلتے چہرہ سے ملنا، ہشاش بشاش ہوکر باتیں کرنا، ایسا کرنے سے مسلمان کا دل خوش ہوجاتا ہے، آپ کا کچھ خرچہ نہ ہوا، نہ کوئی محنت ومشقت اٹھانی پڑی، ایک مسلمان کا دل خوش ہو گیا اور آپ کو مفت کا ثواب مل گیا، معلوم ہوا کہ ہنس مکھ چہرہ کے ساتھ مسلمان سے ملنا اور باتیں کرنا نیک کام ہے اور اس کے برخلاف منقبض اور ترش رو ہونے کی حالت میں کسی مسلمان سے ملنا مذموم حرکت ہے اور اسلامی اخلاق سے بعید ہے، سوم یہ نصیحت فرمائی کہ تہبند کو آدھی پنڈلیوں تک رکھو اور اگر اس سے نیچے کرنا ہو تو اتنا نیچا کرسکتے ہو کہ ٹخنوں سے اوپر اوپر رہے، پھر فرمایا کہ تہبند کا نیچے لٹکانا تکبر کے لئے اور شان ظاہر کرنے کے لیے ہوتا ہے اور یہ چیز اللہ جل شانہٗ کو ناپسند ہے، چاہیئے تو یہ کہ آدھی پنڈلی تک تہبند رہے اس میں تکبر نام کو بھی نہیں ہوتا، اگر اس سے بھی نیچا کرنا ہو تو خوب خیال رکھیں کہ ٹخنے نہ ڈھکنے پائیں، بہت سے لوگ جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تکبر کے لئے ٹخنوں سے نیچا نہیں پہنتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تردید فرمائی کہ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ یعنی تہبند کا نیچا کرنا تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے، یوں بے دھیانی میں کسی کا تہبند یا پائجامہ نیچے ہوجائے تو یہ اور بات ہے لیکن باقاعدہ قصداً نیچا سلوانا درزی کو اسی کا ناپ دینا یہ تو شان جتانے اور بڑائی ظاہر کرنے ہی کے لئے ہوتا ہے، ٹخنے سے نیچا پہننے والے اونچا پہننے والوں کے لباس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ملا ہونے کا طنز کرتے ہیں۔ ٹخنوں سے اونچے لباس کو گھٹیا اور نیچے لباس کو لائقِ عزت سمجھتے ہیں، یہی شان جتانا اور تکبر کرنا ہے، کرتہ ہو یا چوغہ ہو یا پاجامہ سب کا ایک ہی حکم ہے کہ ٹخنہ سے نیچا پہننا حرام ہے اور اسی

کی سخت وعید حدیث شریف میں آئی ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کپڑا لٹکانا (جو حد مقررہ سے آگے ہے) تہبند، کرتہ اور عمامہ (ان سب) میں ہے جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر کے ساتھ گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نظر (رحمت سے) نہ دیکھے گا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے لنگی کا جو حصہ ہوگا وہ دوزخ میں لے جانے کا باعث ہوگا (اخرجہ البخاری) مسلمانوں کو آج کل عجیب طریقہ ہوگیا ہے وضع قطع اور لباس میں اور ہر چیز میں دشمنوں کی طرف دیکھتے ہیں، دشمنوں لیڈی بن گئے تو یہ بھی ان کی نقل اتارنے لگے، انہوں نے بیل باٹم کا فیشن نکال لیا تو یہ بھی اسی پر ریجھ گئے، وہ چست کپڑے پہن کر اپنے چھپے ہوئے اعضاء دکھانے لگے تو یہ بھی ہو بہو ایسے ہی کپڑے پہننے لگے، نہ گناہ کو دیکھیں، نہ اس بات کا خیال کریں کہ ہمارا دین اور ہماری وضع قطع اور ہماری تہذیب تمدن کافروں سے الگ ہے، جیسا دشمنوں کو دیکھا ویسا کرنے لگے، کیسی بڑی جہالت اور حماقت کی بات ہے۔

چہارم یہ نصیحت فرمائی کہ اگر کوئی شخص تم کو گالی دے یا تمہارا کوئی عیب ذکر کرکے تم کو عار دلائے اور طعنہ دے تو الٹ کر اس کے جواب میں اس کا عیب ذکر کرکے عار نہ دلاؤ بلکہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، جو حرکت اس نے کی ہے اس کو خود بھگت لے گا۔

یہ بڑی زریں نصیحتیں ہیں ان پر عمل کرنے اور دوسرے مسلمانوں کو بتانے اور عمل کرانے کی کوشش کرو۔

چپل کا تسمہ اور نمک بھی اللہ ہی سے مانگو

حدیث نمبر ۴

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْئَلْ اَحَدُکُمْ

رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ اَوْ حَوَائِجَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْئَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ وَحَتّٰى يَسْئَلَهُ الْمِلْحَ[1]

رواه البزار و رجاله رجال الصحيح غير سيار بن حاتم وهو ثقة كذا في مجمع الزوائد۔

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے ضرور اپنی ہر حاجت کا سوال کرے، یہاں تک کہ جب چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگے اور نمک (کی حاجت ہو تو وہ) بھی اسی سے طلب کرے (مجمع الزوائد ص۱۵۰ ج۱۰)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ بندہ کو اپنے رب سے سب کچھ مانگنا چاہیئے، چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی چیز بھی اللہ ہی سے مانگے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ سے ہر چیز مانگو یہاں تک کہ (جوتے اور چپل کا) تسمہ بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرو، کیونکہ اللہ جل شانہٗ اس کے ملنے کے لئے آسانی نہ فرمائے تو میسر نہیں ہو سکتا (مجمع الزوائد) درحقیقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا، جب ساری مخلوق اللہ کی ملکیت ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے اور اس کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز کسی بھی شخص کو نصیب نہیں ہو سکتی تو اس کے سوا کون ہے جس سے

---

[1] قال الهيثمي رواه الترمذي غير قوله حتى يسأله الملح اهـ أخرجه الترمذي موصولا و مرسلا وهو آخر حديث عنده من ابواب الدعوات وجاء ذكر الملح و الشسع كليهما.

في المرسل ۱۲ منه

چھوٹی بڑی ضرورت کا سوال کیا جائے، مسلمانو! ہر ضرورت کے لئے اللہ کی طرف رجوع ہواو اسی سے سچے دل سے مانگو۔

دعاء مومن کا ہتھیار ہے

حدیث ۵

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اخرجه الحاكم وقال صحيح واقره الذهبي۔

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمینوں کی روشنی ہے (مستدرک حاکم ص۴۹۲، ج ۱)

تشریح

اس حدیث میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ دعاء مومن کا ہتھیار ہے چونکہ دعا سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں شیطانی حملوں سے بچاؤ ہوتا ہے انسانی دشمنوں پر فتح یابی حاصل ہوتی ہے ظالموں سے نجات ہوتی ہے اس لئے اس کو مومن کا ہتھیار بتایا، پھر فرمایا کہ دعا دین کا ستون ہے، ایک حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے، اسلام کا سب سے بڑا رکن توحید ہے اور موحد ہونے کا عملی ثبوت نماز اور دعا میں سب سے زیادہ ہے کیونکہ دونوں میں اظہار بندگی، اور عجز و انکساری کا مظاہرہ ہے اس لئے دونوں کو دین کا ستون بتایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دعا آسمانوں کی اور زمینوں کی روشنی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن بندہ جب تک دنیا میں ہے اس کے لئے دعاء روشنی کا کام دے گی اور اس کے لئے تمام مطلوبہ راستوں میں چلنے کے لئے راہ کھل جائے گی اور موت کے بعد جب دوسرے عالم کے حالات سامنے آئیں گے تو وہاں بھی روشنی کا کام دے گی اور دعا کی وجہ سے روشنی نصیب ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم

دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ اور برتر نہیں اور دعا عبادت کا مغز ہے، اور جو اللہ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۶

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رواہ الترمذی و قال حدیث حسن غریب کذا فی المشکوٰۃ واخرجہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الذھبی۔

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۴ از ترمذی، و مستدرک ص۴۹۰ ج۱)

حدیث نمبر ۷

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ط رواہ الترمذی

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۹۴ از ترمذی)

حدیث نمبر ۸

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ۔ رواہ الترمذی

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ شانہٗ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔
(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح

ان احادیث شریفہ میں دعا کی فضیلت و اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حدیث نمبر ۶ میں فرمایا کہ عبادات میں اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے اور حدیث نمبر ۷ میں فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے چھلکے کے اندر جو اصل چیز ہوتی ہے اس کو مغز کہتے ہیں اور اسی مغز کے دام ہوتے ہیں، بادام کو اگر پھوڑو تو اس میں سے گری نکلتی ہے، اسی گری کی قیمت ہوتی ہے اور اسی گری کے لئے بادام خریدے جاتے ہیں، اگر چھلکوں کے اندر گری نہ ہو تو بادام بے دام ہو جاتے ہیں۔ عبادتیں بہت سی ہیں اور دعا بھی ایک عبادت ہے لیکن یہ بہت بڑی عبادت ہے عبادت ہی نہیں عبادت کا مغز ہے اور اصل عبادت ہے، کیونکہ عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے حضور میں بندہ اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرے اور خشوع و خضوع یعنی ظاہر و باطن کے جھکاؤ کے ساتھ بارگاہ بے نیازی میں نیازمندی کے ساتھ حاضر ہو اور چونکہ یہ عاجزی والی حضوری دعا میں سب عبادتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے، اس لئے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا اور حدیث نمبر ۸ میں فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو جاتے

ہیں، اس ناراضگی کی وجہ بندہ کا تکبر ہے، جو شخص عاجز محض ہے وہ خالق و مالک کے حضور میں نہیں جھکتا اور اس سے مانگنے سے سرکشی کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس کا طرز عمل ہی نقصہ اور ناراضگی کے قابل ہے، اس کی مزید تشریح آئندہ حدیث کے ذیل میں آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا سراپا عبادت ہے

حدیث نمبر ۹

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَءَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ رواہ الترمذی و اللفظ له و قال حسن صحيح و اخرجه الحاکم فی المستدرک و قال صحيح الاسناد و اقره الذهبی۔

ترجمہ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دعا عبادت ہی ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (آخر تک) جس کا ترجمہ یہ ہے اور فرمایا تمہارے پروردگار نے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری درخواست قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(ترمذی صہ ۴۹۶، ج ۲ و مستدرک حاکم صہ ۴۹۱، ج ۱)

تشریح

گزشتہ حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ جل شانہٗ اس سے ناراض

ہوجاتے ہیں اور اس حدیث میں فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے یعنی صحیح طریقہ پر دعا کی جائے تو دعا عبادت ہی ہوگی، دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ دعا سراپا عبادت ہے، دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجتمندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے مچلتا اور للکتا ہے، اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ ہی دینے والا ہے وہ داتا ہے اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے وہ قادر ہے کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے، وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور مخلوق سراسر عاجز اور محتاج ہے جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر وقیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی کا سبب بن جاتی ہے، اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجتمندی کے اقرار کو خلاف شان سمجھتا ہے چونکہ اس کے اس طرز عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعویٰ ہے اس لئے اللہ جل شانہٗ اس سے ناراض ہوجاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے داخل دوزخ ہونے کی وعید آیت میں مذکور ہے۔

دعا سے عاجز نہ ہو

حدیث نمبر ۱۰

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّھْلِکَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد کذا فی الترغیب۔

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا (کے بارے) میں عاجز نہ ہو کیونکہ دعا کا ساتھ ہوتے ہوئے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہ ہوگا۔ (ترغیب

ص ۴۹۴، ج ۱ از ابن حبان وحاکم)

تشریح

انسان بھلائی اور بہتری کے لئے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ تکلیف سے بچنے کے لئے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور موثر طریقہ دعا کرنا ہے اس میں نہ بلدی لگے نہ پھٹکری، نہ ہاتھی گھوڑے جوڑنے پڑیں نہ ہاتھ پاؤں کی محنت نہ مال کا خرچ، بس دل کو حاضر کر کے دعا کرنی پڑتی ہے۔ غریب اور مالدار، صحت مند اور بیمار مسافر اور مقیم دیسی اور پردیسی بوڑھا جوان مجمع میں ہو یا کسی کی تنہائی میں ہر شخص دعا کر سکتا ہے اسی لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ سب بخیلوں سے بڑھ کر وہ بخیل ہے جو سلام میں بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو۔[1] درحقیقت دعا میں سستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لئے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لئے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جا رہی ہے۔ بلکہ سب سے بڑی تدبیر (یعنی دعا) کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جو دنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب دلانے والی ہے۔ ہدایت اللہ سے مانگے دین و دنیا کی کامیابی اللہ سے طلب کرے۔ قرضوں کی ادائیگی کے لئے اور ہر چھوٹی بڑی حاجت پوری کرنے کے لئے اللہ جل شانہٗ کے حضور میں درخواست کرے دنیا و آخرت کی ہر خیر اللہ ہی سے مانگے دعا میں لگا رہے گا تو ان شاء اللہ خیر ہی خیر سامنے آئے گی اگر کسی دعا کے بارے میں خدائے پاک کی حکمت ہو کہ اس کا نتیجہ دنیا میں ظاہر نہ ہو تب بھی آخرت میں تو ضرور ہی کام آئے گی۔ بعض روایات میں ہے کہ بلاشبہ دعا اس مصیبت کے (دفعیہ کے) لئے نفع دیتی ہے جو مصیبت نازل ہو چکی اور اس مصیبت کے (روکنے کے) لئے (بھی نفع) دیتی ہے۔ جو نازل نہیں ہوئی پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو (مشکوٰۃ المصابیح)

---

[1] قال الهيثمي رواه ابويعلى موقوفا فى اخر حديث ورجاله رجال الصحيح ۱۲

مومن بندوں کو دعا کرتے ہی رہنا چاہیئے۔ جو مصیبت آچکی اس کے دفع کرنے کے لئے دعا لازم ہے اور جن ہزاروں مصیبتوں سے محفوظ ہیں ان کے نازل ہونے کا ہر وقت خطرہ ہے ان سے بچے رہنے کے لئے بھی دعا فائدہ دیتی ہے۔ ہر قسم کی بلاء اور مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں اور ہر طرح کی عافیت کا سوال کرتے رہیں۔

جنگ بدر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طویل دعاء

حدیث ۱۱

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ جِئْتُ مُسْرِعًا لِأَنْظُرَ مَافَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ رَجَعْتُ وَهُوَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ رواه البزار واسناده حسن۔ كذا في مجمع الزوائد۔

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر میں نے دشمنوں سے کچھ دیر جنگ کی پھر جلدی سے واپس آیا کہ دیکھوں آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس شغل میں ہیں، میں آیا تو دیکھا کہ آپ سجدہ میں ہیں اور یَا حَيُّ یَا قَيُّوْمُ یَا حَيُّ یَا قَيُّوْمُ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض معروض کر رہے ہیں۔ ان الفاظ سے زائد کچھ نہیں فرما رہے ہیں، اس کے بعد میں پھر جنگ کرنے کے لئے چلا گیا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ (اسی طرح) سجدہ میں ہیں اور مذکورہ کلمات کے ذریعہ بارگاہِ خداوندی میں عرض معروض کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں پھر

جنگ کرنے کے لئے چلا گیا۔ پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ وہی الفاظ ادا فرما رہے ہیں اس کے بعد اللہ نے آپ کو فتح یابی نصیب فرمائی۔
(مجمع الزوائد ص ۱۴۷، ج ۱۰)

تشریح

سن ۲ھ میں غزوۂ بدر کا معرکہ پیش آیا۔ حضرات صحابہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بے سروسامانی کے عالم میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور مشرکین مکہ بڑے کروفر کے ساتھ ہر طرح کے ہتھیار اور ضرورت کا ہر سامان لے کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے مسلمانوں کی تعداد مشہور قول کے اعتبار سے ۳۱۳ تھی اور کفار کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی دونوں فریق مقام بدر میں پہنچے، جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان کامیابی نصیب فرمائی۔ ستر کافر مارے گئے جن میں ابوجہل بھی تھا اور ستر کافر قید کر لئے گئے جن کو مشکیں باندھ کر مدینہ منورہ حاضر کیا گیا پھر فدیہ یعنی مال بدلے کر چھوڑ دیا کافر آئے تو تھے بڑے طمطراق سے مگر انہوں نے منہ کی کھائی اور شکست کھا کر بڑی ذلت کے ساتھ واپس ہوئے چونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور ہتھیار بھی بس نام ہی کو تھے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت فکرمند تھے، آپ کے لئے حضرات صحابہؓ نے ایک چھپر ڈال دیا تھا جسے عربی میں عریش کہتے ہیں، اس میں آپ نے نماز پڑھی اور بہت لمبا سجدہ کیا اور مسلمانوں کی کامیابی اور فتح یابی کے لئے الحاح و زاری کے ساتھ خوب دیر تک دعا کی، دعا کرتے کرتے آپ کے مبارک کاندھوں سے چادر بھی گر گئی، اس وقت آپ پر ناز کی حالت طاری تھی آپ نے دعا کرتے کرتے یہاں تک بارگاہ رب العالمین میں عرض کر دیا کہ "اے اللہ مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو اس کے بعد زمین میں آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ آپ نے دعا میں مذکورہ الفاظ ادا کئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چادر اٹھا کر آپ کے مبارک کاندھوں پر ڈال دی اور پیچھے سے آپ کو چمٹ گئے اور عرض کیا کہ بس کافی ہے آپ نے اپنے رب سے بہت ہی عرض معروض کر لی، آپ کا رب ضرور اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور اس کی طرف سے مدد ہوگی یہ سب تفصیل بخاری اور فتح الباری میں موجود ہے۔ جو حدیث اوپر ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

سے نقل کی ہے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عین جنگ کے وقت سجدہ میں پڑے ہوئے تھے اور صرف یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بار بار پڑھ رہے تھے معلوم ہوا ہے کہ یہی دعا جنگ شروع ہونے سے پہلے تھی پھر عین جنگ کے وقت بھی آپ دعا میں مشغول رہے دعا بھی بہت بڑا ہتھیار ہے حضرات صحابہؓ اپنے دوسرے ہتھیاروں سے جنگ کر رہے تھے اور آپ دعا والے ہتھیار کو استعمال فرما رہے تھے (ومن السنة ان یکون الامام وراء الجیش لانه یقاتل معه فلم یکن یریح نفسه فتشاغل باحد الامرین وهو الدعاء کذا فی فتح الباری) آپ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ہی برابر فرماتے رہے اور کچھ نہیں فرمایا، اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کو اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ پکارنے ہی کو بطور دعا اختیار فرمایا کیونکہ داتا سے یہ کہنا کہ تو دینے والا ہے مہربان ہے یہ بھی مانگنا ہی ہے۔

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ دین کی سربلندی اور سربلندی کے لئے جو بھی محنت کی جائے اس میں سلیقہ کے ساتھ اپنی پوری طاقت اور صلاحیت لگانے کے ساتھ دعا میں بھی مشغول رہنا چاہئے۔ دشمن کے مقابلہ میں دعا بہت بڑا ہتھیار ہے اس سے کبھی غافل نہ ہوں بہت سے لوگ الیکشن لڑتے ہیں اور اس کے لئے دورے اور جلسے کرتے پھرتے ہیں اور اسلامی نظام نافذ کرنے کے وعدے کر کے ووٹ لیتے ہیں اور عوام کو یہ سمجھاتے ہیں کہ یہ الیکشن کی گہما گہمی جہاد ہے اور ساری دوڑ دھوپ دین کے لئے ہے ان حضرات کی نیت وہی ہوگی جو ظاہر کرتے ہیں لیکن الیکشن جیتنے کے لئے جو معصیت اور سراسر گناہ والے طریقے دوسرے لوگ اختیار کرتے ہیں دین کے مدعی بھی ان ہی طریقوں کو اپنا لیتے ہیں فرض نمازیں تک جلسوں کی نذر ہو جاتی ہیں اور الیکشن میں غیبتوں اور تہمتوں کی گرم بازاری تو معمول کی چیز ہے اس کو تو سیاست کے مذہب میں گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا جہاں نمازیں تک قضا ہو رہی ہوں اور گناہوں کو گناہ نہ سمجھا جا رہا ہو وہاں دعا کا ذکر ہی کیا ہے۔ بڑے جلسے ہیں، مجلسیں ہیں، تقریریں ہیں، دوڑ دھوپ ہے، چندے ہیں لیکن دعا کہیں سے کہیں تک بھی نہیں، سارا زور ظاہری اسباب اور مروجہ ہتھکنڈوں پر ہوتا ہے، اگر دعا کرتے بھی ہیں تو ذرا نام کو کر لیتے ہیں، نہ دل حاضر، نہ دعا کے آداب کا خیال، بس! ہاتھ اٹھائے اور منہ پر پھیر لئے۔

بہت سے الیکشن باز دین کے دعویدار ایسے ہیں کہ دعا میں لگنے اور لمبی دعا کرنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں۔

دیکھو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لاڈلے نبی ہیں خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، اللہ کی طرف سے مدد کا وعدہ ہو چکا ہے آپ کے اور حضرات صحابہؓ کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا، آپ کو اپنے اخلاص اور محنت پر کوئی گھمنڈ نہیں ہے اللہ کے حضور سجدہ میں پڑے ہیں دعا میں مشغول ہیں برابر فتح اور نصرت مانگ رہے ہیں میدانِ کارزار میں جانوں کی بازی لگ رہی ہے اور ساتھ ہی زوردار دعا بھی ہو رہی ہے۔

مومن کو اپنے ہر چھوٹے بڑے کام میں اجتماعی ہو یا انفرادی دعا کی طرف خصوصیت سے متوجہ رہنا چاہیئے۔

قبولیتِ دعا کا مطلب

حدیث نمبر ۱۲

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوا اللّٰہَ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِیْعَۃُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاہُ اِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لَہٗ دَعْوَتَہٗ اَوْ یَصْرِفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا اَوْ یَدَّخِرَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَھَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا نُکْثِرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْثَرُ اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد واقرہ الذہبی وعزاہ فی المشکوٰۃ الی احمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے

کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ
اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرما دیتے ہیں۔ (۱) یا تو اس
کی وہ دعا قبول فرما لیتے ہیں (اور جو کچھ اس نے طلب کیا وہ اس کو یہیں
اس دنیا میں مل جاتا ہے اور قبولیت کا نتیجہ سامنے آجاتا ہے) (۲) یا دعا
کرنے والے کو اس کی مطلوبہ بخشش کی برابر (اس طرح عطیہ عنایت فرما دیتے
ہیں کہ اس جیسی) آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں (۳) یا اس دعا کے بعد
اس کا اجر (آخرت کا) ذخیرہ بنا کر رکھ لیتے ہیں (جو وہاں آخرت میں مل
جائے گا) یہ سن کر حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ
اس صورت میں تو ہم بہت زیادہ (کمائی) کریں گے۔ آنحضرت سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (کی عطا
اور بخشش اس سے) بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کرو گے)
(مستدرک حاکم ص ۴۹۳ ج ۱ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۶ از مسند احمد)

تشریح

اس حدیث مبارک میں بتایا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے
ہیں بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ یعنی یہ سوال نہ کرے ...... کہ گناہ کا فلاں کام کرنے
میں کامیاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی دعا نہ کرے۔ اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات
رکھنے اور حسنِ سلوک سے پیش آنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اس کے برخلاف عزیز و اقرباء
سے تعلقات بگاڑنے اور بدسلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بھی گناہوں
میں سے ایک گناہ ہے لیکن اس کو خصوصیت کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ذکر فرمایا تاکہ اس کی شناعت اور قباحت خوب اچھی طرح ظاہر ہو جائے ایک حدیث
میں ارشاد ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (بخاری) چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہٗ
کے نزدیک بہت ہی بری چیز ہے اس لئے قبولیت کی شرط میں یہ فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ
کی ہو اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔
پھر دعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا

وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوئی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔ اللہ جل شانہ سے سو روپے کا سوال کیا، سو روپے بظاہر نہ ملے لیکن اپنے کسی بچہ کو شدید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رک گیا اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے وہ خرچ نہ ہوتے سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا، بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے اور کوئی حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیتِ دعا کی تیسری صورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا نہ منہ مانگی مراد ملے نہ اس کی وجہ سے کوئی آنے والی مصیبت ٹلے لیکن اس دعا کو اللہ جل شانہ آخرت میں ثواب کے لئے محفوظ فرما لیتے ہیں جب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے بدلے ملنے لگیں گے تو جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے۔ اس وقت بندہ کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا ہوتا تو اچھا تھا آج سب کے بدلے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا۔

دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھ لینا درحقیقت اللہ جل شانہ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گزر ہی جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو بندے سمجھتے نہیں اور اس کی رحمتوں کی وسعتوں کو جانتے نہیں، دعا کے منافع دنیا و آخرت میں بے شمار ہیں جو لوگ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں ان پر اللہ کی بڑی رحمتیں ہوتی ہیں۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے دل میں سکون اور اطمینان رہتا ہے۔ ان پر اول تو مصیبتیں آتی ہی نہیں اگر آتی ہیں تو معمولی ہوتی ہیں، پھر وہ جلدی ٹل جاتی ہیں۔ دعا والے دونوں جہان میں کامیاب اور بامراد ہوتے ہیں، جب قبولیت دعا کا مطلب معلوم ہو گیا تو یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، قبولیت ہوتی ہے مگر قبولیت کی کونسی صورت دعا کرنے والے کے لئے حکمت کے موافق ہے اس کو اللہ جل شانہ ہی جانتے ہیں بندہ کا کام تو مانگنے کا ہے، بس مانگے جا، اور دنیا و آخرت

میں مراد لیتا رہ۔

دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا

حدیث نمبر ۱۳

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا۔ رواه ابوداؤد ورواه الترمذی ایضاً فی الدعوات وفیه اَنَّه اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا قال الترمذی حدیث حسن صحیح

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کو جانے کے لئے اجازت چاہی، آپ نے اجازت مرحمت فرمادی اور ارشاد فرمایا کہ اے بھیا اپنی دعاؤں میں ہم کو مت بھولنا دوسری روایت میں ہے کہ یوں فرمایا ہم کو اپنی دعا میں شریک رکھنا اور مت بھولنا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ فرمایا کہ اس کے عوض ساری دنیا مل جانے سے بھی مجھے خوشی نہ ہوگی (یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ " اے میرے بھیا ہم کو اپنی دعاؤں میں مت بھولنا، اس کی لذت کے سامنے ساری دنیا بھی میرے لئے ہیچ ہے۔

(سنن ابوداؤد ص۲۱۰ باب الدعاء)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ دوسروں سے اپنے لئے دعا کرانا بھی محمود اور مستحسن فعل ہے، کوئی ضروری نہیں ہے جس سے دعا کے لئے کہا جائے وہ دعا کی درخواست کرنے

والے سے افضل ہو، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دعا کے لئے فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اکابر کو بھی اپنے چھوٹوں سے دعا کے لئے کہنا چاہیئے بہت سے لوگوں سے جب دعا کے لئے کہا جاتا ہے تو جہالت کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں کہ تم خود دعا کر لو اللہ تمہاری بھی سنے گا، بعض لوگ کہتے ہیں ہم کسی سے دعا کے لئے کیوں کہیں ہم خود دعا کر لیں گے، یہ لوگ روایات حدیث سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں بات یہ ہے کہ غائب کے لئے جو دعا کی جائے بہت جلد قبول ہوتی ہے اور جس سے دعا کے لئے کہا جاتا ہے بعض مرتبہ ایسے حال یا اشغال میں ہوتا ہے جن میں دعا کرنا باعثِ قبولیت ہوتا ہے جیسے حج یا عمرہ کرنے والے سے یا مسافر سے یا مریض سے دعا کے لئے کہا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے بھی دعا کرنے کو فرمایا اور دوسروں سے دعا کرانے کی مستقل ترغیب دی، صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن سے جہاد کے لئے آنے والی جماعتوں میں قبیلہ بنی مراد سے ایک شخص اویس نامی آئے گا اس کے بدن میں برص کا مرض تھا اس سے وہ شفایاب ہو گیا صرف ایک درہم کے برابر نشان باقی اس کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ حسن سلوک کرتا ہے (اللہ کے یہاں اس کا یہ مرتبہ ہے کہ) اگر اللہ پر (کسی بات کی) قسم کھالے (یعنی یوں کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسا کرے گا) تو اللہ اس کی قسم میں اس کو ضرور سچا کر دے (یعنی اس کے کہنے کے مطابق اللہ کے حکم سے اس بات کا ظہور ہو جائے جس کی وہ قسم کھالے) اگر تم سے یہ ہو سکے کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے تو تم ایسا کر لینا (یعنی ان سے دعائے مغفرت کرا لینا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنیؒ[۱] سے ملاقات کی اور اپنے لئے دعائے مغفرت کرائی (صحیح مسلم)

جس سے دعا کے لئے کہا جائے اسے چاہیئے کہ تکلف نہ کرے اور تواضع کو آڑ بنا کرنے سے انکار نہ کرے دعا قبول فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے ذرا سی زبان ہلانے میں دعا کرنے والے پر کیا بوجھ پڑتا ہے۔ دعا سے انکار کر کے اپنا ثواب بھی کھوتے ہیں اور درخواست کرنے

---

۱ القرنی من بنی قرن بفتح القاف والراء وهی بطن من مراد ۱۲ نووی

والے کی دل شکنی بھی کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے دعا کرنے کو فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرانا، ما وشما کی تو حقیقت ہی کیا ہے ہم تو دعا کے بہت ہی زیادہ محتاج ہیں نیک بندوں سے دعا کے لئے عرض کرتے رہنا چاہیئے کیا پتہ مجھ کی دعا سے ہی بیڑہ پار ہو جائے۔

باب سوم

دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط

اور

دعا کرنے والوں کے لئے ضروری ہدایات

تیسرا باب

اس باب میں دُعا کے آداب اور قبولیتِ دُعا کے شرائط بیان کئے جاتے ہیں اور دُعا کرنے والوں کے لئے ضروری ہدایات لکھی جاتی ہیں مثلاً یہ کہ بددُعا کبھی نہ کریں۔ ہمیشہ عافیت کا سوال کریں اور دُعا سوچ سمجھ کر مانگیں اور دُعا کرنا کبھی ترک نہ کریں، دُعا کی مقبولیت کا یقین رکھیں۔ حرام خوراک اور پوشاک سے بچیں اور امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہیں، دُعا کے اوّل و آخر میں حمد و ثنا اور درُود شریف پڑھیں آخر میں آمین کہیں اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگیں اعمالِ صالحہ کا وسیلہ پکڑیں وغیرہ وغیرہ۔ اس باب کو خوب سمجھ کر پڑھیں۔

جان مال اور آل اولاد کے لئے کسی وقت بھی بددعا نہ کرو

حدیث نمبر ۱۴۱

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ۔

رواہ مسلم۔

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بددعا نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی مقبولیت کی گھڑی میں اللہ جل شانہ سے سوال کر بیٹھو اور وہ تمہاری بددعا قبول فرمائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح صـ۱۹۴ از مسلم)

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا ہمیشہ خیر کی کرنی چاہیئے، دکھ تکلیف اور شر اور ضرر کی دعا کبھی نہ مانگے۔ کیسی بھی کوئی تکلیف ہو اپنے لئے یا اولاد کے لئے اور جان و مال کے لئے بددعا کے الفاظ ہرگز زبان سے نہ نکالے۔ خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو اس نصیحت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ کوسنے پیٹنے میں اُن کی زبان بہت چلتی ہے بات بات میں شوہر کو بچوں کو جانوروں کو حتیٰ کہ گھر کی ہر چیز کو اپنی بددعا کا نشانہ بناتی رہتی ہیں۔ جہاں کسی بچے نے کوئی شرارت کی کہہ دیا کہ تجھے ڈھائی گھڑی کی آئے۔ کسی کو کہہ دیا تو مٹ لیا۔ کسی کو ہیضہ کی بددعا دے دی۔ کسی کو اللہ مارا بتا دیا۔ اور کوئی سامنے نہ آیا تو بکری ہی کو کوس بیٹھیں۔ مرغی کا ناس کھو دیا۔ کپڑے کو آگ لگنے کی بددعا دے دی۔ لڑکے کو کہہ دیا کہ تو مر جا۔

لڑکی کو کہہ دیا کہ تیرا بُرا ہو وغیرہ وغیرہ۔ عورتوں کی بے لگام زبان چلتی رہتی ہے اور بد دعا کا ڈھیر لگا دیتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتیں کہ ان میں سے اگر کوئی بد دعا اللہ جل شانہٗ کے ہاں مقبول ہو گئی اور کوئی بچہ مر گیا یا مال کو آگ لگ گئی یا کسی طرح کا اور کوئی نقصان ہو گیا تو کیا ہو گا بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مقبولیت کی گھڑی میں بد دعا کے الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں اور یہ دعا قبول ہو جاتی ہے اور جب کسی طرح کا کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو یہی بد دعا کرنے والی عورتیں رونے اور آنسو بہانے بیٹھ جاتی ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتیں کہ یہ اپنی ہی بد دعا کا نتیجہ ہے۔ اب رنج کرنے اور رونے سے کیا ہوتا ہے اللہ سے جو مانگا مل گیا۔ پہلے سے زبان پر قابو کیوں نہ رکھا۔ بہت سے مرد بھی ایسی جاہلانہ حرکت کرتے ہیں کہ اپنے لئے یا اولاد کے لئے یا کاروبار کے لئے بد دعا کے الفاظ زبان سے نکال بیٹھتے ہیں مرد ہوں یا عورت سب کو اس حدیث میں تنبیہ فرمائی کہ اپنے لئے اور مال و اولاد کے لئے بد دعا نہ کریں جب اللہ جل شانہٗ سے مانگنا ہی ہے تو مصیبت اور نقصان اور موت کی دعا کیوں مانگیں نفع اور خیر کی دعا کیوں نہ مانگیں اور موت کے بجائے درازیٔ عمر کا سوال کیوں نہ کریں۔

اللہ جل شانہٗ نفع بھی دے سکتا ہے اور نقصان بھی پہنچا سکتا ہے موت بھی دے سکتا ہے اور زندگی بھی، جب ایسے قادرِ مطلق سے مانگنا ہے تو بدحالی اور ضرر اور شر کی دعا کیوں مانگیں اس سے ہمیشہ خیر کی دعا ہی مانگنا لازم ہے۔

دُعا سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیئے

حدیث نمبر ۱۵

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوا اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ اَوْ لَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ لَہٗ فَشَفَاہُ اللّٰہُ۔

رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی (یعنی بیماری کی وجہ سے اُن کی مزاج پرسی فرمائی) اُن کی آواز بہت پست ہو چکی تھی اور کمزوری کے باعث چوزے کی طرح ہو گئے تھے۔ ان کا حال دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے رہے ہو یا کسی بات کا سوال کرتے رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ مجھے آپ آخرت میں جو سزا دینے والے ہیں وہ سزا ابھی مجھے دنیا میں دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ تمہیں اس (عذاب) کے سہنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے (یعنی دونوں جہانوں میں اچھی حالت رہے) اور عذاب دوزخ سے بچا۔ اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان صاحب کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ جل شانہٗ نے اُن کو شفا دے دی۔

(مسلم شریف ص ۳۴۳ ج ۲)

حدیث نمبر ۱۹

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ

اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃِ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ
النِّعْمَۃِ قَالَ دَعْوَۃٌ اَرْجُوْ بِھَا خَیْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ
النِّعْمَۃِ دُخُوْلَ الْجَنَّۃِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا
یَقُوْلُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِیْبَ لَکَ
فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَھُوَ
یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰہَ
الْبَلَاءَ فَاسْأَلْہُ الْعَافِیَۃَ۔ رواہ الترمذی

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ (ایک دن)
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا
کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃِ (اے اللہ میں آپ سے
نعمت کے پورا ہونے کا سوال کرتا ہوں) اس کی یہ دعا سن کر حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (کیا تم کو معلوم ہے) نعمت کا پورا ہونا کیا
ہے؟ عرض کیا (مطلب تو مجھے معلوم نہیں ہے بس) ان الفاظ کے ذریعہ دعا
کرکے (اللہ تعالیٰ سے) خیر کی امید رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ نعمت کا
پورا ہونا یہ ہے کہ جنت میں داخل ہو جائے اور دوزخ سے بچنے میں کامیاب
ہو جائے، ایک اور شخص کو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہ کہتے ہوئے سنا کہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (اے بزرگی اور احسان
والے) اس کو سن کر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہو چکی
بس اب تو مانگ لے، (کیونکہ ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے
تو ضرور دعا قبول فرما لیتے ہیں) راوی کا بیان ہے کہ ایک اور شخص کو
آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصَّبْرَ (اے اللہ میں آپ سے صبر کا
سوال کرتا ہوں) آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ سے مصیبت کا سوال کیا اب

عافیت کا سوال (بھی) کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۲۱۴ از ترمذی)

تشریح

ان دونوں حدیثوں سے ایک اہم نصیحت معلوم ہوئی اور وہ یہ کہ دعا سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیئے، بہتر تو یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں وہ دعائیں مانگا کرے یہ تمام دعائیں سراسر مفید ہیں اور ان کے قبول ہو جانے سے کسی قسم کے کسی خطرہ کا اندیشہ نہیں ہے اور اگر اپنے لفظوں میں اور اپنی سمجھ سے دعا مانگے تو اس کا پس و پیش اور نتیجہ سوچ لے کہ یہ دعا قبول ہوئی تو اپنے حق میں کوئی نقصان والی بات تو نہ ہوگی؟ دیکھو ایک صحابیؓ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے آخرت میں جو عذاب دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے، بظاہر کیسی اچھی دعا ہے کہ آخرت کے عذاب سے بالکل چھٹکارا ہو جائے، انہوں نے جو دعا کی اللہ پاک نے قبول فرمائی اور اس کا اثر ہونا شروع ہوا، اس قدر بیمار اور نحیف ہو گئے کہ ذرا بہت آواز مشکل سے نکلتی تھی اور بالکل چوزہ کی طرح معلوم ہوتے تھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب انہوں نے بتایا کہ میں اس طرح دعا کرتا تھا جس کا ابھی اوپر ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ تم سے عذاب کی برداشت نہ دنیا میں ہو سکتی ہے نہ آخرت میں، جب اللہ سے مانگنا ہی تھا تو دونوں جہان کی خوبی اور بہتری کی دعا کیوں نہ مانگی، خدائے پاک کو سب کچھ قدرت ہے وہ دنیا و آخرت دونوں میں امن و عافیت سے رکھ سکتا ہے گناہوں کو معاف فرما سکتا ہے، حلیم و کریم جل مجدہٗ سے یہ عرض کرنا کہ دنیا میں عذاب دے کر آخرت میں عذاب محفوظ فرما دے عقلمندی کی بات نہیں ہے، مذکورہ دعا کے بجائے یہ دعا کرنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے اللہ ہم کو دنیا میں بھی خوبی کے ساتھ رکھ، اور آخرت میں بھی، اور ہم کو عذاب دوزخ سے محفوظ فرما)

ایک شخص نے اللہ جل شانہٗ سے صبر کا سوال کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو نے اللہ سے مصیبت مانگی لہٰذا اب عافیت کا سوال کر۔

دیکھو صبر کتنی اچھی چیز ہے اور قرآن وحدیث میں اس کی بڑی تعریف آئی ہے لیکن صبر

کرنے کے سوال پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابیؓ کو روک دیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی دکھ تکلیف آجائے تو اس پر صبر کرے اور عافیت کا سوال بھی کرتا ہے جب تک وہ تکلیف رہے گی اور صبر کرتا رہے گا اور صبر کا ثواب ملے گا اور عافیت ہوجانے پر شکر کرے گا تو شکر کا ثواب پائے گا۔

صبر مانگنے کی چیز نہیں ہے کوئی دکھ تکلیف نہ ہو اور خواہ مخواہ صبر کا سوال کرے تو اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ مجھے تکلیف پہنچے پھر صبر کرنا نصیب ہو، حالانکہ دکھ تکلیف کا سوال کرنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ نے عافیت دی ہے اور وہ ہمیشہ سے رکھ سکتا ہے اس سے ہمیشہ عافیت اور آرام و راحت کا سوال کیا جائے۔ اللہ کا بے انتہا درود و سلام ہو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اپنی امت کو خیر کی سب باتیں بتادیں اور برائی بھلائی اچھی طرح سمجھادی۔ دعا کرنا بتایا۔ مانگنے کے طریقے بتائے بندگی کے آداب سکھائے صلی اللہ علیہ وصحبہ وآلہ بقدر کمالہ وجمالہ۔

عافیت کا سوال کرتے رہنا چاہیے

حدیث نمبر ۱۷

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ مُبْتَلِيْنَ فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ۔ رواه البزار ورجاله ثقات كذا في مجمع الزوائد۔

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کچھ ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو تکلیفوں میں مبتلا تھے، ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کیا یہ لوگ اللہ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے تھے؟ (یعنی عافیت کا سوال کرتے تو اس دکھ تکلیف کی حالت میں نہ ہوتے) (مجمع الزوائد صفحہ ۱۷۴، ج ۱۰)

تشریح

عافیت بہت جامع لفظ ہے، صحت، تندرستی، سلامتی، آرام، چین، سکون، اطمینان ان سب کو یہ لفظ شامل ہے، احادیث شریفہ میں بڑی اہمیت کے ساتھ عافیت کی دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ جل شانہٗ سے دونوں جہاں میں عافیت نصیب ہونے کا سوال کرتے رہنا چاہیئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون سی دعا، افضل ہے، آپ نے فرمایا تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات (یعنی گناہوں سے درگزر) کا سوال کر، وہ دوسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے پھر پہلا جواب عنایت فرمایا، وہ شخص تیسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا اور (اس نے وہی سوال کیا) آپ نے اس کو وہی پہلا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات نصیب ہوگئی تو کامیاب ہوگیا (لہٰذا اس دعا کو معمولی نہ سمجھ (دنیا و آخرت کی حاجتوں اور ضرورتوں کے پورا ہونے کے لئے اجمالی طور پر جامع دعا کے اعتبار سے یہ دعا سب دعا سے افضل ہے۔

(رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے پھر (اس وقت کے بعض ظاہری و باطنی حالات و کیفیات کی وجہ سے) رونے لگے، اس کے بعد فرمایا کہ (اے لوگو!) اللہ جل شانہٗ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو کیونکہ کسی شخص کو یقین (یعنی ایمان کی دولت) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔ رواہ الترمذی وقال حسن غریب اسنادًا کما فی المشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ کہ عافیت کی دعا زیادہ کیا کرو (اخرجہ الحاکم صد ۵۲۹، ج ۱ وقال صحیح علی شرط البخاری واقرہ الذہبی)

جو شخص نیا مسلمان ہوتا تھا تو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے

تھے پھر حکم فرماتے تھے کہ یہ دعا کیا کرے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت پر رکھ، اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ (مسلم)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جامع دعائیں بہت پسند تھیں، جامع اس کو کہا جاتا ہے جس کے الفاظ مختصر ہوں اور معنی اور مفہوم کے اعتبار سے خیر و برکت کی بہت سی قسموں کو شامل ہوں، چونکہ عافیت میں دنیا و آخرت کی ہر چیز آجاتی ہے اس لئے عافیت کی دعا کرنا آپ کو بہت پسند تھا جس کی تفصیل ابھی اوپر گزر چکی ہے۔

بعض جامع دعائیں ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھ دی ہیں جو اس کتاب کے آخر میں آرہی ہیں، البتہ عافیت کے بارے میں جو دعائیں منقول ہیں ان میں سے بعض حدیث ۱ کے مضمون کی مناسبت سے ذیل میں لکھی جاتی ہیں ان کو یاد کریں بچوں کو یاد کرائیں اور خود پڑھا کریں، بچوں سے ان کلمات کے ذریعہ دعا کرایا کریں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔[۱]	اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں، اے اللہ میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں اور اپنے دین اور دنیا اور اہل اور مال کے بارے میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔
(۲) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔[۲]	اے اللہ میرے بدن میں عافیت دے اے اللہ میری سننے کی قوت میں عافیت دے، اے اللہ میری بینائی میں عافیت دے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

---

[۱] مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۱ عن ابی داؤد ۱۲ [۲] مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۲ عن ابی داؤد ۱۲

مذکورہ بالا دعا کو صبح شام تین تین بار پڑھیں۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ

اے اللہ میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کی نعمت چلی جائے اور اس بات سے کہ آپ کی دی ہوئی عافیت رخ موڑے اور اس بات سے کہ اچانک آپ کی طرف سے پکڑ ہوجائے اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا یَّتْبَعُہٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا۔[۲]

اے اللہ میں تجھ سے ایسی صحت کا سوال کرتا ہوں جو ایمان کے ساتھ ہو اور ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو خوش اخلاقی کے ساتھ ہو اور آپ سے ایسا بامراد ہونا مانگتا ہوں جس کے پیچھے کامیابی ہو اور آپ کی رحمت اور عافیت اور مغفرت اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔

قبولیت کا اثر معلوم ہو یا نہ ہو دعا کبھی نہ چھوڑے

حدیث ۱۹

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

---

[۱] مشکوٰۃ ص۲۱۶ عن مسلم ۱۲

[۲] مستدرک حاکم ص ۵۲۳، ج ۱، ۱۲۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ
مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ
قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ
وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ
ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ ۔ رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب تک گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلدی نہ مچائے، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جلدی مچانے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی اور دعا کی (لیکن) مجھے قبول ہوتی معلوم نہیں ہوتی یہ کہہ کر وہ دعا کرنے سے تھک جاتا ہے اور (ناامیدی کے اس مقام پر پہنچ کر) دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۴ از مسلم)

تشریح

معلوم ہوا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے، دعا کرنا کبھی نہ چھوڑے، یہ نہ دیکھے کہ اتنے دن ہو گئے دعا کر رہا ہوں قبول نہیں ہوتی اور نہ یہ کہے کہ قبول ہوتی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ بندہ کا کام مانگنا اور عاجزی ظاہر کرنا ہے، اپنے اس کام کو نہ چھوڑے۔ خدائے پاک کی جب اور جیسی حکمت ہوگی اس کے مطابق دعا کا اثر دنیا یا آخرت میں ظاہر ہوگا اور بالفرض کچھ بھی فائدہ نہ ہو تو یہ کیا کم ہے کہ دعا خود عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے، جب تک بندہ دعا میں مشغول رہے گا عبادت میں رہے گا، پس دعا سے کبھی غافل نہ ہوں، بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں تسبیح کے دانے بھی گھس گئے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا، یہ سب باتیں غلط ہیں۔ اگر یہاں دعا کا نتیجہ ظاہر نہیں ہوا تو آخرت میں ان شاء اللہ ضرور اس کے بدلے انعامات ملیں گے جو یہاں کی فانی چیزوں سے کہیں بڑھ کر ہوں گے۔

دعا کی قبولیت کا یقین رکھو اور دل کو حاضر کرکے دعا کرو

حدیث نمبر ۱۹

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقُلُوْبُ اَوْعِيَةٌ وَبَعْضُهَا اَوْعٰى مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَيُّهَا النَّاسُ فَسْئَلُوْهُ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ لِعَبْدٍ دُعَاءً عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ رواہ احمد واسنادہ حسن کذا فی مجمع الزوائد واخرجہ الترمذی فی السنن والحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃؓ وفی آخرہ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ وفی سندھما صالح المری قال الحاکم ھذا حدیث مستقیم الاسناد لکن قال الذھبی صالح متروک۔

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (انسانوں کے) دل برتن ہیں (ان کو خیر یا شر سے پُر کیا جا سکتا ہے) اور ان میں بعض قلوب دوسرے قلوب سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پس اے لوگو! جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی ایسی دعا قبول نہیں فرماتے جو اس نے غفلت والے دل کے ساتھ کی ہو۔

(مجمع الزوائد ص ۱۴۸، ج ۱۰)

سنن ترمذی ص ۱۸۵ ج ۲ اور مستدرک حاکم ص ۴۹۳، ج ۱ میں یہ حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ ”یہ بات جان لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کی دعا قبول نہیں فرماتے جو غافل ہو اور ادھر اُدھر کے خیالات میں لگا ہوا ہو۔“

تشریح: اس حدیث میں دعا کا ایک بہت ضروری ادب بتایا ہے اور وہ یہ کہ دعا کرتے ہوئے اس امر کا پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ میری دعا قبول ہوگی۔ اس یقین میں ذرا سا بھی ڈھیلا پن نہ ہو، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ غفلت کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی، اگر زبان سے دعا نکل رہی ہو اور دل ادھر اُدھر کے خیالات میں لگا ہوا ہو تو ایسی دعا لائق قبول نہیں ہے۔

غفلت کے ساتھ دعا کرنا بے ادبی ہے

آج کل ہم لوگ جو دعائیں کرتے ہیں ان میں طرح طرح کی کوتاہیاں ہوتی ہیں اور سب سے بڑی کوتاہی یہی ہے کہ دعا کرتے وقت دل حاضر نہیں ہوتا۔ دل کہاں سے کہاں پہنچا ہوا ہوتا ہے اور کیسے کیسے خیالات میں گم ہوتا ہے اور زبان سے دعا کے الفاظ نکلتے رہتے ہیں۔ ہماری یہ عجیب حالت ہے اگر کوئی شخص کسی معمولی افسر کو کوئی درخواست پیش کرتا ہے تو بہت باادب کھڑا ہوتا ہے اور خوب سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے اور پوری طرح اپنے ظاہر اور باطن سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر زبان سے درخواست کرے یا لکھی ہوئی درخواست ہاتھ میں تھما دے اور حاکم کی طرف پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو جائے یا اس موقع پر کمرہ کی چیزوں کو شمار کرنے لگے یا اور کوئی ایسا کام کرنے لگے جس سے یہ واضح ہو جائے کہ یہ شخص اپنے دل سے درخواست پیش نہیں کر رہا ہے تو اس کو بڑا بے ادب سمجھا جائے گا۔ اس کو وہاں سے ذلت کے ساتھ دھکے دے کر نکال دیا جائے گا۔ اور اس کی درخواست پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جائے گی اور اوپر سے سزا بھی ملے گی۔

اللہ جل شانہٗ احکم الحاکمین ہیں۔ بارگاہ خداوندی میں درخواست پیش کرتے ہوئے دل کو

غافل رہنا اور دنیاوی دھندوں کے خیالات دل میں بساتے ہوئے زبان سے دعا کے الفاظ نکالنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ بندوں کی یہ حرکت ہے تو قابل سزا لیکن اللہ جل شانہٗ رحیم و کریم ہیں اس پر سزا نہیں دیتے البتہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی یہ اعلان فرما دیا ہے کہ ایسی غفلت والی دعا قبول نہ ہوگی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ اتنے برس دعا کرتے ہو گئے۔ ان کو چاہیے کہ اپنی حالت پر غور کریں اور دیکھیں کہ دعا کے وقت دل کہاں ہوتا ہے۔ دعا دعا کی طرح دعا کرو پھر اس کے ثمرات دیکھو۔ دعا مانگی اور پتہ نہیں کیا مانگا۔ ایسی دعا کیوں کر قبول ہو؟ خوب سوچو اور سمجھو!

سختی کے زمانہ میں دعا کیسے قبول ہو؟

حدیث نمبر ۲۰

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ۔

رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب۔

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ خوشی ہو کہ سختیوں کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے اس کو چاہیے کہ خوش حالی کے زمانہ میں کثرت سے دعا کیا کرے (مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۵ از ترمذی)

تشریح: اس حدیث پاک میں دعا قبول ہونے کا ایک بہت بڑا گر بتایا ہے اور وہ یہ کہ آرام و راحت اور مال و دولت اور صحت و تندرستی کے زمانہ میں برابر دعا کرتے رہنا چاہیے، جو شخص اس پر عمل پیرا ہوگا اس کے لئے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ انعام ہوگا کہ جب کبھی کسی پریشانی میں مبتلا یا کسی مصیبت سے دوچار ہوگا یا کسی مرض میں گرفتار ہوگا اور

اس وقت دعا کرے گا تو اللہ جل شانہ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے اس میں ان لوگوں کو تنبیہ ہے جو آرام و راحت اور مال و دولت یا عہدہ کی برتری کی وجہ سے خدائے پاک کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور جب مصیبت آگھیرتی ہے تو دعا کرنی شروع کر دیتے ہیں پھر جب دعا قبول ہونے میں دیر لگتی ہے تو نا امید ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی، حالانکہ اگر اس وقت دعا کرتے جبکہ خوشی میں مست تھے اور دولت کا گھمنڈ تھا تو ان کا اس زمانہ کا دعا کرنا آج کی دعا مقبول ہونے کا ذریعہ بن جاتا، غفلت اور دنیاوی مستی کے سبب اللہ کو بھول جانے کی وجہ سے بہت سخت حاجت مندی کے وقت دعا کی قبولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

حضرت سلمانؓ کا ارشاد

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بندہ چین اور خوشی کے زمانہ میں دعا کرتا ہے اور کوئی مشکل درپیش ہو تو اس وقت بھی دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کی سفارش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جانی پہچانی آواز ہے ہمیشہ یہاں پہنچتی رہتی ہے اور جب بندہ چین اور خوشی کے زمانہ میں دعا نہیں کرتا اور مصیبت آنے پر دستِ دعا پھیلاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس آواز کو ہم تو نہیں پہچانتے پہلے تو سنی نہیں یہ بات کہہ کر اس کی طرف سے بے توجہی برتتے ہیں اور دعا قبول ہونے کی سفارش نہیں کرتے۔ (صفۃ الصفوہ)

انسان کی بے رخی اور بے غیرتی

انسان کا جو یہ طرزِ عمل ہے کہ مصیبت میں اللہ پاک کو بہت یاد کرتا ہے لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہوئے اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہے اور چین و آرام کے زمانے میں خدائے پاک کو بھول جاتا ہے بلکہ ذکر و دعا کے بجائے بغاوت اور سرکشی پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ یہ طرزِ عمل نہایت بے غیرتی کا ہے۔ بندہ جس طرح دکھ تکلیف کے زمانہ میں اللہ کا محتاج ہے اسی طرح آرام و راحت کے زمانہ میں بھی اسی کا محتاج ہے دکھ تکلیف چلے جانے پر جو خدائے پاک کو بھول جاتے ہیں اس خصلتِ بد کا قرآن مجید میں جگہ جگہ تذکرہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ
دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا
أَوْ قَائِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ
لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ
(سورۂ یونس ع ۲)

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی
ہے تو ہم کو پکارنے لگتا ہے لیٹے
بھی اور بیٹھے بھی کھڑے بھی پھر جب
اس کی وہ تکلیف ہم ہٹا دیتے ہیں
تو پھر اپنی حالت پر آجاتا ہے
اور (اس طرح) گزر جاتا ہے گویا
اس نے ہم کو (اس سے پہلے) اس
تکلیف کے ہٹانے کے لئے پکارا ہی
نہ تھا جو اسے پہنچی۔

اور فرمایا۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ
ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ
نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوا إِلَيْهِ
مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا
لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ
(زمر ع ۱)

اور جب انسان کو کوئی تکلیف
پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی
طرف رجوع کرتے ہوئے اُسے پکارنے
لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس
کو اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا
ہے تو جس کے لئے پہلے پکار رہا
تھا اس کو بھول جاتا ہے اور خدا
کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ
اللہ کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ
کرے۔

حرام خوراک و پوشاک کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی

حدیث نمبر ۲۱

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ وَاِنَّ اللہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ۔ رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ پاک ہے اور وہ پاک ہی (مال اور قول وعمل) قبول فرماتا ہے (پھر فرمایا کہ) بلاشبہ (حلال کھانے کے بارے میں) اللہ جل شانہ نے پیغمبروں کو جو حکم فرمایا ہے وہی مومنین کو حکم فرمایا ہے، چنانچہ (پیغمبروں کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے رسولو! طیب چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو۔ اور (مومنین کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کر رہا ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں (جسم پر) گرد وغبار اٹا ہو اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے یارب یارب کہہ کر دعا کرتا ہو (یہ شخص دعا تو کر رہا ہے) اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور پہننا حرام ہے اور اس کو حرام سے غذا دی گئی ہے۔ پس ان حالات کی وجہ سے اس کی دعا کیوں کر قبول ہوگی؟ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۱ از مسلم)

تشریح

اس حدیث میں اوّل تو حرام سے پرہیز کرنے اور حلال کھانے کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کی بارگاہ میں پاک چیز ہی پسند ہو سکتی ہے۔ پاک اور حلال مال اور پاک قول و فعل ہی اس کے یہاں قبول ہوتا ہے حرام مال اور بُرا قول و فعل اس کے نزدیک قبول نہیں ہو سکتا، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی دو آیتیں تلاوت فرمائیں پہلی آیت میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو حکم ہے کہ پاک چیزیں کھائیں اور نیک عمل کریں۔ اور دوسری آیت میں ایمان والوں کو حکم ہے کہ اللہ پاک کی عطا کردہ چیزوں میں سے پاک چیزیں کھائیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں آیات کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے کہ حلال کھائیں وہی حکم اپنے مومن بندوں کو دیا ہے، حلال کی اہمیت اور ضرورت ظاہر کرنے کے بعد آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبے سفر میں ہو اور بدحالی کی وجہ سے اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں جسم پر غبار پڑا ہو اور وہ اپنی اس بدحالی میں آسمان کی طرف دعا کرتے ہوئے یارب یارب کہہ کر خدائے پاک کو پکار رہا ہو اور چاہتا ہو کہ میری حاجت قبول ہو جائے بھلا اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ کیونکہ اس کا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے اور لباس حرام ہے اور اس کو حرام کی غذا دی گئی ہے۔

مسافر کا شمار اُن لوگوں میں ہے جن کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے اور مضطر و پریشان حال شخص کی بھی دعا مقبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۳۱، ۳۲ کی تشریح میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ، لیکن مسافر اور پریشان حال ہونے کے باوجود ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی جس کا کھانا پینا اور پہننا حرام ہو۔ آج کل بہت سی دعائیں کی جاتی ہیں لیکن دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ لوگ شکایتیں کرتے پھرتے ہیں کہ دعاؤں کا اس قدر اہتمام کیا اور اتنی بار دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ شکایت کرنے والوں کو چاہیئے کہ پہلے اپنا حال دیکھیں اور اپنی زندگی کا جائزہ لیں کہ میں حلال کتنا کھاتا ہوں اور حرام کتنا اور کپڑے جو پہنتا ہوں وہ حلال آمدنی کے ہیں یا حرام کے۔ اگر روزی حرام ہے یا لباس حرام ہے تو اس کو ترک کر دیں۔ خوراک اور پوشاک کو حدیث شریف میں بطور مثال ذکر فرمایا ہے۔ اوڑھنا بچھونا، رہائش کا مکان آسائش

کی چیزیں اگر حرام کی ہوں تو وہ بھی لباس کے حکم میں ہیں یعنی جس طرح حرام آمدنی کا لباس ہوتے ہوئے دعا قبول نہ ہوگی اسی طرح حرام کی دوسری چیزیں استعمال کرنے سے دعا کی قبولیت رکی رہے گی۔

حرام کی ہر چیز سے بچنا لازم ہے

بہت سے لوگ حرام کھانے کی حد تک تو پرہیز کرتے ہیں لیکن حرام کی دوسری چیزیں استعمال کرنے سے پرہیز نہیں کرتے حالانکہ وہ بھی گناہ ہے۔ حرام مال کے فرنیچر کو استعمال کرنا اور حرام آمدنی سے بنائے ہوئے مکان میں رہنا بھی حرام ہے۔

اپنے حالات پر غور کریں کہ کن کن راہوں سے تمہارے گھر میں حرام مال گھس رہا ہے کہیں سودی روپیہ تو گھر میں نہیں آ رہا۔ رشوت کا مال تو گھر میں بھرا ہوا نہیں۔ کسی کی حق تلفی تو نہیں کی۔ خیانت کر کے کسی کی رقم تو نہیں ماری۔ کما کر لانے والا کسی ناجائز محکمہ میں ملازم تو نہیں۔ اگر غور کریں گے تو بہت سی راہیں سمجھ میں آئیں گی جن کے ذریعہ گھر میں ناجائز روپیہ آتا ہے۔ پھر اس روپیہ سے روٹی پانی کا خرچہ بھی چلتا ہے اور کپڑے بھی بنتے ہیں۔ مکان بھی تعمیر ہوتے ہیں۔ بنگلہ میں سجاوٹ بھی ہوتی ہے۔ گاڑی بھی خریدی جاتی ہے جب حرام ہی غذا ہو اور اسی کی خوراک اور پوشاک ہو اور گھر کا ساز و سامان اسی کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہو تو دعا کی قبولیت کی امید رکھنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حرام سے پرہیز کرے حلال کی فکر کرے۔ اگرچہ تھوڑا ملے اور روکھی سوکھی کھانی پڑے اور جھونپڑی میں گزارا کرنا پڑے۔ آج کل بینک کی نوکری کی طرف لوگ بہت لپکتے ہیں کیونکہ اس میں تنخواہ بہت ملتی ہے اور رعایتیں زیادہ ہیں حالانکہ نیچے سے اوپر تک بینک کی ہر قسم کی ملازمت حرام ہے اور اس کی تنخواہ بھی حرام ہے۔ اگر کوئی شخص مسئلہ بتائے اور حرام نوکری چھوڑنے کو کہے تو کہتے ہیں میاں پاگل ہوگئے ہو۔ کہیں چار ہزار کی نوکری چھوڑی جاسکتی ہے؟ حالانکہ پاگل خود ہیں جو دوزخ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

حرام خوراک دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے

حرام مال کھانے اور استعمال کرنے کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی اور جنت سے

بھی محرومی ہوتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ أَوْلَىٰ بِهِ

(رواہ احمد وغیرہ)

یعنی جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا بڑھا ہو اور جو گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو۔ دوزخ ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔

حرام سے صدقہ کیا جائے تو قبول نہیں ہوتا

بہت سے لوگ حرام کماتے ہیں اور اس میں سے کچھ صدقہ کر کے حرام کو حلال سمجھ لیتے ہیں یہ بالکل جہالت کی بات ہے۔ حرام سے صدقہ کرنا تو اور گناہ ہے۔ حرام پر ثواب نہیں ملتا جیسا کہ حدیث شریف کے شروع میں گزرا کہ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا۔ پس جب حرام کا صدقہ قبول ہی نہیں تو اس کے ذریعہ باقی مال کیسے حلال ہو جائے گا۔ جو صدقہ دیا وہ بھی وبال ہوگا اور جو مال بچ گیا وہ بھی وبال ہوگا اور عذاب کا باعث ہوگا۔ حرام مال سے صدقہ کر کے ثواب کی امید رکھنے کو بعض علماء نے کفر بتایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حرام کمانے سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ نہ حرام کمانے کا گناہ ہوگا نہ ملک میں حرام آئے گا، نہ اپنی جان پر خرچ ہوگا نہ بیوی بچوں کی اس سے پرورش ہوگی۔

عورتوں کو خاص ہدایت

عورتیں اپنے شوہروں سے کہہ دیں کہ ہم حلال کھائیں گے حلال پہنیں گے۔ تمہارے ذمہ ہمارے جن اخراجات کا پورا کرنا لازم ہے حلال سے پورا کرو حرام ہم قبول کرنے کو تیار نہیں۔ پہلے زمانے کی عورتیں ایسی ہی نیک تھیں۔ خود بھی حرام سے بچتی تھیں اور شوہروں کو بھی بچاتی تھیں آج کل عورتیں شوہروں اور بیٹوں کو حرام کمانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ اگر شوہر رشوت سے بچے تو اسے کہہ سن کر حرام پر آمادہ کرتی ہیں۔ گھر میں حرام آتا ہے تو گود بھر کر بیٹھ جاتی ہیں۔ اور نمازوں کے بعد شوہر اور اولاد کی حرام ملازمت اور حرام آمدنی کے اضافہ کے لئے دعائیں بھی کرتی ہیں

اور قبولیتِ دعا کی امید بھی رکھتی ہیں۔
شوہر یا بیٹا بنک میں یا شراب کے محکمہ میں ملازم ہو یا رشوت لیتا ہو یا کسی بھی طرح حرام کماتا ہو تو اس کو روک دو اور حرام چھڑا کر حلال کمانے کی ترغیب دو۔ نہ یہ کہ حرام کے اضافہ کی دعا کرو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے سے دعا قبول نہیں ہوتی

حدیث ۲۲

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور ضرور نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو۔ ورنہ جلد ہی اللہ جل شانہٗ اپنے پاس سے تم پر عذاب بھیج دے گا پھر تم ضرور ضرور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص۴۳۶ از ترمذی)

تشریح

اس مبارک حدیث میں بھی دعا قبول نہ ہونے کا ایک سبب بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ امر بالمعروف ترک کرنے اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دینے سے اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا اور عذاب آنے پر دعا کی طرف متوجہ ہوگے تو دعا قبول نہ ہوگی۔

مسلمانوں کی ذمہ داری

بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے احکام بھیجے ہیں جو قرآن مجید اور حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ بندوں تک پہنچے ہیں۔ ان احکام میں بہت سے کام کرنے کے ہیں ان کو "معروف" یعنی نیکی کہتے ہیں جو خدائے پاک کی پسندیدہ چیزیں ہیں اور بہت سے کام ایسے ہیں جن کا کرنا منع ہے ان کو "منکر" کہتے ہیں۔ برے کام جو خدائے پاک کی شریعت میں نہیں ہیں اسلام سے ان کا جوڑ نہیں کھاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو نامحبوب اور ناپسند ہے۔ معروف میں فرائض، واجبات، سنن، مستحبات سب داخل ہیں اور منکر میں حرام ہیں اور مکروہ تحریمی و تنزیہی سب داخل ہیں۔ سب سے بڑی نیکی فرض و واجب کو انجام دینا ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ حرام کا ارتکاب کرنا ہے جو بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ اس کے ذمہ صرف یہی نہیں ہے کہ خود نیک بن جائے بلکہ نیک بننے کے ساتھ دوسروں کو خصوصاً اپنے ماتحتوں کو نیک بنانا بھی مسلمان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ نیکیوں کا حکم کرنے کو امر بالمعروف کہتے ہیں اور برائیوں سے روکنے کو نہی عن المنکر کہتے ہیں۔

بہت سے لوگ خود تو دیندار ہوتے ہیں مگر ان کو دوسروں کی دینداری کی بالکل فکر نہیں ہوتی حالانکہ مومن کی خاص صفات جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں ان میں نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا بڑی اہمیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

مومن کی خاص صفات

سورہ توبہ میں ارشاد ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ	اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	میں ایک دوسرے کے دینی رفیق ہیں۔
يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	یہ لوگ نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ

ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا۔

درحقیقت امر بالمعروف (نیکیوں کا حکم کرنا) اور نہی عن المنکر (برائیوں سے روکنا) بہت بڑا فریضہ ہے جسے مسلمانوں نے چھوڑ رکھا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

(رواہ مسلم)

یعنی تم میں جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے (یعنی برائی کرنے والے کو اپنے زور کی طاقت سے روک دے)، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدل دے یعنی برائی کرنے والے کو زبان سے روک دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ (صرف دل سے برا جان کر خاموش رہ جانا اور ہاتھ یا زبان سے منع نہ کرنا) ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔

دعوتِ فکر

اب ہم سب مل کر اپنے حال پر غور کریں کہ اپنی نظروں کے سامنے گناہ ہوتے دیکھتے ہیں نمازیں قضا کی جا رہی ہیں روزے کھائے جا رہے ہیں، شرابیں پی جا رہی ہیں۔ رشوت کے مالوں سے گھر بھرے جا رہے ہیں طرح طرح کی بے حیائی گھروں میں جگہ پکڑ رہی ہے۔ یہ سب کچھ نظروں کے سامنے ہے پھر کتنے مرد و عورت ہیں جو اسلام کے دعویدار ہیں اور ان چیزوں پر روک ٹوک کرتے ہیں، کھلم کھلا خدائے پاک کی نافرمانیاں ہو رہی ہیں لیکن نہ دل میں ٹیس ہے نہ زبان سے کوئی گر کہنے کے روادار ہیں اور ہاتھ سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

دوسروں کو نیکیوں پر ڈالنا اور برائیوں سے روکنا تو درکنار خود اپنی زندگی گناہوں

سے لت پت کر رکھی ہے اور گویا یوں سمجھ رکھا ہے کہ ہم گناہوں ہی کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ خود بھی گناہ کرتے ہیں اور اولاد کو اور دوسرے ماتحتوں کو نہ صرف گناہوں میں ملوث دیکھتے ہیں بلکہ اُن کو خود گناہوں پر ڈالتے ہیں۔ اپنے قول و فعل سے اُن کو گناہوں کے کام سکھاتے ہیں۔ اور اُن کو گناہوں میں مبتلا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طور طریق اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لانے والے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے عذاب کو بلانے والے ہیں جب عذاب آتا ہے تو بلبلاتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، تسبیحیں گھوٹتے ہیں اور ساتھ ہی شکایتیں کرتے پھرتے ہیں کہ دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں مصیبت دور نہیں ہوتی۔ دعا کیسے قبول ہو اور مصیبت کیسے رفع ہو جبکہ نہ خود گناہ چھوڑتے ہیں۔ نہ دوسروں کو گناہوں سے بچاتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب مصیبتیں آتی ہیں تو نیک بندوں کی بھی دعائیں قبول نہیں ہوتیں بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں اور دوسرے بھی اُن کو نیک جانتے ہیں انہیں اپنی عبادت اور ذکر و ورد کا تو خیال ہوتا ہے لیکن دوسروں کو حتیٰ کہ اپنے بیوی بچوں اور ماتحتوں کو بھی گناہوں سے نہیں روکتے اور اُمید رکھتے ہیں کہ مصیبت رفع ہو جائے۔ بڑے تہجد گزار ہیں لمبے لمبے نوافل پڑھتے ہیں خانقاہ والے مرشد ہیں لیکن لڑکے خانقاہ ہی میں داڑھی مونڈ رہے ہیں لڑکیاں بے پردہ ہو کر کالج جا رہی ہیں لیکن اباجان ہیں کہ اپنی نیکی کے گھمنڈ میں مبتلا ہیں۔ انہیں حرفِ غلط کی طرح بھی برائیوں پر روک ٹوک نہیں کرتے، بلکہ یہ جانتے ہوئے کہ اسکول کالج میں اولاد بے حیا ہو جائے گی گناہ کے کام سیکھے گی اولاد کو ان جگہوں میں خود ہی داخل کرتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ایک بستی کو اُلٹنے کا حکم

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت جبرئیل ؑ کو حکم فرمایا کہ فلاں فلاں بستی کو اُس کے رہنے والوں کے ساتھ تختہ اُلٹ دو۔ حضرت جبرئیل ؑ نے عرض کیا اے پروردگار اُن میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کے بقدر بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی (کیا) اس کو بھی اس عذاب میں شریک کر لیا جائے؟ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوا کہ اس بستی کو اس شخص پر اور باقی تمام رہنے والوں پر اُلٹ دو کیونکہ (یہ شخص خود تو نیکیاں کرتا رہا) اور نافرمانی

سے بچتا۔ ہاں لیکن اُس کے چہرے پر میرے (احکام کے) بارے میں کبھی کسی وقت شکن (بھی) نہیں پڑی (مشکوٰۃ شریف)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی میں کوتاہی کرنے کا وبال کس قدر ہے اس حدیث سے ظاہر ہے۔

خوب پختگی اور مضبوطی کے ساتھ دعا کرنا چاہیئے

حدیث ۲۳

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِّیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ (رواہ مسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ تو چاہے تو بخش دے بلکہ مضبوطی اور پختگی کے ساتھ سوال کرے اور (جو کچھ مانگ رہا ہو) پوری رغبت سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی چیز کا عطا فرما دینا مشکل نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۴ از مسلم)

تشریح

یہ بات کہنا کہ اے اللہ تو چاہے تو مغفرت فرما دے اور تو چاہے تو دے دے بالکل بے جا بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے گا اس کے ارادہ کے بغیر کچھ ہو ہی نہیں سکتا ہر چیز کا وجود محض اس کے ارادہ سے ہے وہ جو چاہے کرے اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے، دعا کرنے والے کو تو اپنی رغبت پوری طرح ظاہر کرنا چاہیئے اور مضبوطی سے سوال کرنا چاہیئے کہ اے اللہ مجھے ضرور دے میرا مقصد

پورا فرما دے خوب الحاح وزاری کے ساتھ بلک بلک کر دعا کرے، یہ کہنا کہ تو چاہے تو دے دے اس بات کو واضح کرتا ہے کہ مانگنے والا اپنے کو واقعی محتاج نہیں سمجھتا اللہ سے مانگنے میں بھی بے نیازی برت رہا ہے جو تکبر کی شان ہے حالانکہ دعا میں ظاہر و باطن سے عاجزی اور حاجتمندی اور اپنی ذلت ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ آسمان و زمین اور ان کے اندر کے سب خزانے اور ان کے باہر کے سب خزانے اسی کے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے پل بھر میں سب کچھ ہو سکتا ہے صرف کُن (ہوجا) فرما دینے سے سب کچھ ہوجاتا ہے اس کے لئے کسی چیز کا دینا اور کسی بھی چیز کا پیدا کر دینا ذرا بھی بھاری نہیں ہے۔ البتہ پوری رغبت اور اس یقین کے ساتھ دعا کرو کہ میرا مقصد ضرور پورا ہوگا اور وہ جب دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے گا اس سے زبردستی کوئی کچھ نہیں لے سکتا۔

كما ورد في رواية أخرى انه يفعل ما يشاء ولا مكره له

(رواه البخاری)

دعا میں ہاتھ اُٹھانا اور آخر میں منہ پر پھیرنا

حدیث ۲۴

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا

(رواه الترمذی)

ترجمہ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ تمہارا رب شرم کرنے والا ہے کریم ہے جب اس کا بندہ دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو ان کو خالی واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۵ از ترمذی)

حدیث نمبر ۲۵

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے تو جب تک ختم دعا کے بعد (چہرہ) پر نہ پھیر لیتے تھے (نیچے) نہیں گراتے تھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح

ان دونوں حدیثوں میں دعا کا ایک اہم ادب بتایا ہے وہ یہ کہ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں اور ختم دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سوال کرنے والے کی صورت بنانے کے لئے ہے تاکہ باطنی طور پر دل سے جو دعا ہو رہی ہے اس کے ساتھ ظاہری اعضا بھی سوال میں شریک ہو جائیں، دونوں ہاتھ پھیلانا فقیر کی جھولی کی طرح ہے جس میں حاجت مندی کا پورا اظہار ہے۔ نماز کا قبلہ کعبہ مکرمہ ہے اور دعا کا قبلہ آسمان ہے دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ ان کا رخ آسمان کی طرف ہو جائے، دعا میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا ممنوع ہے کما ورد فی الحدیث[1] دعا سے فارغ ہو کر منہ پر

---

[1] قال الهيثمي في مجمع الزوائد (باب النهي عن رفع البصر عند الدعاء) ثم ذكر عن ابي هريرة مرفوعا لينتهين ناس عن رفع ابصارهم الى السماء عند الدعاء حتى تخطف ابصارهم ثم قال رواه البزار و

ہاتھ پھیر لینا بھی مسنون ہے جس میں دعا کی قبولیت اور رحمت خداوندی نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ رحمت حق سبحانہ وتعالیٰ میرے چہرہ سے شروع مکمل طریقہ پر مجھے گھیر رہی ہے۔

دعا کے اول و آخر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

حدیث ۲۶

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ادْعُ تُجَبْ۔

رواه الترمذی وقال حدیث حسن واخرج نحوه عنه الحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه واقره الذهبی۔

ترجمہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

رجاله رجال الصحیح غیر احمد بن منصور وهو ثقة ۱۲

وَارْحَمْنِيْ (اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما) اس کی دعا
سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی تو نے
جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (اول) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر
جس کے وہ لائق ہے، اور مجھ پر درود بھیج، پھر اللہ سے دعا مانگ، اس
کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے نمازی دعا مانگ تیری دعا قبول ہوگی۔
(سنن ترمذی ابواب الدعوات ص ۱۸۵، ج ۲)

تشریح

اس حدیث پاک میں دعا کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور بہت ضروری بات پر تنبیہ فرمائی ہے، اور وہ یہ کہ جب دعا کرنے لگو تو اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو پھر اس کے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اس کے بعد دعا کرو، مطلب یہ ہے کہ اللہ کے دربارِ عالی میں درخواست پیش کرنے سے پہلے اس کی حمد بیان کرو، اس کے اسماءِ حسنیٰ کا ذکر کرو، ہر عیب اور نقصان سے اس کی پاکی بیان کرو، اس کے خالق و مالک اور رازق و قادر ہونے کا اقرار کرو پھر اس کی مخلوق میں جو اس کے سب سے زیادہ محبوب بندے ہیں یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ سے دعا مانگو یعنی درود پڑھو، درود کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے اس بات کی درخواست ہے کہ اے اللہ اپنے پیارے بندے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیج ان کو اور زیادہ سے زیادہ عزت و عظمت عطا فرما۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی حمد و ثنا بیان کرو گے بارگاہ خداوندی میں قرب بڑھے گا اور درخواست پیش کرنے کے اہل ہو گے اگر سارا وقت اللہ کی حمد و ثنا ہی میں گزر جائے تو خود یہ بہت بڑی دعا ہے کیونکہ کریم سے یہ کہنا کہ آپ کریم ہیں سخی ہیں داتا ہیں قادر ہیں یہ مانگنا ہی ہے اسی لئے حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (سب ذکروں سے افضل لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب دعاؤں سے افضل الحمد للہ ہے)[1] پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا

---

[1] اخرجہ الترمذی وحسنہ ۱۲

کے بعد جب اس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنی حاجت کے سوال کو پیچھے ڈال کر اللہ کے رسول کے لئے اللہ سے سوال کیا جس کا خود اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا ہے تو مزید قرب حاصل ہو گیا اب اپنی حاجتوں کے لئے دعا کروگے تو ضرور قابل قبول ہوگی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اس میں سے ذرا سی بھی (اوپر کو) نہیں چڑھتی جب تک کہ تو اپنے نبیؐ پر درود نہ بھیجے (کذا فی المشکوٰۃ عن الترمذی) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر دعا رکی ہوئی ہے جب تک کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود نہ بھیجے کذا فی مجمع الزوائد ص۱۶۰ ج۱۰، قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات اھ قال الشوکانی فی تحفۃ الذاکرین ومثل ھذا لہ حکم الرفع لان ذلک مما لا مجال للاجتہاد فیہ اھ حضرات اکابر علماء نے فرمایا ہے کہ دعا کے درمیان بھی درود پڑھے۔ مجمع الزوائد میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دعا کے اول میں اور درمیان میں اور آخر میں یاد کرو[۲] یعنی تینوں جگہ مجھ پر درود بھیجو۔

حضرت ابو سلیمان دارانیؒ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرنا ہو تو شروع میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج، پھر ختم پر بھی درود پڑھ، اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے جب اول و آخر دونوں درودوں کو قبول فرمائیں گے جو ان کے حکم سے ان کے پیارے نبیؐ کے لئے دعا ہے تو ان دونوں کے درمیان جو دعا ہے اس کو بھی قبول فرمائیں گے کیونکہ یہ ان کی شان کریمی سے بعید ہے کہ اول و آخر کی دعا (یعنی درود کو) قبول فرمائیں اور درمیان کی دعا کو قبول نہ فرمائیں[۱]۔

---

[۱] اجمع العلماء علی استحباب ابتداء الدعاء بالحمد للہ والثناء علیہ ثم الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکذلک یختم الدعاء بھما والآثار فی ھذا الباب کثیرۃ معروفۃ ۱۲ کتاب الاذکار للنووی۔

[۲] قال الہیثمی رواہ البزار وفیہ موسیٰ بن عبیدۃ وھو ضعیف اھ حصن حصین

دعا کو آمین پر ختم کرنے کی اہمیت

حدیث ۲۷

وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ فَقَالَ بِآمِيْنَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِيْنَ فَقَدْ أَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِيْنَ وَأَبْشِرْ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت ابوزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک رات کو ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (چلتے تھے)، ایک شخص کے قریب پہنچ گئے جو خوب الحاح کر کے اچھی طرح دعا کر رہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اس کی دعا سنتے رہے، فرمایا کہ اس نے قبولیت کو واجب کر دیا اگر ختم کیا! حاضرین میں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کس چیز کے ساتھ ختم کرے؟ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آمین کے ساتھ (دعا) ختم کرے کیونکہ اس نے اگر آمین کے ساتھ (دعا) ختم کی تو اس نے (قبولیت اور جنت) واجب کر دی، جن صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا وہ اس دعا کرنے والے شخص کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ

اس نے ان کی خیانت کی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے[1]، دعا میں جمع متکلم کی ضمیر میں لائے مثلاً رَبَّنَآ اٰتِنَا اور رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا واحد متکلم کی ضمیر لائے جیسے رَبِّ اجْعَلْنِیْ کذا اس کو کسی عالم سے اچھی طرح سمجھ لو۔

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سورۃ الاعراف)

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔

اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

آپ فرما دیجیے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو تو اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

سورت حشر کے آخر میں اللہ جل شانہ نے اپنے چند اسماء ذکر فرما کر ارشاد فرمایا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

وہ معبود ہے پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے

---

[1] فی المشکوٰۃ ص۹۶ لا یؤم رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونهم فان فعل فقد خانهم الحدیث عزاه الی ابی داؤد والترمذی ۱۲

الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔

صورت بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں وہ سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ۔

اور احادیث شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى یاد کرنے کی اور ان کے واسطے سے دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے ۔

حدیث نمبر ۲۸

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِوَايَةً يَعْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ اسْمًا مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ - (رواہ البخاری)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں ۔ جو بھی کوئی شخص ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے (صحیح بخاری صہ ۹۴۹ ، ج ۲)

تشریح

یہ حدیث صحیح بخاری میں کتاب الدعوات کے ختم پر ہے اس میں اللہ جل شانہٗ کے ننانوے نام ہونا بیان فرمایا ہے صحیح مسلم میں بھی یہ روایت ہے اس میں مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فرمایا ہے حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اَحْصَاهَا اور حَفِظَهَا کا ایک ہی معنیٰ ہے مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے ننانوے ناموں کو ایک ایک کرکے خوب اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا ، حدیث کی شرح لکھنے والوں نے اس کے علاوہ بھی مطلب بتایا ہے سنن ترمذی میں بھی ابواب الدعوات میں یہ حدیث مروی ہے اس میں مذکورہ بالا مضمون

ختم کرنے کے بعد ننانویں ناموں کا بھی ذکر ہے ۔ اور وہ نام یہ ہیں :-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ نہایت مہربان	اَلرَّحِيْمُ بہت رحم والا	اَلْمَلِكُ بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب سے پاک	اَلسَّلٰمُ ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ امان دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ نگہبانی کرنے والا	اَلْعَزِيْزُ زبردست	اَلْجَبَّارُ خرابی کا درست کرنے والا	اَلْمُتَكَبِّرُ بہت بڑائی والا	اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا	اَلْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ بہت غلبہ والا	اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ بہت روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ بڑا فیصلہ کرنے والا
اَلْعَلِيْمُ بہت جاننے والا	اَلْقَابِضُ روزی وغیرہ تنگ کرنے والا	اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِيْعُ سننے والا	اَلْبَصِيْرُ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ اٹل فیصلہ والا	اَلْعَدْلُ بالکل صحیح انصاف کرنے والا	اَللَّطِيْفُ بھید دلوں کا جاننے والا
اَلْخَبِيْرُ پوری طرح خبر رکھنے والا	اَلْحَلِيْمُ بردبار	اَلْعَظِيْمُ عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ خوب گناہ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ قدردان تھوڑے عمل پر بہت دینے والا	اَلْعَلِىُّ بلند مرتبہ والا
اَلْكَبِيْرُ بہت بڑا	اَلْحَفِيْظُ حفاظت کرنیوالا	اَلْمُقِيْتُ خوراک پیدا کرنیوالا اور سب کو پہنچانے والا	اَلْحَسِيْبُ حساب کرنیوالا	اَلْجَلِيْلُ بڑی بزرگی والا	اَلْكَرِيْمُ بے مانگے عطا کرنیوالا

اَلرَّقِيْبُ نگراں	اَلْمُجِيْبُ دعاؤں کو قبول فرمانے والا	اَلْوَاسِعُ وسعت دینے والا	اَلْحَكِيْمُ بڑا حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ بڑی محبت والا	اَلْمَجِيْدُ بڑی بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ زندہ کرکے قبروں سے اٹھانے والا	اَلشَّهِيْدُ حاضر وموجود	اَلْحَقُّ اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت	اَلْوَكِيْلُ کام بنانے والا	اَلْقَوِيُّ قوت والا	اَلْمَتِيْنُ نہایت قوت والا
اَلْوَلِيُّ کارساز	اَلْحَمِيْدُ تعریف کا مستحق	اَلْمُحْصِيْ ہر چیز کا صحیح شمار رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا فرمانے والا	اَلْمُعِيْدُ دوسری بار پیدا فرمانے والا	اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا
اَلْمُمِيْتُ موت دینے والا	اَلْحَيُّ ہمیشہ زندہ	اَلْقَيُّوْمُ سب کی ہستی قائم رکھنے والا	اَلْوَاجِدُ بالفعل ہر کمال سے متصف	اَلْمَاجِدُ بزرگی والا	اَلْوَاحِدُ ایک
اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	اَلْاَوَّلُ سب سے اول
اَلْاٰخِرُ سب سے آخر	اَلظَّاهِرُ آشکارا	اَلْبَاطِنُ نہاں یعنی پوشیدہ	اَلْوَالِيْ پوری کائنات کا متولی	اَلْمُتَعَالِيْ مخلوق کی صفات سے برتر	اَلْبَرُّ بہت احسان
اَلتَّوَّابُ بہت توبہ قبول کرنے والا	اَلْمُنْتَقِمُ انتقام لینے والا	اَلْعَفُوُّ معاف فرمانے والا	اَلرَّءُوْفُ بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ ہر جہاں کا مالک	
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور بخشش والا		اَلْمُقْسِطُ بڑا انصاف والا	اَلْجَامِعُ سب کو جمع کرنے والا	اَلْغَنِيُّ سب سے بے نیاز	اَلْمُغْنِيْ دوسروں کو غنی بنانے والا

اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیْ	اَلْبَدِیْعُ
روکنے والا	نقصان پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا	سب کو روشن کرنے والا	ہدایت دینے والا	بلا مثال پیدا فرمانے والا
اَلْبَاقِیْ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ		
ہمیشہ رہنے والا	سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا	نیک راہ بتانے والا	تحمل اور ضبط کرنے والا		

حضرات محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ ننانوے اسمائے حسنیٰ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ارشاد فرمائے یا بعض رواۃِ حدیث نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کا تتبع کر کے ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور پھر حدیث کے ساتھ ملا کر روایت کر دی اور اس طرح سے حدیث میں ان اسماء کا ذکر مُدرج ہو گیا لیکن چونکہ ان اسماء میں سے اکثر تو ایسے ہیں جو قرآن مجید و حدیث میں بالتصریح مذکور ہیں اور بعض ایسے ہیں جو آیات و احادیث کے مضامین سے مستفاد ہوتے ہیں اس لئے ان کو یاد کر لینا اور دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کے طور پر پڑھ لینا انشاء اللہ قبولیتِ دعا کا ایک سبب اور وسیلہ ضرور ہے۔ علامہ سیوطی نے جامع صغیر میں بحوالہ حلیۃ الاولیاء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل کی ہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ اِنَّهٗ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّدْعُوْ بِهَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو صحیح بخاری کی روایت میں گزر چکا ہے البتہ اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ جو شخص ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔ علامہ حفنی کا حاشیہ جو جامع صغیر پر ہے اس میں یدعوبھا پر لکھا ہے ای بعد تلاوتها او قبل ذلك بان يقول اللهم انى اسئلك او اتوسل اليك باسمائك الحسنى كذا وكذا یعنی ان اسماء کو پڑھنے کے بعد دعا کرے یا پہلے یوں عرض کرے کہ اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے اسماء حسنیٰ کے ذریعے آپ کی جناب میں وسیلہ پکڑتا ہوں —— اس کے بعد ھو اللہ الذی سے

آخر تک ننانوے اسماء حسنیٰ پڑھ دے جو مع ترجمہ اوپر ہم نے لکھ دیئے ہیں۔

فائدہ

جو اسماء حسنیٰ یہاں ترمذی کی روایت میں ہیں دوسری روایت میں کچھ اسماء ان کے علاوہ بھی مروی ہیں۔ اس لئے محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا مقصود یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ صرف ننانوے میں منحصر ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ اسماء وہ ہیں جن کا یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری فالمراد الاخبار عن دخول الجنة باحصائها لا الاخبار بحصر الاسماء لہٰذا مذکورہ اسماء حسنیٰ کے علاوہ اور بھی اسماء حسنیٰ کسی حدیث کی کتاب سے منقول شدہ کسی جگہ ملیں تو اس کو حدیث بالا کی مخالفت نہ سمجھا جائے۔

حدیث نمبر ۲۰ کے آخر میں یہ جو فرمایا کہ اللہ وتر ہے وتر کو پسند فرماتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تنہا ہے اس کا کوئی جوڑا نہیں ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں اور افعال و کمالات میں بالکل یگانہ اور یکتا ہے اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ اس کے یکتا اور یگانہ ہونے کا اعتقاد رکھنا لازم ہے۔ بعض حضرات نے یحب الوتر کا یہ معنیٰ بتایا ہے کہ اسے بہت سے اعمال میں، طاق عدد پسند ہے، چنانچہ طواف میں سات چکر اور وضو و غسل میں تین تین بار دھونا اور میت کو تین یا پانچ کپڑوں کا کفن دینا مشروع فرمایا ہے۔ نمازیں پانچ فرض فرمائی ہیں، بعض نمازوں کی تین رکعات ہیں، آسمان و زمین سات سات پیدا فرمائے ہیں (از فتح الباری)

الاسم الاعظم

حدیث نمبر ۲۹

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَئَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ

اَلَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی۔

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب

ترجمہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا میں یہ کہتے ہوئے سُنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ	اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ	اس کا واسطہ دے کر کہ میں یہ گواہی
اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ	دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ	معبود نہیں ہے تو یکتا ہے بے نیاز
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ	ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور جو کسی
	سے نہیں جنا گیا اور جس کا ہمسر (وبرابر)
	کوئی بھی نہیں ہے۔

اس شخص کے یہ کلمات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے اور اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عنایت فرما دیتا ہے۔

(سنن ترمذی ص۱۰۵ ابواب الدعوات)

تشریح

متعدد روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے "اسم" نام اور "اعظم" سب سے بڑا یہ لفظی ترجمہ ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں اسم اعظم کے متعلق لمبی بحث کی ہے اور اس کے بارے میں کل ۱۴ مختلف اقوال نقل کئے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ جن روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے ان میں سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ راجح وہ روایت ہے جو حضرت بریدہؓ سے مروی ہے اور ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے (یہ روایت وہی ہے جو اوپر ہم نے لکھی ہے) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابوجعفر طبری اور ابوالحسن اشعری اور ابوحاتم ابن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہم نے فرمایا ہے کہ

جن روایات میں لفظ اسم اعظم وارد ہوا ہے۔ ان میں "اعظم" اپنے اسم تفضیل کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اعظم بمعنی عظیم ہے کیونکہ کسی نام کو اسم اعظم کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نام اس سے اعظم نہیں ہیں بلکہ اللہ کے سب نام اعظم ہیں اور یہ معنی لینے سے اعظم بمعنی عظیم ہو جاتا ہے ان حضرات کا یہ بھی فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء کی تفضیل بعض اسماء پر درست نہیں ہے اور جن روایات میں لفظ "اعظم" وارد ہوا ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ اس اسم کے ذریعہ دعا کرنے والے کو ثواب بہت زیادہ ملے گا۔ اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسم اعظم کے بارے میں چودہ اقوال نقل کئے ہیں ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ ان کو اسم اعظم کہنے کے بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔ کشف یا خواب یا ذاتی رائے سے ان کو اسم اعظم کہہ دیا گیا ہے اور بعض کے بارے میں روایات موجود ہیں جن میں سے بعض سند کے اعتبار سے صحیح اور بعض ضعیف ہیں اور بعض حسن ہیں اور بعض کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے اسم اعظم کی تعیین پر استدلال کرنے میں نظر ہے۔

اسم اعظم کے سلسلے میں علامہ سیوطیؒ کا مستقل رسالہ ہے جس میں انہوں نے "اسم اعظم" کے بارے میں چالیس اقوال جمع کئے ہیں۔ حضرت بریدہؓ کی مذکورہ روایت کے علاوہ دیگر روایات میں جن اسماء کو اسم اعظم فرمایا گیا ہے ہم ان کو بھی لکھ دیتے ہیں ان کے ذریعہ دعا کرنے کو بھی قبولیت کا ذریعہ بتایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس شخص نے بعد نماز یہ الفاظ ادا کئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ۔

اے اللہ بے شک میں آپ سے اس بات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ بلاشبہ آپکے لئے سب تعریف ہے کوئی معبود آپکے سوا نہیں ہے۔ آپ بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو بلا مثال پیدا فرمانے والے ہیں اے بزرگی اور بخشش والے۔ اے زندہ

اور اسے قائم رکھنے والے۔

یہ سن کر آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے اللہ سے اس کے اس بڑے نام کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ اس سے دعا کی جاتی ہے تو دعا قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعہ اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا فرما دیتا ہے۔[1] حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے۔

اول: وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

دوسری آل عمران کے بالکل شروع کی آیت یعنی الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ[2]

---

[1] لفظ ابی داود باسمه العظيم ولفظ الترمذی و ابن ماجه باسمه الاعظم ۱۲

[2] اخرجه ابوداود واللفظ له (كتاب الصلوٰة صنا۲) والترمذی فی الدعوات والنسائی باب الدعاء بعد الذكر وابن ماجه فی ابواب الدعاء و ليس عندهم لفظة الحنان وزاده فی الحصن وعزاه الى اصحاب السنن الاربع وابن حبان ومستدرك الحاكم وغيرهما وكذا زاده صاحب المشكوٰة وعزاه الى اصحاب السنن الاربع وراجعت المستدرك فاذا هو اخرجه اولاً عن حفص بن اخی انس عن انس بن مالكؓ وقال صحيح على شرط مسلم واقره الذهبی وليس فيه كلمة الحنان ولا لفظة المنان ثم اخرجه عن ابراهيم بن عبيد عن انسؓ ولم يتكلم عليه بشيء وزاد كلمة المنان دون لفظة الحنان فاحفظ ۱۲

[3] رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح قال الحافظ فی الفتح اخرجه اصحاب السنن الا النسائی وحسنه الترمذی وفی نسخة صحيح وفيه نظر لانه من رواية شهر بن حوشب اھ فالراوی عن شهر ايضاً ضعيف وهو عبيد الله بن ابی زياد القداح ضعفه ابن معين وغيره ۱۲

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ کا اسم اعظم ضرور تین سورتوں میں ہے اول سورۃ بقرہ دوم سورہ آل عمران سوم سورہ طٰہٰ[1] حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ (تینوں سورتوں میں جو مشترک چیز ہے) وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ اسی کو اسم اعظم بتایا ہے، سورہ بقرہ کے اندر آیۃ الکرسی میں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور سورہ آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور سورہ طٰہٰ میں وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ہے ان میں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مشترک ہے، لیکن دعا کرنے والے کو پورے جملے پڑھنے چاہئیں۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو اللہ کا وہ اسم اعظم نہ بتا دوں کہ جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرما دیتا ہے (پھر خود ہی فرمایا کہ وہ) یونس (علیہ السلام) کی دعا ہے جبکہ انہوں نے تین اندھیریوں میں اللہ کو پکارا (اور یہ پڑھا) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔[2]

دیگر اذکار

جن کلمات کے بارے میں اسم اعظم فرمایا ہے ان کے علاوہ بھی بعض کلمات ایسے وارد ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر دعا کرنا باعث قبولیت ہے۔

(۱) حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے جب کبھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے سنا آپ نے دعا کو ان کلمات سے ضرور شروع

---

[1] اخرجه الحاكم في المستدرك ولم يحكم هو عليه بالصحة وطواه الذهبي على غره ۱۲

[2] اخرجه الحاكم في المستدرك عن احمد بن عمرو بن بكر السكسكي عن ابيه عن محمد بن زيد عن سعيد بن المسيب عن سعد ۱۲

فرمایا۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ[1] (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بلند ہے (اور) بلند تر ہے (اور) خوب زیادہ دینے والا ہے)

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ فرماتے ہوئے سنا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (اے بزرگی والے اور بخشش کرنے والے) آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ تیری دعا قبول کرلی گئی لہٰذا سوال کرلے[2]

(۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، کہتا ہے اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جب کوئی شخص تین بار یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے) کہتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ بلاشبہ ارحم الراحمین نے تیری طرف توجہ فرمائی لہٰذا تو سوال کرلے[3]

(۴) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعہ دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[4]

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام چند دعائیں لے کر آئے اور کہا کہ جب دنیاوی امور میں کوئی مشکل پڑ جائے تو ان کلمات کو پہلے اپنی زبان مبارک سے ادا کیجئے پھر اپنی

---

[1] اخرجه الحاكم فى المستدرك ص ۴۹۰ ج ۱ وقال صحيح الاسناد واقره الذهبى ۱۲

[2] اخرجه الترمذى فى الدعوات وقال حديث حسن ۱۲

[3] رواه الحاكم كما فى الترغيب ۱۲

[4] رواه الطبرانى فى الكبير والاوسط باسناد حسن كما فى الترغيب ۱۲

حاجت کا سوال کیجئے (وہ کلمات یہ ہیں) يَا بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ بِكَ أُنْزِلُ حَاجَتِي وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا[1]

آدابِ دُعا ایک نظر میں

مذکورہ احادیث شریفہ سے دعا کے بعض آداب معلوم ہوئے، علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحصن الحصین میں تفصیل کے ساتھ دعا کے آداب جمع کئے ہیں، جو مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ہم ایک نظر میں آداب دعا نیچے لکھ رہے ہیں تاکہ بالاجمال ایک جگہ جمع شدہ ناظرین کے سامنے آجائیں۔

(۱) پاک وصاف ہونا (۲) باوضو ہونا (۳) پہلے اللہ کی حمد وثناء بیان کرنا اور اللہ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کا واسطہ دینا (۴) پھر درود شریف پڑھنا (۵) قبلہ رُخ ہونا (۶) خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور یہ یقین رکھنا کہ صرف اللہ جل شانہٗ ہی دعا قبول کرسکتا ہے (۷) کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کرنا یا دو چار رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا (۸) دعا کے لئے دو زانو ہوکر بیٹھنا (۹) دونوں ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا (دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہوں (۱۰) خشوع وخضوع کے ساتھ با ادب ہوکر دعا کرنا (پورے جسم سے ادب ظاہر ہو اور سارا جسم سراپا دعا اور طلب بن جائے (۱۱) دعا کرتے وقت عاجزی اور تذلل ظاہر کرنا (۱۲) دعا کرتے وقت حال اور قال سے (یعنی جسم اور جان سے اور زبان سے) مسکینی ظاہر کرنا اور آواز میں پستی ہونا (۱۳) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (۱۴) شاعرانہ تک بندی سے اور گانے کے طرز سے بچنا (۱۵) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام وصالحین کرام اور اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے دعا کرنا (۱۶) گناہوں کا اقرار کرنا۔

---

[1] رواه الأصبهاني وفي إسناده إسمٰعيل بن عياش وله شواهد كثيرة كذا في الترغيب.

(۱۷) خوب رغبت اور امید اور مضبوطی کے ساتھ جم کر اس یقین کے ساتھ دعا کرنا کہ ضرور قبول ہوگی (۱۸) دل حاضر کرکے دل کی گہرائی سے دعا کرنا (۱۹) بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو (۲۰) الحاح کے ساتھ یعنی خوب گڑگڑا کر ملچ کر اصرار کے ساتھ اللہ سے مانگنا (۲۱) کسی امر محال کی دعا نہ کرنا (۲۲) جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کے لئے (۲۳) جامع دعا ہونا یعنی ایسی دعا کو اختیار کرے جس کے الفاظ کم ہوں لیکن الفاظ کا معنوی عموم زیادہ ہو یعنی ایک دو لفظ میں چند الفاظ میں دنیا و آخرت کی بہت سی حاجتوں کا سوال ہوجائے (۲۴) قرآن و حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے ذریعہ دعائیں کرے ان کے الفاظ جامع بھی ہیں اور مبارک بھی (۲۵) اپنی ہر حاجت کا اللہ سے سوال کرے اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا بھی اللہ سے سوال کرے (۲۶) امام ہو تو صرف اپنے ہی لئے دعا نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی دعا میں شریک کرے واحد کے لفظ کے بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے (۲۷) دعا کے ختم سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے (۲۸) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے (۲۹) اور ختم پر آمین کہے (۳۰) اور بالکل آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرے۔[1]

یہ وہ آداب ہیں جن کا ہمیں دعا کرتے وقت لحاظ رکھنا چاہیے یوں اللہ کی بڑی شان ہے وہ بغیر رعایت آداب کے بھی دعا قبول فرما سکتا ہے اور ایک بہت بڑا ادب بلکہ قبولیت کی شرط یہ ہے کہ خوراک اور پوشاک میں حلال مال استعمال کرتا ہو، جو حرام مال استعمال کرتا ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تارک کی دعا قبول نہیں ہوتی، نیز قبولیت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ناامید ہو کر دعا کو چھوڑ نہ بیٹھے بہرحال دعا کرتا رہے اور تنگی ترشی اور سختی میں دعا قبول کرانا ہو تو آرام و راحت اور خوشی کے زمانہ میں کثرت سے دعا کیا کرے۔

---

[1] علامہ جزری نے الحصن الحصین اور عدۃ الحصن الحصین میں دعا کے آداب جمع کر دیئے ہیں اور اجمالی طور پر کتب حدیث کے حوالے بھی دیئے ہیں پھر علامہ شوکانیؒ نے تحفۃ الذاکرین میں ان حوالوں کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور وہ احادیث ذکر کی ہیں جن سے یہ آداب ثابت ہوتے ہیں

من شاء فلیراجع ۱۲ منہ

فائدہ

جب دعا کی قبولیت ظاہر ہو جائے تو ان الفاظ میں اللہ جل شانہٗ کا شکر ادا کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کے عزت وجلال کے سبب اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔

(حصن حصین عن المستدرک وابن السنی)

جو شخص ہر وقت تلاوت کلام اللہ میں لگا رہے اس کے لئے عنایاتِ رحمانی

حدیث نمبر ۳۰

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ أَعْطَيْتُهٗ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

رواه الترمذی وقال حسن غریب

ترجمہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو قرآن میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال کرنے میں مشغول کردے (یعنی قرآن مجید میں لگے رہنے کی وجہ سے اسے دوسرے اذکار کی اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہ ہو) میں اس کو سوال کرنے والوں سے بڑھ کر دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسی اللہ جل شانہٗ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

(سنن ترمذی ص ۱۵۱، ج ۲ قبیل ابواب القراءات)

تشریح

اس حدیث پاک میں تلاوت کلام اللہ کی عظمت اہمیت اور فضیلت بتائی گئی ہے۔
اللہ جل شانہٗ سے سوال کرنا اور مانگنا اور ضرورت کی چیزیں طلب کرنا بہت بڑی سعادت ہے اور دعا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وعید بھی وارد ہوئی ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کی مشغولیت دعا کی مشغولیت سے افضل اور اعلیٰ ہے اور وہ ہے تلاوت کلام اللہ میں لگنا۔ ایسے لوگ تو خال خال ہی ہیں جو اس قدر تلاوت کرتے ہوں کہ دعا مانگنے کی فرصت ہی نہ ملتی ہو۔ آج کل تلاوت کا ذوق ہی کہاں ہے جو کوئی اس قدر قرآن مجید پڑھے کہ رات دن میں کسی وقت بھی دعا کی فرصت نہ ملے۔ لیکن اگر کوئی سعادت مند بندہ ایسا ہو کہ نمازوں کو اہتمام کے ساتھ ادا کرتے ہوئے باقی وقت کو تلاوت ہی میں لگائے رکھے اور اسی کو زندگی کا مشغلہ بنائے رہے تو اس کے لئے یہ عظیم خوشخبری ہے کہ اللہ جل شانہٗ اس کو مانگنے والوں سے بڑھ کر عطا فرمائیں گے اور اس کو ایسے انعام واکرام سے نوازیں گے جو مانگنے والوں کو بھی میسر نہ ہوگا۔ تلاوت کلام اللہ کیا چیز ہے؟ درحقیقت یہ شہنشاہ حقیقی کی ہمکلامی ہے، جو شخص ہر وقت شاہی دربار میں حاضر رہے اور بادشاہ سے گفتگو کرنے میں ایسا انہماک ہو کہ اس کو اپنی ضرورت پیش کرنے کی فرصت ہی نہ ملے تو اس کو سوال کرنے کی اور بادشاہ سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کی حاجتوں کا بادشاہ کو خود خیال رہتا ہے، جب انعامات تقسیم ہوتے ہیں تو اپنے خصوصی درباریوں کا حصہ پہلے ہی محفوظ رکھ لیا جاتا ہے مانگنے والوں کو بہت کم اور درباریوں کو بہت زیادہ ملتا ہے، ہر وقت تلاوت کرنے والا چونکہ ہر وقت شہنشاہ حقیقی کی ہمکلامی میں لگا ہوا ہے اس لئے اس پر انعامات کی بے انتہا بارش ہوتی ہے، جو کچھ مانگنے والوں کو ملے گا اس سے کہیں زیادہ اس خصوصی تعلق والے کو ملے گا جو تلاوت کلام پاک میں ایسا منہمک ہے کہ اپنی حاجت پیش کرنے کی فرصت بھی نہیں پاتا۔ یہ حدیث ہم نے یہاں یہ بتانے کے لئے نقل کی ہے کہ تلاوت کی وجہ سے دعا مانگنے کی فرصت نہ ہونا بھی ایک قسم کی دعا ہی ہے اور سب سے بڑی دعا ہے مگر کوئی ایسا کرنے والا تو ہو، کوئی نا سمجھ اس کا یہ مطلب نہ لے کر دعا بھی نہ کرے اور تلاوت بھی نہ کرے یا معمولی سی تلاوت کر کے ترک دعا کا طریقہ اختیار کرے۔

درود شریف کی برکات

حدیث نمبر ۲۱

وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ ذَنْبُکَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ پر درود بھیجنے کی کثرت کرتا ہوں، آپ یہ ارشاد فرمائیے کہ (دوسرے اذکار کے مقابلہ میں) درود کی کتنی مقدار مقرر کروں، آپ نے فرمایا جتنی بھی چاہو مقرر کر لو میں نے عرض کیا اچھا تو چوتھائی (اوقات، درود کے لئے (اور باقی دوسرے اذکار کے لئے مقرر کر لیتا ہوں) آپ نے فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو پس اگر (چوتھائی سے زیادہ) کر لوگے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا آدھا وقت درود کے لئے اور باقی دوسرے اذکار کے لئے، مقرر کر لیتا ہوں، فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو، پس اگر (آدھے سے زیادہ) کر لوگے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا دو تہائی (وقت درود کے لئے اور باقی دوسرے اذکار کے لئے) مقرر کر لیتا ہوں، آپ نے فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو پس اگر دو تہائی سے زیادہ کر لوگے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا

(بس تو) سارے اوقات درود ہی کے لئے مقرر کرلیتا ہوں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا کروگے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہوں کا کفارہ کردیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۶ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث مبارک میں درود شریف کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ تفکرات کے دور کرنے اور گناہوں کے معاف کرانے میں درود شریف کو خاص دخل ہے جب حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کا تذکرہ کر کے سوال کیا کہ دیگر اذکار اور درود شریف میں کس نسبت سے کمی بیشی رہے اور اس بارے میں اول انہوں نے چوتھائی پھر تہائی پھر نصف پھر دو تہائی تجویز کرنے کے لئے عرض کیا تو ہر بار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ تمہاری خوشی ہے جس قدر چاہو مقرر کرلو لیکن درود کی مقدار جس قدر زیادہ کروگے تمہارے لئے بہتر ہوگا، جب آخر میں انہوں نے کہا کہ میں بس دیگر اذکار کے لئے جو وقت دے رہا تھا وہ بھی سب درود شریف میں لگاؤں گا، تو آپ نے فرمایا۔ ایسا کروگے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ حضور اقدس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا وہ عمل ہے جس کے بارے میں اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس عمل کو کرتا ہوں تم بھی کرو۔ سورۂ احزاب میں ارشاد ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی علیہ السلام) پھر ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو)

یہ اعزاز صرف سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اوّلاً اپنی طرف اور ثانیاً اپنی فرشتوں کی طرف کی، پھر مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم بھی درود بھیجو، یہ کتنی بڑی فضیلت ہے کہ اس عمل میں اللہ جل شانہٗ اور اس کے فرشتے مومنین کے ساتھ شریک ہیں، علماء نے لکھا ہے کہ "صلوٰۃ" ایک مشترک لفظ ہے، اس کے جو معنی جس کے لائق ہوں گے وہی مراد ہوں گے۔ اللہ جل شانہٗ کے صلوٰۃ بھیجنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی فرشتوں کے سامنے تعریف وتوصیف فرماتے ہیں اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے آپ کے لئے مزید اعزاز واکرام کی اللہ جل شانہٗ سے دعا کرتے ہیں اور مومنین کا صلوٰۃ بھیجنا بھی آپ کے لئے دعا کرنا ہے کہ اے اللہ آپ کو اور زیادہ مراتب عالی عطا فرما۔ بیان القرآن میں لکھا ہے کہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ سے رحمت خاصہ مراد ہے جو آپ کے شان عالی کے مناسب ہو اور فرشتوں کا رحمت بھیجنا اور اسی طرح جس رحمت کے بھیجنے کا ہم کو حکم ہے اس سے مراد اسی رحمت خاصہ کی دعا کرنا ہے اور اسی کو ہمارے محاورہ میں درود کہتے ہیں چونکہ صلوٰۃ علی النبیؐ ایک بہت مبارک عمل ہے اس لئے اس میں مشغول ہونے والے کے لئے بہت بڑی بشارتیں ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور اس کے دس درجات بلند ہوں گے (حصن)

جب کوئی بندہ بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرتا ہے کہ " اے اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج " تو اس میں اول تو اس بات کا اقرار ہے کہ مجھ پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بڑے بڑے احسانات ہیں، اور میں آپ کے لئے کوئی تحفہ نہیں بھیج سکتا جو لائق کمال شکر ہو پھر اللہ جل شانہٗ کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اے اللہ تو ہی اُن پر اپنی رحمت کی بارشیں برسا اور ان کو مزید اکرام واعزاز اور توصیف وثنا ر سے نواز دے اللہ جل شانہٗ تو خود ہی اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں پھر بندوں میں سے جو شخص اللہ پاک سے آپ کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی صاحب اولاد سے کہے کہ آپ اپنے بچوں کے لئے عید پر عمدہ کپڑے بنائے، بچوں والا تو خود ہی اپنے بچوں کے لئے لباس و پوشاک کا انتظام کرتا ہے اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے لیکن اس شخص کے کہنے سے اس کے دل میں قدر ہوگی کہ دیکھو ہماری اولاد کے لئے فکر مند ہے، اسی طرح سمجھ لو کہ جب کوئی شخص محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے خدائے پاک کی جناب عالی میں رحمت کی دعا پیش کرے گا تو اللہ کا مقبول اور محبوب بندہ بنے گا۔ اللہ جل شانہٗ خود اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجتے ہیں لیکن کے باوجود بندہ کا یہ سوال کرنا کہ اے اللہ پاک آپ اپنے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہی رہیں، بارگاہ خداوندی

میں اس کی حیثیت بڑھنے کا سبب ہوگا اور مقبولین بارگاہ میں شمار ہوگا، پھر یہ دعائے غائب للغائب میں بھی آتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ تجھے بھی ایسا انعام ملے جیسا تو نے اپنے بھائی کے لئے طلب کیا ہے۔[1] پس درود شریف کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنے میں دعا مانگنے والے کے لئے بارگاہِ خداوندی کی مقبولیت اور محبوبیت بھی ہے اور فرشتہ کی دعا کا استحقاق بھی ہے جو باعثِ رحمت ہے، پس جو بندہ جس قدر درود شریف پڑھے گا محبوب بارگاہ خداوندی ہوگا اور مستحق رحمت ہو گا، ساتھ ہی اس کے درجات بلند ہوں گے اور گناہ معاف ہوں گے ایسی صورت میں یہ ارشاد بالکل سمجھ میں آجاتا ہے کہ تمام اوقات درود ہی میں خرچ کروگے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے اور گناہوں کی بخشش ہو جائے گی، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود پڑھے اور اس قدر پڑھے کہ دوسرے کسی وظیفہ کی فرصت ہی نہ ملے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید کی تلاوت میں تمام اوقات خرچ کرنے پر اللہ جل شانہٗ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو وہ کچھ دوں گا جو سوال کرنے والوں کی عطایا سے بڑھ کر ہو گا اور درود شریف کے بارے میں یہ فرمایا کہ جو شخص تمام اوقات کا وظیفہ درود ہی کو بنالے اس کے افکار دور ہوں گے اور گناہ معاف ہوں گے اور استغفار کے بارے میں بھی فرمایا کہ جو شخص اس کو لازم پکڑے یعنی اسی میں لگا رہے اللہ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر فکر سے چھٹکارہ نصیب فرمائیں گے اور اس کو وہاں سے رزق دیں گے جہاں سے ملنے کا اس کو خیال بھی نہ ہوگا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ ننانوے مرضوں کی دوا ہے جن میں سب سے سہل (یعنی کمتر) تفکرات ہیں کوئی نا سمجھ آدمی شاید ان باتوں میں تعارض (یعنی ایک دوسرے کی مخالفت) سمجھے لیکن درحقیقت یہ کوئی تعارض نہیں کیونکہ ان چیزوں کے بلا شبہ وہ اثرات اور نتائج اور فوائد ضرور ہیں جن کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۴

عمل کرنے والا جس کو بھی اختیار کرے گا مالا مال ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے فوائد بتا دیئے جو بالکل حق ہیں اور عمل آپ کا یہ تھا کہ آپ تلاوت بھی فرماتے تھے، استغفار بھی کرتے تھے دعا بھی کرتے تھے دیگر اذکار بھی پڑھتے تھے۔ اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے کہ ان سب چیزوں میں لگے تو یہ بہت ہی مبارک ہے اور بندوں کے مختلف احوال کے اعتبار سے بھی اعمال کی کثرت وقلت میں فرق ہو سکتا ہے، مثلاً حافظ قرآن کو کثرت تلاوت کی توفیق زیادہ ہے چلتے پھرتے، آتے جاتے، سفر وحضر میں اس کے لئے تلاوت کا موقعہ بہت ہے اور جس نے زندگی میں گناہ بہت کئے ہوں اس کو استغفار کی کثرت کی ضرورت ہے اور جمعہ کے دن کثرت درود کی فضیلت اور ترغیب آئی ہے اس دن اس پر عمل کیا جائے، مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ مدینہ منورہ کے سفر اور قیام مدینہ منورہ میں درود شریف کی کثرت کے لئے تاکید فرماتے تھے، بات اصل یہ ہے کہ لگا رہے جو کچھ ملے گا کرنے سے ملے گا غفلت سے کچھ نہیں ملتا، خوب سمجھ لو تلاوت میں لگا رہے یا درود میں مشغول رہے یہ سب دُعا ہی ہے۔

باب چہارم

کن لوگوں کی دُعا زیادہ قابلِ قبول ہوتی ہے

چوتھا باب

اس باب میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کی دعا، قبول ہونے کا خصوصی وعدہ فرمایا ہے

حدیث نمبر ۲۲

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلصَّآئِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ۔

(رواه الترمذی)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کی دعاء رد نہیں کی جاتی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) (۱) روزہ دار کی دعا جس وقت وہ افطار کرتا ہے (۲) امام عادل یعنی وہ مسلمان جس کو اقتدار اعلیٰ نصیب ہو اور شریعت کے مطابق چلتا ہو اور سب کے ساتھ انصاف کرتا ہو (۳) اور مظلوم کی دعا کو اللہ جل شانہٗ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار عالم جل مجدہٗ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں ضرور ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ وقت (گزرنے) کے بعد ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۵ از ترمذی)

حدیث نمبر ۳۱

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ

(رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین دعائیں مقبول ہیں۔ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے (۱) والد کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۵ از ترمذی وابوداؤد)

حدیث نمبر ۳۲

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعْوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَہُنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی یَنْتَصِرَ وَدَعْوَۃُ الْحَاجِّ حَتّٰی یَصْدُرَ وَدَعْوَۃُ الْمُجَاہِدِ حَتّٰی یَقْعُدَ وَدَعْوَۃُ الْمَرِیْضِ حَتّٰی یَبْرَءَ وَدَعْوَۃُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ ہٰذِہِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ الْاَخِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ۔

(رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ دعائیں ضرور، قبول کی جاتی ہیں (۱) مظلوم کی دعا جب تک بدلہ نہ لے (۲) حج کے سفر پر جانے والے کی دعا جب تک گھر واپس نہ آجائے (۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک لوٹ کر گھر نہ پہنچے (۴) مریض کی دعا جب تک اچھا نہ ہو جائے (۵) ایک مسلمان بھائی کی دعا دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے، پھر فرمایا کہ ان دعاؤں میں سب سے زیادہ جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۱۹۶ از بیہقی فی الدعوات الکبیر)

مذکورہ بالا تینوں حدیثوں سے ایسے لوگوں کی فہرست معلوم ہوئی جن کی دعا قبول ہونے کا خاص وعدہ ہے، ہم ہر ایک کے متعلق علیحدہ علیحدہ تشریح کرتے ہیں۔

روزہ دار کی دعا

افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے یہ وقت اگرچہ بھوک و پیاس کے بعد کھانے پینے کے لئے نفس کے شدید تقاضے کا ہوتا ہے لیکن چونکہ مومن بندہ نے خداوند قدوس کے ایک فریضہ کو انجام دیا ہے اور اس کی خوشنودی کے لئے بھوک پیاس برداشت کی ہے اس لئے اس عظیم الشان عبادت کے خاتمہ پر بندہ کو یہ مقام دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس وقت دعا کرے تو ضرور قبول کی جائے طبیعت کی بے چینی اور کھانے پینے کے لئے نفس کی شدید رغبت کی وجہ سے اکثر لوگ اس وقت دعا کرنا بھول جاتے ہیں، اگر افطار سے ایک دو منٹ پہلے خلوص دل کے ساتھ دعا کی جائے تو انشاء اللہ ضرور ہی قبول ہو گی۔ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دنیا و آخرت کی جو حاجت چاہے اللہ پاک سے مانگے۔ کتب حدیث میں اس موقع کے لئے جو دعائیں آئی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد)

اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے دیئے ہوئے رزق پر افطار کیا۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ (حصن حصین)

اے اللہ آپ کی اس رحمت کے وسیلہ سے جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے گناہ معاف فرمائیں۔

امام عادل

حدیث شریف میں یہ بھی فرمایا کہ امام عادل کی دعا قبول ہوتی ہے امام پیشوا کو کہتے ہیں اور عادل انصاف کرنے والے کو، جس مسلمان کو اقتدار اعلیٰ مل جائے اور وہ انصاف کے ساتھ شریعت کے مطابق عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے اُسے امام عادل کہا جاتا ہے۔ امام عادل کی بڑی فضیلت ہے اور فضیلت کی وجہ یہی ہے کہ وہ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے ظلم نہیں کرتا اور گناہوں سے بچتا ہے اور اللہ پاک سے ڈرتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (اور لوگ دھوپ اور گرمی کی وجہ سے سخت پریشانی میں ہوں گے) اس وقت حق تعالیٰ شانہٗ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دیں گے، ان آدمیوں میں ایک امام عادل بھی ہے[1] امام عادل کی یہ بھی فضیلت ہے کہ وہ جو دعا کرے گا بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگی۔

معلوم ہوا کہ صاحب اقتدار ہونا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے اپنے حُسنِ اخلاق اور نیک اعمال کی وجہ سے اللہ کا محبوب اور مقبول بندہ بن سکتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی خرابی بُرے اعمال سے اور مخلوق پر ظلم و ستم کرنے سے سامنے آتی ہے آج کل اقتدار حاصل ہو جاتے تو اچھے خاصے نیک آدمی بدترین آدمی بن جاتے ہیں جب اقتدار ہی مقصود رہ جاتا ہے تو حلال حرام کی تمیز نہیں رہتی، مخلوق پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے ہیں تاکہ اقتدار کو ٹھیس نہ لگے بلکہ جن سے اقتدار کو خطرہ ہو ان کو قتل کرانے تک دریغ نہیں کیا جاتا اور اس طرح سے صاحب اقتدار اللہ کے نزدیک اور بندوں کے نزدیک سب سے زیادہ بُرا اور مبغوض انسان بن جاتا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح ۱۲

مظلوم

جس شخص پر کسی طرح کا کوئی ظلم کیا جائے اُسے مظلوم کہتے ہیں۔ مظلوم کی بد دعا ظالم کے بارے میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا سے بچو (اس لئے کہ وہ ضرور قبول ہوگی) کیونکہ مظلوم حق تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ شانہٗ کسی حق والے کے حق نہیں روکتے (بیہقی فی شعب الایمان)

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا عامل (یعنی گورنر) بنا کر بھیجا تو چند نصیحتیں فرمائیں ان میں سے ایک یہ نصیحت تھی۔

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

یعنی مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

(بخاری و مسلم)

پردہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ضرور قبول ہوگی۔ اس کی قبولیت کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں اسی مضمون کو حدیث ۲۲ میں اس طرح بیان فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا کو اللہ جل شانہٗ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

البتہ یہ ضروری نہیں کہ مظلوم کی بد دعا ہمیشہ ہی جلد سے جلد قبول ہو جائے بعض مرتبہ حکمت الٰہیہ کا تقاضا ہوتا ہے کہ دیر سے قبول ہو اسی لئے حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہو۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جس مظلوم کی بد دعا لگے وہ نیک آدمی یا مسلمان ہی ہو چونکہ اس کی دعا کی مقبولیت کی وجہ اس کی مظلومیت ہے اس لئے مظلوم اگر فاجر، فاسق اور بڑا گنہگار ہو بلکہ اگر کافر ہی ہو تب بھی اس کی بد دعا ظالم کے حق میں قبول ہو جاتی ہے اسی لئے روایات حدیث میں "وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا" اور "وَلَوْ كَانَ كَافِرًا" کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں (حصن حصین)

بہت لوگ جن کو مال و دولت یا عہدہ کی وجہ سے کوئی بڑائی حاصل ہو جاتی ہے بات بات میں لوگوں کو مارتے پیٹتے ہیں، طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ مال چھین لیتے ہیں، غنڈوں سے پٹوا دیتے ہیں بلکہ قتل تک کروا دیتے ہیں۔ کچھ دن تو ان کی زندگی مال اور عہدہ کے ساتھ گزر جاتی ہے لیکن جب کسی مظلوم کی بد دعا اثر کر جاتی ہے تو مصیبتوں میں پھنس جاتے ہیں اور طرح طرح کی تدبیریں سوچتے ہیں لیکن کوئی کارگر نہیں ہوتی، کیونکہ کسی مظلوم کی بد دعا جو ان کے حق میں قبول ہو جاتی ہے وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ ظالم ظلم کر کے بھول جاتا ہے اور اُسے پتہ بھی نہیں ہوتا کہ میں نے کس کس کو ستایا اور دکھ پہنچایا ہے اور اگر مظلوم یاد آ جائے اور اس سے معافی مانگنے کا ارادہ کرے تو اب مظلوم کا پتہ نہیں چلتا، ہوشیار بندے وہی ہیں جو کسی پر کسی طرح کی جانی اور مالی کوئی ظلم نہیں کرتے، اللہ پاک اپنے حقوق کو معاف فرما دیتا ہے لیکن اس کے کسی بندہ پر کسی طرح کا کوئی ظلم کر دے تو اس کی معافی اسی وقت ہوگی جبکہ وہ مظلوم معاف کرے۔

بعض کتابوں میں یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک غریب آدمی مچھلی لیے جا رہا تھا ایک سپاہی نے اس کی مچھلی چھین لی اور گھر لے جا کر جب مچھلی بنانے لگا تو اس کا ایک کانٹا انگوٹھے میں لگ گیا، انگوٹھے میں ہلکا سا زخم ہوا، پھر زخم بڑھا حتیٰ کہ انگوٹھا سڑنے لگا بہت علاج کیا کوئی فائدہ نہ ہوا، بالآخر انگوٹھا کٹوا دیا اس کے بعد ہتھیلی اور انگلیوں میں زخم پیدا ہو گیا جب کسی طرح کے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا تو پہنچے سے ہاتھ کٹوا دیا تاکہ آگے سے ہاتھ محفوظ رہ جائے۔ لیکن پھر پہنچے کے اوپر زخم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ آگے بھی کٹوانے کی ضرورت ہو گئی۔ اللہ جل شانہٗ کے ایک بندے کو یہ حال معلوم ہوا تو اس نے کہا کب تک تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا ہاتھ کٹواتا رہے گا مظلوم سے معافی مانگ تاکہ اس مصیبت سے نجات ہو بالآخر مچھلی والے کو تلاش کیا اور اس سے معافی مانگی، اس نے معاف کیا تو مصیبت دور ہوئی ظلم بہت بدترین چیز ہے دنیا میں بھی وبال ہے اور آخرت میں بھی، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ (بخاری) یعنی ظلم قیامت کے دن اندھیریاں بن کر سامنے آئے گا۔

ظلم کا وبال انسانوں ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ جانور تک اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ظالم کے ظلم کی وجہ سے حُبارٰی

پرندہ تک اپنے گھونسلہ میں دُبلا ہو کر مر جاتا ہے (مشکوٰۃ) کیونکہ ظلم کی وجہ سے اللہ کی جانب سے بارش روک لی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے زمین کی سرسبزی ختم ہو جاتی ہے اور چرند پرند بے آب و گیاہ بھوکے پیاسے مر جاتے ہیں۔

والد

والد کی دعا بھی اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے اور اسی طرح والدہ کی دعا بھی اولاد کے حق میں تیزی کے ساتھ اثر کرتی ہے والدین کی دعا ہمیشہ لیتے رہنا چاہیئے ان کی بد دعا سے ہمیشہ پرہیز کرے محبت اور مامتا کی وجہ سے اکثر ماں باپ بددعا نہیں کرتے اگرچہ انہیں اولاد کی جانب سے تکلیف پہنچے، لیکن بعض مرتبہ اولاد کی جانب سے ماں یا باپ کا دل زیادہ دکھ جاتا ہے تو بلا اختیار منہ سے بددعا نکل جاتی ہے پھر یہ بددعا اپنا اثر کرکے چھوڑتی ہے جہاں تک ممکن ہو ماں باپ کو کبھی ناراض نہ کریں اور تکلیف نہ دیں جان سے اور مال سے ان کی خدمت کرتے رہیں اگر کسی وجہ سے ان سے علیحدہ بھی رہنے لگو تب بھی ان کے پاس آتے جاتے رہو اور خیر خبر رکھو۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے[1] (ترمذی)

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا بُرا ہو اس کا بُرا ہو اس کا بُرا ہو عرض کیا گیا کس کا بُرا ہو یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا (مسلم) یعنی ان کی خدمت کرکے اور انہیں خوش رکھ کر جنت کا مستحق نہ بنا۔

ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھیں ان کی نافرمانی نہ کریں کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ ماں باپ کو ستانے کا وبال دنیا میں ضرور سامنے آتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے سوائے ماں باپ کے ستانے کے کہ اس کی سزا موت سے پہلے دنیا میں دے دی جاتی ہے۔

---

[1] ماں باپ کے حقوق جاننے کے لئے مؤلف کی کتاب "حقوق الوالدین" کا مطالعہ فرمائیں ۱۲

(بیہقی فی شعب الایمان)

اگر ماں باپ کی جانب سے کسی اولاد پر کبھی کوئی زیادتی ہو جائے تو اس کو برداشت کرے اور ان کی بے ادبی نہ کرے۔ آگے پیچھے کوئی الفاظ خراب کم ان کی شان میں نہ بولے اگر ماں باپ کی وفات ہو گئی اور زندگی میں انہیں تکلیف دی تھی تو ان کے لئے برابر دعا و استغفار کرتے رہے۔ ایسا کرنے سے اللہ جل شانہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے (بیہقی فی شعب الایمان)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والا شخص اپنے والدین کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتے ہیں صحابہ نے عرض کیا اگرچہ روزانہ سو مرتبہ نظر کرے؟ آپ نے فرمایا! ہاں اللہ سب سے بڑا ہے اور (ہر طرح کی کمی اور کوتاہی سے) پاک ہے (بیہقی فی شعب الایمان)

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حصن حصین میں ان لوگوں کی فہرست لکھی ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ان میں انہوں نے ایسے شخص کو بھی شامل کیا ہے۔ جو والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہو، جب بندہ ماں باپ کی خدمت میں جان و مال لگا دیتا ہے اور خود دکھ تکلیف برداشت کر کے ان کو آرام پہنچاتا ہے تو اس کی دعا میں مقبولیت کی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے یہ توفیق دی ہو اپنے لئے اور والدین کے لئے اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعا سے دریغ نہ کریں۔

مسافر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو بھی ان لوگوں میں شمار فرمایا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مسافر گھر بار سے دور ہوتا ہے آرام نہ ملنے کی وجہ سے مجبور اور پریشان ہوتا ہے جب اپنی بے بسی اور بے کسی اور حاجتمندی کی وجہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی اخلاص بھری دعا، رد نہیں ہوتی اس کی دعا چونکہ صدق دل سے ہوتی ہے اس لئے ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

جو شخص حج و عمرہ کے سفر میں ہو

جو حج کے لئے روانہ ہوا ہو یا عمرہ کے سفر میں نکلا ہو اس کی دعا مقبول ہونے کا وعدہ بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ (رواہ النسائی و ابن ماجہ)

یعنی حج وغیرہ کے مسافر بارگاہ خداوندی کے خصوصی مہمان ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو قبول فرمائے اور اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کی بخشش فرما دے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رواہ احمد)

یعنی جب تو ایسے شخص سے ملاقات کرے جو حج کے لئے روانہ ہو تو اسے سلام کر اور اس سے مصافحہ کر، اور اس سے درخواست کر کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے پہلے تیرے لئے استغفار کرے (یعنی اللہ تعالیٰ سے تیری مغفرت کا سوال کرے) کیونکہ وہ بخشا بخشایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ۔ (مستدرک حاکم)

یعنی اے اللہ تو حج کرنے والے کی مغفرت فرما اور حج کرنے والا جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرنے والے کی سفارش ۴۰۰ گھرانوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ اس کے گھرانے کے ۴۰۰ آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے۔ راوی کو شک ہے (الترغیب)

حج اور عمرہ کے لئے جو شخص گھر سے نکلا ہوا ہو اللہ پاک کے نزدیک اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن افسوس ہے کہ آج کل حج و عمرہ کے مسافر اپنی قدر خود ہی نہیں پہچانتے۔ ایک حج ادا کرتے ہیں اور سفر میں بہت سی فرض نمازیں چھوڑ دیتے ہیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ گانے سنتے ہیں حرم شریف کی حاضری کم سے کم دیتے ہیں۔ بازاروں میں سامان خریدتے پھرتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے بھی خوب ہیں جس کی قرآن شریف میں خصوصی ممانعت وارد ہوئی ہے اور عورتیں تو بہت ہی غضب کرتی ہیں۔ بالکل بے پردہ ہو کر نامحرم مردوں کے سامنے گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ جہاز میں داخل ہوتے ہی بڑی بڑی پردہ والی عورتیں برقعہ اتار کر رکھ دیتی ہیں اور واپس ہونے تک برقعہ نہیں اوڑھتی ہیں سر اور چہرہ اور سینہ خوب آزادی کے ساتھ مردوں کو دکھاتی رہتی ہیں بلکہ اپنی جہالت سے سفر حج میں پردہ کرنے کو گویا گناہ سمجھتی ہیں جہالت سے خدا بچائے۔ ایک نیک کام کے لئے نکلیں اور راستہ بھر گناہ کرتی رہیں یہ بڑی حماقت کی بات ہے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہے لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ (بیہقی فی شعب الایمان) یعنی اللہ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس کی طرف جس کو (اس کے اختیار سے) دیکھا جائے مطلب یہ ہے کہ مرد ہو یا عورت اُسے جو ستر چھپانے اور پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی خلاف ورزی دیکھنے والا کرے گا تو لعنت کا کام کرے گا جو اپنے اختیار سے دکھائے وہ بھی لعنت کا کام کرے گا جو عورتیں نامحرموں کے سامنے بے پردہ ہوتی ہیں اور اس کا موقع دیتی ہیں کہ کوئی انہیں دیکھے وہ اپنے آپ کو لعنت کے لئے پیش کرتی ہیں۔ بے پردگی کے علاوہ ریاکاری کا جذبہ حج اور عمرہ کو کھا جاتا ہے ثواب تو کیا ملتا حج اور عمرہ کرنے والے الٹے ریاکاری کے گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں حج کو جاتے وقت ریاکاری، واپس ہو کر دکھاوا، جو استقبال نہ کرے اس سے ناراضگی، نام کے ساتھ حاجی لکھنے اور بولنے کا اہتمام

تک سے آتے ہی فرم کا پرانا نام بدل کر حاجی کے لفظ کا اضافہ کرنا جو حاجی نہ کہے اس سے جھگڑنا یہ سب ریاکاری اور خود پسندی کے دھندے ہیں ان سے اللہ بچائے۔

مجاہد

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا اس کی جہاں اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوتی ہے، چونکہ یہ شخص اللہ کی راہ میں جان ومال کی قربانی دینے کے لئے نکل کھڑا ہوا اس لئے اپنے اخلاص اور صدق نیت کی وجہ سے اس قابل ہوگیا کہ اس کی درخواست رد نہ کی جائے جب مجاہد دعا کرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ اس کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔

مریض

مریض بھی ان لوگوں میں سے ہے جن کی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ سے سوال تو ہمیشہ عافیت ہی کا کرنا چاہیئے، لیکن اگر بیماری آجائے تو اس کو بھی صبر وشکر کے ساتھ برداشت کرے جب مومن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اول تو بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ دوسرے تندرستی میں جو عبادت کرتا تھا اس سب کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔ تیسرے اس کی دعا کی حیثیت بہت بڑھ جاتی ہے اور ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لئے کہو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح سے ہے۔

(ابن ماجہ عن عمرؓ)

مریض اپنی تکلیف میں اور کچھ نہیں کر سکتا تو اللہ کے ذکر میں تو مشغول رہ ہی سکتا ہے اور اپنے لئے اور اپنے اعزہ واقرباء اور احباب واصحاب کے لئے خوب دعائیں کر سکتا ہے مومن کی بیماری بھی نعمت ہے مگر کوئی اپنی حیثیت تو پہچانے اور نعمت کو نعمت تو جانے قرآن وحدیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو نہ ایمان کی قیمت معلوم ہے نہ مومن کی حیثیت کا پتہ ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ علم دے اور سمجھ دے۔

مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرنا

اپنے لئے تو دعا کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی خصوصی اور عمومی دعا کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کے لئے عام طریقہ پر بھی دعا کریں اور اپنے والدین اور دور و قریب کے رشتہ دار، بہن بھائی۔ چچا، ماموں، خالہ وغیرہ اور ملنے جلنے والوں، پاس کے اٹھنے والوں، اپنے محسنوں، اور استاذوں کو خاص طور پر دعا میں یاد رکھنا چاہیئے، دعا کے لئے کوئی کہے یا نہ کہے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دعا کرتے رہیں اس میں اپنا بھی فائدہ ہے۔
ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پیٹھ پیچھے مسلمان بھائی کی دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ بھائی کے حق میں جو تو نے دعا کی ہے، تیرے لئے بھی اس جیسی (نعمت اور دولت کی خوشخبری ہے (رواہ مسلم)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سب دعاؤں سے بڑھ کر جلد سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی دعا غائب کے لئے ہو (ترمذی) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ دعا ریاکاری سے بعید ہوتی ہے اور محض خلوص محبت کی بنیاد پر کسی کے لئے پیٹھ پیچھے جو دعا کی جاتی ہے اس میں اخلاص بھی بہت ہوتا ہے چونکہ غائب کے لئے غائب کی دعا بڑی تیزی کے ساتھ قبول ہوتی ہے اس لئے دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے (ابوداؤد) سلف کا یہ معمول رہا ہے ایک دوسرے سے دعا کی درخواست کرتے تھے اور اہل اللہ اب بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس سے درخواست کی جائے اس کو چاہیئے کہ درخواست رد نہ کرے خاص اس وقت بھی دعا کر دے جس وقت دعا کے لئے کہا جائے اور بعد میں بھی دعا کر دیا کرے۔ حدیث نمبر ۱۳ میں گزر چکا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کے سفر پر جانے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا کہ بھیا ہم کو (بھی) دعا میں شریک کر لینا اور ہم کو مت بھولنا۔

فائدہ

جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر اس کے لئے دعا کرے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا (ترمذی) غالباً اس تعلیم میں یہ حکمت ہے کہ انسان کو اپنی حاجت مندی کا زیادہ احساس ہوتا ہے لہٰذا اپنے لئے زیادہ اخلاص اور توجہ سے دعا کرتا ہے پس جب اپنے لئے دعا کرے گا اور اس کے بعد ہی دوسرے کے لئے دعا کرے گا تو وہ دعا بھی اخلاص اور پوری توجہ کے ساتھ ہوگی۔

مضطر

علامہ جزری نے حصن حصین میں مضطر کو بھی ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ مضطر اس کو کہا جاتا ہے جو کسی وجہ سے مجبور اور پریشان حال ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ

(سورۃ النمل)

بتاؤ کیا (معبودان باطل بہتر ہیں یا اللہ بہتر ہے) جو بیقرار آدمی کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اس کو پکارے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف بناتا ہے۔ کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟ (نہیں) تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

جب انسان مجبور اور بے کس و بے بس ہوتا ہے تو اس کی نظر سیدھی اللہ تعالیٰ پر پہنچتی ہے، ہر طرف سے امید ختم ہو جاتی ہے اور صدق دل سے اللہ جل شانہٗ کے حضور میں درخواست کرتا ہے کہ میری مصیبت دور ہو اور بے چینی و بیقراری ختم ہو چونکہ اس موقعہ پر انسان ظاہر و باطن سے اللہ پاک کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور یہ یقین کر لیتا ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے علاوہ میرا کوئی نہیں جو اس وقت کی بے چینی اور ظاہری باطنی دکھ تکلیف رفع کر سکے اس لئے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، ایسے موقعہ پر دعا سے کبھی غافل نہ ہو خلوص دل سے اللہ پاک سے رحم کی درخواست کرے۔ تفسیر ابن کثیر میں بحوالہ حافظ ابن عساکر ایک ایسے شخص کا قصہ نقل کیا ہے

جو کرایہ پر مسافروں کو اپنی سواری پر لے جاتا تھا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص میری سواری پر سوار ہوا، میں اور وہ سفر کر رہے تھے کہ وہ جنگل میں ایک موڑ پر پہنچ کر کہنے لگا کہ ادھر کو چلو اس راستہ سے مسافروں کی آمد و رفت نہ تھی میں نے کہا مجھے اس راستے سے واقفیت نہیں ہے، کہنے لگا یہ قریب کا راستہ ہے ادھر سے چلنا چاہیے، میں اسی راستہ پر چل دیا وہ بھی میرے ساتھ تھا، چلتے چلتے ایک جنگل بیابان اور لق و دق میدان میں پہنچے جہاں ایک گہری وادی تھی اور وہاں بہت سے مقتول پڑے ہوئے تھے، وہاں پہنچ کر وہ کہنے لگا کہ خچر کو ذرا روک میں اترنا چاہتا ہوں، خچر رکتے ہی وہ شخص اتر پڑا اور اس نے چھری نکال اور مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا، میں اس کے سامنے سے بھاگ گیا اس نے پیچھا کیا، میں نے اس کو اللہ کی قسم دلائی اور اس سے کہا کہ میری جان چھوڑ دے اور خچر تمام اسباب کے ساتھ تو لے لے وہ کہنے لگا کہ یہ چیزیں تو میری ہو ہی چکی ہیں، میں تو تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرایا اور قتل مسلم کی سزا یاد دلائی اس نے ایک نہ مانی اور قتل کرنے پر اصرار کرتا رہا۔ جب میں نے یہ ماجرا دیکھا اور اپنے کو عاجز سمجھ لیا تو میں نے کہا کہ اتنی مہلت تو دے دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، کہنے لگا اچھا جلدی سے پڑھ لے، میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا، میں نماز میں قرآن پڑھنا چاہتا تھا تو ایک حرف بھی زبان پر نہ آتا تھا، میں بالکل حیران کھڑا تھا کہ کیا کروں اور ادھر وہ تقاضا کر رہا تھا کہ جلدی فارغ ہو، میں اسی حال میں تھا کہ اللہ جل شانہ نے میری زبان پر یہ آیت جاری فرما دی اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ جس کا ترجمہ ابھی گزر چکا ہے، اس کا میری زبان سے نکلنا تھا کہ ایک گھوڑے سوار وادی کی گہرائی سے ایک نیزہ لیے ہوئے آیا اور اس نے اس شخص کو نیزہ مارا جو مجھے قتل کرنا چاہتا تھا، نیزہ سیدھا اس کے دل میں لگا اور پار کرتا ہوا چلا گیا اور وہ شخص وہیں ڈھیر ہو گیا میں نے گھوڑے سوار کو اللہ کی قسم دی اور کہا کہ سچ بتا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں اس ذات پاک کا بھیجا ہوا ہوں جو بے قرار کی دعا کو قبول فرماتا ہے جب وہ اس کو پکارے، اور مصیبت کو دور فرماتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر فی تفسیر قولہ
تعالیٰ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ)

بابِ پنجم

کن احوال اور کن اوقات اور کن مواقع اور کن مقامات میں دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے

پانچواں باب

اس باب میں دعا قبول ہونے کے خاص خاص اوقات اور خصوصی احوال اور مواقع و مقامات ذکر کئے جاتے ہیں

قبولیتِ دعا کے خاص اوقات اور خاص احوال

سجدہ میں دُعا

حدیث نمبر ۳۲

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ (رواہ مسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ میں ہو، لہٰذا (سجدہ میں) دعا کی کثرت کرو (مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۴ از مسلم)

تشریح

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سجدہ میں خوب اچھی طرح لگن کے ساتھ دعا کرو کیونکہ اجابت

سجدہ) اس لائق ہے کہ (اس میں) تمہاری دعا قبول ہو (مسلم) ان حدیثوں سے سجدہ میں دعا کی اہمیت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حالتِ سجدہ میں دعا کی جائے تو قابلِ قبول ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں بندہ اللہ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور ایسا قرب اور کسی وقت حاصل نہیں ہوتا، علماء نے فرمایا ہے کہ سجدہ میں انسان انتہائی عاجزی اور تذلل اختیار کر لیتا ہے کیونکہ اشرف[1] الاعضاء یعنی سر کو اذل العناصر[2] یعنی زمین پر رکھ دیتا ہے، اپنی ذلت اور زاری و عاجزی ظاہر کرنے کے لئے اس کے پاس اس سے بڑھ کر اور کوئی صورت نہیں ہے، جب سجدہ میں جاتا ہے تو اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتے ہوئے خداوند قدوس وحدہٗ لاشریک کی بڑائی اور برتری اور ربوبیت کا اقرار کرتا ہے اور اس کی دعا کو قبولیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے اس موقع پر جو دعا کرے گا ان شاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ دعا نفل نمازوں میں ہو فرضوں میں نہ ہو[3] اور عربی زبان میں ہو اردو وغیرہ میں نہ ہو، جب دعا مانگنا ہو نفلوں کی نیت کر کے سجدہ میں دعا مانگ لے، امداد الفتاوی میں لکھا ہے کہ سجدۂ دعا جو صرف سجدہ ہی ہو منقول نہیں ہے جو سجدہ نماز کا جزو ہو اسی میں دعا کیا۔

آخیر رات میں اور فرض نمازوں کے بعد والی دعا

حدیث نمبر ۳۵

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلٰوتِ الْمَکْتُوْبَاتِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

---

[1] اعضاء میں سب سے بڑھ کر اعلیٰ و اشرف ۱۲

[2] چاروں عناصر یعنی آگ ہوا پانی مٹی میں سب سے زیادہ رذیل ۱۲

[3] والاجتهاد فی الدعاء فی السجود محمول علی الندب قاله النووی وامّا عندنا فمحمول علی النوافل بذل المجهود ۱۲

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سے وقت کی (دعا) ایسی ہے جو سب دعاؤں سے بڑھ کر زیادہ لائق قبول ہے ؟ آپ نے فرمایا پچھلی رات میں اور فرض نمازوں کے بعد (جو دعا ہو وہ سب دعاؤں سے بڑھ کر لائق قبول ہے)

(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۹۹ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد قبولیت دعا کا خاص وقت ہوتا ہے جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ان کو رات دن میں پانچ مرتبہ یہ خصوصی وقت نصیب ہوتا ہے فرض نماز کے بعد خوب دل حاضر کر کے دعا کا اہتمام کرنا چاہیئے البتہ جن فرضوں کے بعد مؤکدہ سنتیں ہیں ان کے بعد لمبی دعا نہ کرے مختصر سی دعا کر کے مؤکدہ سنتیں ادا کرے مختصر اور جامع دعائیں بہت سی ہیں انہیں اختیار کرے پھر سنتوں کے بعد جس قدر چاہے لمبی دعا کریں۔ ضروری نہیں کہ عربی زبان ہی میں دعا ہو اپنی زبان میں جو چاہے مقصد خیر کے لئے دعا کرے۔ بہت سے لوگ نماز کے لئے مسجد میں آتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جیل خانہ میں ہیں سلام پھیرتے ہی ایسی تیزی سے مسجد سے نکلتے ہیں جیسے ہرن کے پیچھے شکاری لگے ہوں بائیں طرف کو آدھا سلام پھیر کر یہ جا اور وہ جا ۔ اگر دعا کرتے ہیں تو وہ بھی اچٹتی ہوئی عصر اور فجر کے بعد امام ذرا لمبی دعا کر دے تو اس کی جان کو آجاتے ہیں۔ رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں جن کو دعا کا ذوق نہیں بھلا وہ کیا دعا کر سکتے ہیں ؟

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہ بھی فرمایا کہ پچھلی رات کے درمیان میں قبولیت دعا کا خاص وقت ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ جل شانہٗ کی قریب والے آسمان پر خاص تجلی ہوتی ہے اس وقت اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے پھر میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے پھر میں اس کو دے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے پھر میں اس کی مغفرت کر دوں (بخاری و مسلم)

جن لوگوں کو نماز تہجد پڑھنے کی عادت ہے ان کو روزانہ یہ وقت نصیب ہوتا ہے

جو بہت سہانا وقت ہے، اس وقت بڑے سکون کے ساتھ نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا موقع ملتا ہے نہ شور و شغب نہ کسی طرح کی آوازیں نہ بچوں کا لڑائی جھگڑا نہ اور کوئی قصہ قضیہ صرف اللہ سے لو لگانے کا وقت ہوتا ہے، اگر نماز تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق ہو جائے تو کیا کہنے اگر اٹھنا نہ ہو اور آنکھ کھل جائے تب بھی اس وقت میں کچھ نہ کچھ اللہ جل شانہ کا ذکر کر ہی لینا چاہئے اگرچہ لیٹے لیٹے ہی ہو۔

رات میں ایک ایسی گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۳۶

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (رواہ مسلم)

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی کسی خیر کا سوال کرے گا اللہ جل شانہ اسے ضرور عنایت فرما دے گا اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۱۰۹ از مسلم)

حدیث ۳۷

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَوَى إِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

(ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی)

ترجمہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے بستر پر پاک حالت میں (یعنی باوضو) پہنچا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ اسے نیند نے پکڑ لیا تو رات میں کسی بھی وقت جب کروٹ بدلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی چیز کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ خیر ضرور عطا فرما دے گا (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۰ از کتاب الاذکار)

تشریح

حدیث نمبر ۳۶ سے معلوم ہوا کہ پوری رات میں ایک گھڑی ضرور ایسی ہوتی ہے جس میں دعا کر لی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں اس گھڑی کا پتہ نہیں دیا۔ اور پتہ نہ دینے میں مصلحت اور حکمت یہ ہے کہ مومن بندے رات میں وقت بے وقت جب موقع لگے اور یاد آ جائے لیٹے، بیٹھے دعا کرتے رہا کریں دعا سے ہرگز غافل نہ ہوں۔ جب موقع لگے کوئی نہ کوئی دعا مانگ لیں۔

اور حدیث نمبر ۳۷ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص باوضو رات کو اپنے بستر پر لیٹے اور ذکر اللہ کرتے کرتے سو جائے تو اس باوضو سونے اور ذکر کرتے کرتے نیند آ جانے کی وجہ سے اسے یہ شرف دیا گیا ہے کہ سوتے سوتے رات بھر میں جتنی بھی کروٹیں لے گا ہر کروٹ کے وقت اس کی دعا قبول ہوگی چاہے آخرت کی بھلائی کے لئے دعا مانگے چاہے دنیا کی بھلائی کی دعا کرے۔

رات کو جب سونے لگے تو لیٹ کر سنت کے موافق دعائیں پڑھے، رات کو پڑھنے کی سورتیں مثلاً سورۃ ملک اور سورۃ الٓمٓ سجدہ پہلے سے نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھے تسبیحات

لہ سونے کے اذکار اور ادعیہ اسی کتاب میں آئندہ ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲

فاطمہ پڑھے اور ان کے علاوہ دوسرے اذکار پڑھتے ہوئے سو جائے اور باوضو سونے کی کوشش کرے پھر جب سوتے سوتے آنکھ کھلے تو بھی اللہ کا ذکر کرے اور اللہ سے دعا مانگے کیونکہ خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث بالا میں ارشاد فرمایا ہے۔ رات کو سوتے سوتے آنکھ کھلنے پر قبولیت دعا کا وعدہ بعض ایسی روایات میں بھی مذکور ہے جن میں باوضو سونے کی قید نہیں ہے لہٰذا اگر باوضو سونا نہ ہو تب بھی جس وقت آنکھ کھلے ضرور دعا کر لے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے ہوئے کچھ پڑھتا ہوا بیدار ہوا اور اس نے یہ پڑھا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ پھر کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے پروردگار مجھے بخش دے) یا فرمایا کہ (مذکورہ کلمات پڑھنے کے بعد) دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز بھی پڑھ لی تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (ص ۱۵۵، ج ۱)

جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہے جس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۳۸

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو کوئی مسلمان بندہ اس میں کسی خیر کا سوال کرے گا اللہ جل شانہٗ اسے ضرور عطا فرما دیں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۹ از بخاری و مسلم)

تشریح

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے یہ گھڑی کس وقت ہوتی ہے اس کے بارے میں روایات مختلف ہیں ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن جس گھڑی میں قبولیت دعا کی اُمید کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے لے کر سورج چھپنے تک تلاش کرو (ترمذی) یعنی اس وقت میں دعا کرو بعض حضرات اس کا اس طرح اہتمام کرتے ہیں کہ عصر پڑھ کر مغرب تک دعا میں لگے رہتے ہیں تاکہ قبولیت کی گھڑی میں بھی دعا ہو جائے۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ یہ گھڑی اس وقت ہوتی ہے جبکہ امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھتا ہے اور یہ نماز ختم ہونے تک رہتی ہے (خطبہ کے دوران زبان سے دعا کرنا ممنوع ہے دل سے دعا کرے اور نماز میں درود شریف کے بعد دعا آ ہی جاتی ہے) اور بعض روایات میں ہے کہ نماز جمعہ قائم ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک مذکورہ گھڑی ہوتی ہے (اس پر بھی یوں عمل ہو جاتا ہے کہ درود شریف کے بعد نماز میں دعا کی جاتی ہے) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن کی سب سے آخری گھڑی ہے۔ مرد تو مسجد میں جاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خطبہ اور نماز کے دوران والی دعائیں ان کو نصیب ہو سکتی ہیں البتہ عورتیں چونکہ نماز جمعہ کے لئے نہیں جاتیں اور نہ ان پر جمعہ فرض ہے جو خطبہ اور نماز کے دوران والی روایات پر عمل کر سکیں لیکن گھر میں رہتے ہوئے عصر سے مغرب تک ضرور دعا کر ہی سکتی ہیں اور بھی کچھ نہیں تو سورج چھپنے سے پندرہ بیس منٹ پہلے دعا میں لگ جائیں یہ بہت آسان کام ہے مغرب کے لئے وضو کرنا ہی ہوگا، پندرہ بیس منٹ پہلے وضو کر کے دعا میں مشغول ہو جائیں اور اسی وضو سے مغرب کی نماز پڑھ لیں اس میں کوئی دقت کی بات نہیں۔

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے حصن حصین میں قبولیت دعا کے اوقات میں جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن کو الگ الگ شمار فرمایا ہے پھر ساعۃ الجمعہ کو مستقل علیحدہ شمار کیا ہے

ایک حدیث میں ارشاد ہے لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ لَیْلَۃٌ اَغَرُّ وَیَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَوْمٌ اَزْهَرُ[1] (یعنی جمعہ کی رات خوب روشن رات ہے اور جمعہ کا دن خوب روشن دن ہے) اور حفظ قرآن کے بارے میں جو نماز اور دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (جس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ کو یہ نماز اور دعا بتائی) اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ میں یہ نماز پڑھو اور فرمایا کہ میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے جو اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا کہ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ (عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی دعا مانگوں گا) اس سے مراد یہ تھی کہ شب جمعہ کا انتظار ہے وہ آجائے تو دعا کروں گا کیونکہ وہ قبولیت کی رات ہے۔ یہ روایت سنن ترمذی (ابواب الدعوات) میں موجود ہے اور ہم نے اپنی اس کتاب میں بھی پوری روایت نماز حفظ قرآن کے بیان میں لکھی ہے (جو آگے آئے گی انشاء اللہ)

مرغ کی آواز سنو تو اللہ کے فضل کا سوال کرو

حدیث نمبر ۳۹

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطٰنًا (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی

---

[1] رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر کما فی المشکوٰة ۱۲

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ (وہ اس لئے چیختا ہے) اس نے فرشتہ دیکھا اور جب تم گدھے کے بولنے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو، کیونکہ (وہ اس لئے بولا کہ) اس نے شیطان کو دیکھا۔

مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۳ (از بخاری و مسلم)

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مرغ اذان دے تو اس وقت اللہ کے فضل کا سوال کرے۔ مثلاً یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ کیونکہ مرغا فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے فرشتوں کی تشریف آوری یوں بھی بابرکت ہے پھر جب بندے اس موقعہ پر دعا کریں گے تو اغلب و اقرب ہے کہ فرشتہ بھی آمین کہہ دے گا ان کی آمین ہماری دعا کے ساتھ لگ جائے تو قبولیت سے زیادہ قریب تر ہو جانے میں کیا شک ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ گدھا ایسے موقع پر بولتا ہے جبکہ اسے شیطان نظر آتا ہے ظاہر ہے کہ شیطان دل میں برے وسوسے ڈالنے کے لئے اور طرح طرح کی تکلیف پہنچانے کے لئے انسانوں کے پاس آتا ہے، انسانوں کو تو نظر آتا نہیں گدھے کو نظر آجاتا ہے۔ گدھے کی آواز انسانوں کو چونکا دیتی ہے کہ تمہارے پاس تمہارا دشمن آپہنچا ہے لہٰذا اس مردود سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جب رات کو کتے کی آواز سنو تب بھی شیطان مردود سے پناہ مانگو اس کی وجہ بھی وہی ہے کہ رات کو شیاطین پھیل پڑتے ہیں اور کتے ان کو دیکھ دیکھ کر بھونکتے ہیں ہم کو حکم ہوا کہ ایسے موقعہ پر "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھیں۔

رمضان المبارک میں دعا کی مقبولیت

حدیث نمبر ۴

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْهِ فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدُّعَاءَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى تَنَافُسِكُمْ وَيُبَاهِيْ بِكُمْ مَلَائِكَتَهٗ فَاَرُوا اللّٰهَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رواه الطبراني في الكبير)

ترجمہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبکہ ماہ رمضان آچکا تھا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آگیا ہے یہ برکت کا مہینہ ہے اس میں اللہ تم کو غنی فرمادے گا۔ پس رحمت نازل فرمائے گا اور گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اس ماہ میں دعا قبول فرمائے گا (اور فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ شانہٗ تمہارے عمدہ اعمال کو دیکھتا ہے اور تم کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر فخر فرماتا ہے لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی جانب سے اچھے اعمال پیش کرو، کیونکہ بدنصیب وہ ہے جو اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا (مجمع الزوائد ۱۴۲ ج ۳ از معجم کبیر للطبرانی)[۱]

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اس ماہ میں جس طرح دیگر عبادات میں خوب بڑھ چڑھ کر وقت لگایا جائے گا دعائیں بھی

---

[۱] وفيه محمد ابي قيس قال الهيثمي ولم اجد من ترجمه ۱۲

خوب کی جائیں، فضائل رمضان کے سلسلہ میں جو ایک طویل حدیث حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں یہ ہے کہ رمضان میں چار کاموں کی کثرت کرو، ان چار کاموں میں دو چیزیں تو ایسی ہیں جن کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرو گے، اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم کو بے نیازی نہیں ہو سکتی جن دو چیزوں کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرو گے ان میں سے ایک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا ہے (یعنی اس کی کثرت کرنا ہے) اور دوسری چیز استغفار ہے (رمضان میں اس کی بھی کثرت کرو) اور وہ دو چیزیں جن سے تم کو بے نیازی نہیں ہو سکتی ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ سے جنت کا سوال کرو اور دوسری یہ ہے کہ دوزخ سے (محفوظ رہنے کے لئے) اللہ کی پناہ طلب کرو (یعنی رمضان المبارک میں جنت کا سوال اور دوزخ سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کثرت سے کرو) (الترغیب للمنذری)

شبِ قدر کی دُعا

حدیث ۱۴

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَیْلَةٍ لَیْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْھَا قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(رواہ احمد وابن ماجه والترمذی وصححه)

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ارشاد فرمائیے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات شبِ قدر ہے تو اس میں (بطور دعا) کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا (یہ) کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (اے اللہ آپ معاف فرمانے والے ہیں معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں

لہٰذا مجھے معاف فرما دیجئے)
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۹۲، از احمد، ابن ماجہ، ترمذی)

تشریح

رمضان المبارک کا پورا مہینہ خیر و برکت کا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ شب قدر تو بہت اہم اور فضیلت والی رات ہے، اس میں ذکر و تلاوت اور نماز اور دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا کروں؟ اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنے کی دعا ارشاد فرمائی جس کے الفاظ ابھی ابھی حدیث بالا کے ترجمہ میں گزر چکے ہیں، اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ شب قدر مقبولیت دعا کی شب ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہٗ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی بہت اہمیت ہے اور گناہوں کا معاف ہو جانا بہت بڑی سعادت ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر دنیا کی کوئی چیز طلب کرنے کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کی دعا ارشاد فرمائی شب قدر میں بہت اہتمام سے نفلیں پڑھیں اور تلاوت کریں اور دعائیں مانگیں، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں شامل ہو کر اترتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں جو کھڑا ہوا یا بیٹھا ہوا اللہ جل شانہٗ کا ذکر کر رہا ہو۔[۱] آج کل لوگ شب قدر میں مسجدوں کو سجاتے اور بجلیوں سے جگمگاتے ہیں اور اسراف کرتے ہیں جو مساجد کے منتظمین ہوتے ہیں ان کو ذکر دعا اور تلاوت کی فرصت ہی نہیں ادھر ادھر کے مشاغل میں رات ختم کر دیتے ہیں اور بتیوں کی سجاوٹ کی وجہ سے دیگر حاضرین کو بھی یکسوئی سے دعا اور ذکر و تلاوت میں لگنے نہیں دیتے۔

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح باب لیلۃ القدر عن البیہقی ۱۲

ختمِ قرآن کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۲۲۴

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَرِيْضَةً فَلَهُ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَمَنْ خَتَمَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ۔

(رواه الطبراني وفيه عبد الحميد بن سليمان وهو ضعيف)

ترجمہ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے فرض نماز پڑھی اس کے لئے مقبول دعا ہے اور جس نے قرآن ختم کیا اس کے لئے مقبول دعا ہے۔

تشریح

جو لوگ قرآن مجید کی تلاوت کا معمول رکھتے ہیں بار بار ان کو پورا قرآن مجید ختم کرنے اور اس کے بعد پھر ابتداء سے شروع کرنے کے مواقع ملتے ہیں، جس طرح فرض نماز ختم کرکے دعا کرنے پر مقبولیتِ دعا کا وعدہ ہے کیونکہ یہ قبولیتِ دعا کی گھڑی ہے اور روزہ کے آخر میں یعنی افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح ختمِ قرآن مجید کے بعد دعا قبول ہوتی ہے جس کا حدیث بالا میں ذکر ہے، حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ سے ختمِ قرآن مجید کے وقت دعا کا اہتمام کرنا منقول ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے سب گھر والوں کو اور بچوں کو جمع فرما لیتے اور ان سب کے لئے دعا کرتے تھے (مجمع الزوائد ص۱۷۲، ج۷، ورجاله ثقات)

حضرت حکم بن عتیبہؒ نے بیان فرمایا کہ حضرت مجاہدؒ اور عبدہ ابن ابی لبابہؒ نے مجھے بلانے کے لئے خبر بھیجی اور فرمایا کہ ہم نے قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کیا ہے اس لئے تم کو بلایا ہے ہم ختم قرآن مجید کے وقت دعا قبول ہوتی ہے حضرت مجاہدؒ (تابعی) نے فرمایا کہ (حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ) ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے (کتاب الاذکار للنوویؒ)

اذان کے وقت اور جہاد کے وقت اور بارش کے وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے

حدیث ۴۳

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَوَقْتَ الْمَطَرِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں کی جاتیں (یعنی ضرور قبول ہوتی ہیں) یا فرمایا کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ان کو رد کر دیا جائے (راوی کو شک ہے) (۱) اذان کے وقت کی دعا (۲) اور (جہاد کے موقع پر) جنگ کرتے وقت جب (مسلمان اور کافر) آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ بارش کے وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۶۶، از ابوداؤد)

تشریح

اس حدیث میں قبولیتِ دعا کے تین خاص مواقع ذکر فرمائے ہیں، اول اذان کے
وقت۔ اس میں اذان کے شروع ہوتے وقت دعا کرنا، اذان کے درمیان دعا کرنا دونوں صورتیں
آجاتی ہیں، نیز اذان کے ختم پر دعا کی مقبولیت کا وعدہ بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ چنانچہ
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بے شک اذان دینے والے ہم سے فضیلت میں بڑھے جا رہے ہیں (ہم کو یہ فضیلت کیسے حاصل
ہو) اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسی طرح کہتے جاؤ جیسے اذان دینے
والے حضرات کہتے جائیں۔ پھر جب اذان کا جواب ختم ہو جائے تو اللہ سے سوال کرو، جو مانگو گے
دے دیا جائے گا۔ (رواہ ابوداؤد)

دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ جب مؤذن کی آواز سنے تو جس طرح وہ کہے اسی طرح
کہتا جائے البتہ حیّ علی الصلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کے جواب میں
لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے، جب اذان کا جواب دے چکے تو درود شریف
پڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ سے وسیلہ کا سوال کرے۔ وسیلہ جنت
میں ایک بلند درجہ ہے یہ اللہ کے ایک ہی بندے کو ملے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں
کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لئے میری
شفاعت حلال ہو گئی (یعنی اس نے ایسا کام کیا جو سفارش کروانے کا ذریعہ بن گیا (مشکوٰۃ)

اذان کے بعد کی جو دعا مشہور ہے یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ (آخر تک)
اس میں وسیلہ کا سوال موجود ہے اس دعا کو یاد کر لینا چاہئے۔ جو اسی کتاب میں مختلف اوقات
کی دعاؤں کے بیان میں آگے آرہی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ
یعنی اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے۔

علمائے حدیث نے اس کے دو مطلب لکھے ہیں ایک یہ کہ جس وقت اذان ہو رہی ہو
اور جس وقت اقامت ہو رہی ہو اس وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور دوسرا مطلب یہ

بتایا ہے کہ اذان ختم ہونے کے بعد سے اقامت کے ختم ہونے تک جو وقفہ ہے اس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے (بذل المجہود) بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت نماز کے لئے اقامت کہی جائے اس وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے علامہ جزریؒ نے حصن حصین میں اوقاتِ اجابت میں عند اقامت الصلوٰۃ کا بھی ذکر کیا ہے۔

قبولیت دعا کا دوسرا خاص موقع یہ بتایا ہے کہ جب مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہو رہی ہو اور ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں وہ وقت بھی دعا کی قبولیت کا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ (جہاد) فی سبیل اللہ کے لئے جس وقت صف کھڑی ہو اور اس صف میں جو شخص موجود ہو وہ جو دعا کرے گا ضرور قبول ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے صف بنا کر کھڑے ہوئے دعا کرنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے اور یہ بھی دعا کی قبولیت کا خاص موقع ہے۔ جنگ ہو رہی ہو یا جنگ سے پہلے صف بنائے کھڑے ہوں اس وقت اللہ کو یاد کرنا اور اللہ سے مانگنا واقعی اللہ سے خاص تعلق کی دلیل ہے ایسے مواقع میں اللہ کی طرف وہی شخص متوجہ ہوگا جس کے دل میں دعا کی عظمت اور اہمیت ہوگی اور دعا بھی خاص کر خلوص دل سے نکلے گی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی جہاد چھوڑ دیا ہے اس لئے غیروں کی نظر میں حقیر ہیں اور جہاد کی خاص برکتوں سے محروم ہیں اگر کہیں جنگ ہے تو مسلمانوں میں ہے یا کافروں سے ہے تو اسلام کے مطابق نہیں اور اللہ کے لئے نہیں بلکہ وطن اور ملک کے لئے ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حدیث بالا میں قبولیت دعا کا تیسرا خاص موقع بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بارش کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ بارش خود اللہ کی رحمت ہے جس وقت یہ رحمت متوجہ ہو اس وقت دعا کرلی جائے تو دوسری رحمت بھی متوجہ ہوجاتی ہے یعنی بارگاہِ الٰہی میں دعا قبول کرلی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس موقع پر اللہ جل شانہٗ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب کریں۔

لہ قال فی تحفۃ الذاکرین یدل علی خصوصیۃ الاقامۃ ما اخرجہ احمد من حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ثوب بالصلوٰۃ فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء ۱۲

حج کے دن عرفات میں دعا کی اہمیت

حدیث ۲۴

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(رواه الترمذی)

ترجمہ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے واسطے سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر اللہ کا ذکر جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (عرفات میں) کیا ہے وہ یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۹ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث سے عرفات میں عرفہ کے دن دعا کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی حج کا سب سے بڑا رکن میدان عرفات میں قیام کرنا ہے یہ میدان بہت بڑا ہے جو مکہ شریف سے نو میل ہے حج کے احرام کے ساتھ جو شخص مرد ہو یا عورت ذی الحجہ کی نو تاریخ کو زوال سے لے کر آنے والی رات کے ختم ہونے تک یعنی صبح صادق تک ذرا دیر کو بھی عرفات میں گزر جائے یا ٹھہر جائے

(اگرچہ سوتا ہو یا بے ہوش ہو) اس کا حج ہو جاتا ہے چونکہ یہ ٹھہرنا ذی الحجہ کی نو تاریخ کو ہوتا ہے اس لئے اس تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں جو حضرات احرام کے ساتھ عرفات میں تاریخ مذکور پہ قیام کرتے ہیں ان کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے یوم عرفہ کی دعا سے حج کے موقعہ پر عرفات ہی میں دعا کرنا مراد ہے حج تو صبح صادق ہونے تک پہنچ جانے سے ہو جاتا ہے (اور یہ آسانی اللہ پاک کی طرف سے دے دی گئی ہے کہ اگلی رات کو پچھلے دن کے ساتھ شمار کیا تاکہ دور دراز سے آنے والوں اور بھولے بھٹکے لوگوں کا بھی حج ہو جائے کہ اگر نویں تاریخ کو زوال کے وقت نہ پہنچ سکیں تو اس کے بعد بھی صبح صادق ہونے تک جب بھی پہنچ جائیں حج فوت نہ ہو) لیکن حج کا شرعی نظام اس طرح سے رکھا گیا ہے کہ زوال کے بعد سے لے کر سورج چھپنے تک حاجی حضرات عرفات میں رہتے ہیں اس چھ سات گھنٹہ کے اندر دعائیں مانگی جاتی ہیں اور گو بیٹھ کر دعا کرنا بھی درست ہے لیکن سنت یہ ہے کہ اس موقعہ پر کھڑے ہو کر دعا کی جائے، پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر ممکن ہو کھڑے ہو کر دعا کرے ہمت ہار جائے تو بیٹھ جائے اس موقع پر دعا کرنا بہت اکسیر ہے۔ اپنے لئے دعا کریں اور آل اولاد کے لئے دعا کریں، اپنے لئے اور سارے عالم کے مسلمانوں کے لئے نیز زندوں کے لئے اور مُردوں کے لئے اللہ پاک سے مغفرت طلب کریں، اگلی ہوئی حاجتوں کا سوال کریں مشکلیں حل ہونے کے لئے دعا مانگیں۔

جو حضرات اس وقت کی قیمت سمجھتے ہیں اور دعا کا ذوق رکھتے ہیں چھ سات گھنٹہ کا وقت دعا ہی میں خرچ کر دیتے ہیں لیکن بہت سے مرد اور عورت اس مبارک موقع پر بھی دعا سے غفلت برتتے ہیں، کھانے پینے میں زیادہ وقت لگا دیتے ہیں، بلکہ بعض لوگ تو اس موقعہ پر ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ گانا وغیرہ بھی سنتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جو شخص وہاں سے بھی محروم آ گیا وہ اور کہاں پائے گا، اور بعض طالب دنیا اس مبارک موقعہ پر بندوں سے سوال کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑی محرومی ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے ایک شخص کو دیکھا کہ عرفات میں لوگوں سے سوال کر رہا ہے آپ نے اس سے فرمایا تو آج کے دن اور اس جگہ میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگ رہا ہے یہ فرما کر اس کو ایک دُرّہ رسید فرمایا (مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی سماءِ دنیا (یعنی قریب والے

آسمان پر) خاص تجلی ہوتی ہے اور اللہ جل شانہٗ عرفات میں حاضر ہونے والے بندوں کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندوں کی طرف میرے پاس بال بکھرے ہوئے، غبار میں بھرتے (تلبیہ) پکارتے ہوئے دور دراز سے ہر کشادہ راستہ سے آئے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ ان میں آپ کا فلاں فلاں بندہ اور فلاں بندی ایسے ہیں کہ ان کو بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاتا ہے ان کے جواب میں اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے (سب کو) بخش دیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں ہے جس میں دوزخ سے آزاد ہونے والوں کی تعداد ان لوگوں کی تعداد سے زیادہ ہو جو عرفہ کے دن دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں (مشکوٰۃ) ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی دن بھی شیطان اس قدر ذلیل وخوار اور حقیر اور جلن کے مارے غصہ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا جتنا عرفہ کے دن اس حال میں دیکھا گیا اور یہ اس وجہ سے کہ اس نے اس روز اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہوئی دیکھی اور بڑے بڑے گناہ جو اللہ پاک نے معاف فرمادیئے اُسے اس کا پتہ چلا۔ البتہ صرف ایک دن ایسا گزرا ہے کہ اس میں عرفہ کے دن سے بھی بڑھ کر ذلیل وحقیر اور جلن سے غصہ میں بھرا ہوا دیکھا گیا۔ یہ جنگ بدر کا دن تھا عرض کیا گیا کہ بدر کے دن اس کو کیا بات نظر آئی؟ فرمایا اس نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو (مشرکین مکہ سے جنگ کرنے کے لئے) ترتیب دے رہے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن مالک مرسلاً)

مزدلفہ

مزدلفہ بھی دعا قبول ہونے کی جگہ ہے حجاج کرام عرفات سے واپس آکر جب مزدلفہ میں قیام کریں تو خصوصیت کے ساتھ نماز فجر پڑھ کر (جو صبح صادق ہوتے ہی خوب اندھیرے میں پڑھنی چاہیئے) دعا میں مشغول ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھ کر مشعر الحرام میں تشریف لائے اور قبلہ رو ہو کر دیر تک دعا مانگی اور تکبیر، تہلیل میں مشغول رہے اور اللہ کی توحید کا اقرار فرماتے رہے جیسا کہ صحیح مسلم میں مذکور ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ایک خاص مضمون کی دعا کی جو وہاں مقبول ہوئی پھر صبح کو مزدلفہ میں وہ دعا کی تو قبول ہوگئی۔

(کما فی سنن ابن ماجہ)

فائدہ

زمزم کا پانی پی کر دعا کی جائے تو وہ بھی قبول ہوتی ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث منقول ہے کہ جس مقصد کے لئے زمزم پیو وہ پورا ہو گا۔ اگر طلب شفا کے لئے پیوگے تو اللہ تعالیٰ تم کو شفا دے گا اور اگر کسی چیز کے شر سے پناہ لینا چاہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے پناہ دے گا اور اگر اس لئے پیوگے کہ تمہاری پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس ختم کر دے گا (اخرجہ الحاکم فی المستدرک ص۴۷۳ ج ۱ وقال صحیح ان سلم من الجارودی، وقال المنذری سلم منہ فانہ صدوق قال الخطیب البغدادی لکن الراوی عنہ محمد بن ہشام المروزی لا اعرفہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمزم پی کر جو دعا پڑھتے تھے وہ اس کتاب میں آگے آ رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت عبد اللہ بن مبارک مکہ معظمہ آئے اور زمزم پینے لگے تو کہا کہ میں قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لئے پیتا ہوں اس کے بعد نوش فرمالیا (کذا فی الترغیب)

مکہ مکرمہ میں اجابتِ دعا کے مقامات

حضرت حسن بصریؒ نے مکہ والوں کو ایک خط میں لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں خصوصیت کے ساتھ، دعا قبول ہوتی ہے (۱) طواف کرتے ہوئے (۲) ملتزم پر چمٹ کر (۳) میزاب (یعنی کعبہ شریف کے پرنالہ) کے نیچے جو حطیم میں گرتا ہے اور اس کو میزاب رحمت کہتے ہیں (۴) کعبہ شریف کے اندر (۵) زمزم کے کنوئیں کے پاس (۶) صفا پر (۷) مروہ پر (۸) صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے (۹) مقام ابراہیمؑ کے پیچھے (۱۰) عرفات میں (۱۱) مزدلفہ میں (۱۲) منیٰ میں (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) تینوں جمرات کے قریب (جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں) (الحصن الحصین) ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قبولیت دعا کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے، رکن یمانی پر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے، نیز غار ثورؓ، دار ارقمؓ اور غار حراءؓ کو بھی ملا علی قاریؒ نے اجابت دعا کے

مقامات میں شمار کرایا ہے (حاشیہ الحصن) حضرت حسن بصریؒ کے ذکر فرمودہ ۱۵ مقامات اجابت لکھنے کے بعد مؤلف الحصن الحصین علامہ جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ
" وان لم یجب الدعاء عند قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ففی ای موضع یستجاب " یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی (مطلب یہ ہے کہ روضۂ اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پاس صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہو تو اللہ جل شانہٗ سے دعا بھی کرے، لیکن قبلہ رُخ ہو کر دعا کرے تاکہ کوئی جاہل یہ نہ سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگ رہے ہیں۔

کعبہ شریف پر نظر پڑے تو اس وقت بھی دعا کرے اس موقعہ پر دعا قبول ہونے کے سلسلہ میں بعض روایات مروی ہیں (کما فی عدۃ الحصن الحصین وشرحہ تحفۃ الذاکرین)

باب ششم

توبہ و استغفار کی ضرورت اور اہمیت،
ان کے فضائل اور فوائد

نیز

توبہ کا طریقہ اور اس کے لوازم کا تفصیلی بیان

چھٹا باب

اس باب میں توبہ و استغفار کے فضائل و فوائد اور توبہ کا طریقہ اور اس کے لوازم بیان کئے جاتے ہیں۔

اولاً آیاتِ شریفہ کا ترجمہ لکھا جاتا ہے اس کے بعد حدیثوں کا مضمون شروع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

توبہ قبول فرمانے کا وعدہ

(۱) وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوْعَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝
(شوریٰ ع ۳)

اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے اور اُن لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اُن کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۲) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۔

(زمر ع ۶)

آپ فرما دیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرما دے گا بے شک وہ غفور رحیم ہے۔ اور رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور جھک جاؤ اس کی بارگاہ میں اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔

(۳) اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

(توبہ ع ۱۳)

کیا ان لوگوں نے نہیں جانا کہ اللہ پاک توبہ قبول فرماتا ہے اپنے بندوں سے اور صدقات قبول فرماتا ہے اور بے شک اللہ خوب زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے اور مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے

(۴) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(نساء ع ۱۶)

اور جو شخص کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ پاک سے مغفرت چاہے تو وہ اللہ پاک کو غفور رحیم پائے گا۔

(۵) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ

پس جو شخص توبہ کرے ظلم کرنے کے بعد، اور حال درست کرے تو

عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
(مائدہ ع ٦)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

استغفار اور توبہ کا حکم

(٦) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
(سورہ مزمل ع ٢)

اور جو بھی کچھ تم آگے بھیج دو گے اپنی جانوں کے لئے تو اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس وہ بہتر ہوگا اور ثواب کے اعتبار سے بہت بڑی چیز ہوگی۔ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

(٧) وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝
(سورہ هود ع ٨)

اور مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، بے شک میرا رب رحم کرنے والا ہے بہت محبت والا ہے۔

(٨) اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
(مائدہ ع ١٠)

کیا توبہ نہیں کرتے اللہ کے حضور میں اور اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(٩) اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
(انعام ع ٦)

اور بے شک بات یہ ہے کہ تم میں سے جس شخص نے نادانی سے کوئی برا کام کر لیا پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور حال درست کر لیا تو

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

توبہ اور عمل صالح والے کامیاب ہوں گے

(۱۰) فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝

(قصص ع ۷)

البتہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کیا کرے تو ایسے لوگ امید ہے کہ فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے۔

(۱۱) وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

(سورہ النور ع ۴)

اور توبہ کرو اللہ کے حضور میں تم سب اے مومنو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

استغفار اور توبہ کے دنیاوی فوائد

(۱۲) وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝

(ھود ع ۵)

اے میری قوم مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر توبہ کرو اس کے حضور میں وہ بھیج دے گا تمہارے اوپر خوب بارشیں، اور بڑھا دے گا تمہاری قوت میں اور زیادہ قوت، اور منہ مت پھیرو مجرم بنتے ہوئے۔

عرفات سے واپس ہو کر استغفار کا حکم

(۱۳) ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

پھر تم سب اسی جگہ (یعنی عرفات سے) واپس آؤ، جس جگہ سے اور

اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
(سورہ بقرہ ۲: ۱۹۹)

لوگ واپس ہوں اور اللہ سے استغفار کرو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۔ ۴۵

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ فِیْكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب)

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمید لگائے رہے گا میں تجھ کو بخشوں گا۔ تیرے گناہ جو بھی ہوں اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر بھی، تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا، اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ساری زمین بھر جائے پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازوں گا جس سے

زمین بھر جاتے (ترمذی صفحہ ۵۰۹ ابواب الدعوات)

تشریح

یہ حدیث مومن بندوں کے لئے اعلان عام ہے جو شہنشاہ حقیقی کی طرف سے نشر کیا گیا ہے۔ انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہو جاتی ہیں۔ احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے مواظبت اور پابندی میں فرق آجاتا ہے۔ چھوٹے بڑے گناہ اپنی نادانی سے بندہ کر بیٹھتا ہے اللہ پاک نے اپنے بندوں کی مغفرت کے لئے ایسا عمدہ اور سستا اور آسان نسخہ تجویز فرمایا، کہ جس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ ہر شخص اس کو استعمال کر سکتا ہے اور وہ یہ کہ عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں مضبوط امید رکھتے ہوئے مغفرت کا سوال کرے۔ دل میں شرمندہ اور پشیمان ہو کر ہائے مجھ ذلیل وحقیر سے مولائے کائنات خالق موجودات تبارک وتعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہو گئی۔ اتنے سے عمل پر اللہ پاک سب کچھ بخش دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ لاابالی (یعنی بخشنے میں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں مجھے کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے نہ بڑے گناہ بخشنے میں کوئی مشکل ہے نہ چھوٹا گناہ معاف کرنے میں کوئی مانع ہے) ان الکب شرقی المغفران کا اللہم

گناہوں کی کثرت کی دو مثالیں ارشاد فرماتے ہوئے مومنین کو مزید تسلی دی اور فرمایا کہ اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ اُن کو جسم بنایا جائے اور زمین سے آسمان تک پہنچ جائیں اور ساری فضا (آسمان وزمین کے درمیان) کو بھر دیں تب بھی مغفرت مانگنے پر میں مغفرت کر دوں گا اور اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ساری زمین اُن سے بھر جائے تب بھی میں بخشنے پر قادر ہوں اور سب کو بخشتا ہوں۔ تیرے گناہ زمین کو بھر سکیں گے تو میری مغفرت بھی زمین کو بھر سکتی ہے۔ بلکہ اس کی مغفرت تو بے انتہا ہے آسمان وزمین کی وسعت اور ظرفیت اس کے سامنے ایچ در ایچ ہے البتہ کافر ومشرک کی بخشش نہ ہوگی جیسا کہ حدیث شریف کے آخر میں بطور شرط کے فرمایا ہے لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا اور قرآن شریف میں ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (نساء)

بے شک اللہ نہیں بخشے گا اس کو کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور بخش دے گا اس کے علاوہ کو

...ی کے لیے چاہیے۔

ہاں اگر کوئی کافر و مشرک مسلمان ہو جائے تو وہ بھی نجات کا مستحق ہو جائے گا بندوں سے بکثرت چھوٹے بڑے گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں وہ بھی صحیح طریقے پر ادا نہیں ہوتی ہیں۔ شروع سے آخر تک ہر عبادت میں کوتاہیاں ہوتی ہیں، مکروہات کا ارتکاب ہوتا ہے اور فرائض و واجبات کی ادائیگی بھی کما حقہٗ ادا نہیں ہو پاتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کی بہت زیادہ کثرت کی جائے ؎

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد[۱]

(سعدیؒ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھائیے، جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہ مشہور دعا بتائی جسے عام طور سے نماز میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے ہیں یعنی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔
(بخاری و مسلم) ترجمہ یہ ہے (اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور نہیں بخش سکتا گناہوں کو مگر تو ہی، پس مجھے بخش دے ایسی بخشش جو تیری طرف سے ہو، اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو بخشنے والا بہت مہربان ہے) غور کرنے کی بات ہے کہ نماز پڑھی ہے جو سراسر خیر ہے اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کیا ہے جس کے نیکی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، اور فریضہ ادا بھی کس نے کیا ہے!

---

[۱] (ترجمہ) بندہ وہی بہتر ہے جو بارگاہِ خداوندی میں اپنے قصوروں کی معذرت پیش کرتا رہے، ورنہ اس کی مقدس ذات کے لائق عمل کر کے کوئی بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

صدیق اکبرؓ نے، پھر اُن کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ نماز کے ختم پر مغفرت کی دعا کرو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ کے شایانِ شان کسی سے بھی عبادت نہیں ہو سکتی۔ عبادت کئے جاؤ اور مغفرت مانگے جاؤ۔ صالحین کا یہی طرزِ عمل رہا ہے اور اسی میں خیر ہے گناہ ہو جاتے ہیں تو بھی توبہ و استغفار کرتے ہیں اہلِ دل مخلصین کاملین نیکی کر کے استغفار کرتے ہیں اور یہ طرزِ زندگی ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں نصیب ہوا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ اللہ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہیں اللہ نے آپ کو وہ کچھ عطا فرمایا جو کسی کو نہیں دیا، آپ راتوں رات نمازوں میں کھڑے رہتے تھے اور اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے تھے۔ اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۔

پس آپ اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے، بے شک وہ بڑا توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

آپ فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھتے تھے یعنی اللہ جل شانہٗ سے مغفرت کا سوال کرتے تھے (صحیح مسلم) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم یہ شمار کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس میں سو۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھتے ہیں۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ۔ (اے میرے رب میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے اور بہت بخشش فرمانے والا ہے (ترمذی ابو داؤد وغیرہ)

پس جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا جو اللہ کے معصوم بندے تھے اور سید المعصومین تھے تو ہم گنہگاروں کو کس قدر استغفار کرنا چاہیئے۔ اس کو خود ہی غور کر لیں استغفار مغفرت طلب کرنے کو اور توبہ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع ہونے کو کہتے ہیں، توبہ کی حقیقت یہی ہے کہ جو ہو چکا اس پر سچے دل سے شرمساری اور ندامت ہو اور معافی کی خواستگاری ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد ہو اور حقوق اللہ اور حقوق العباد جو تلف کئے ہوں ان کی تلافی ہو۔ آج کل جیسے ہر عبادت میں غفلت اور بے دھیانی اور کوتاہی نے جگہ پکڑ لی ہے توبہ استغفار

بھی غفلت کے ساتھ ہوتے ہیں اور سچی توبہ جس میں دل حاضر ہو اور جس میں آئندہ گناہ نہ کرنے
کا عہد ہو اور جس کے بعد حقوق کی تلافی کی جاتی ہو اس کا خیال بھی نہیں آتا اسی غفلت والے
استغفار کے بارے میں حضرت رابعہ بصریہؒ نے فرمایا اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلَى
اِسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ یعنی ہمارا استغفار بھی ایک طرح کی معصیت ہے اس کے لئے بھی استغفا
کی ضرورت ہے ۔ اور حضرت ربیع بن خُثَیْمؒ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم لوگ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مت کہو ۔ کیونکہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور
اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں ۔ زبان سے تو یہ کہا اور دل بالکل اس طرف متوجہ نہیں ہے ۔ لہٰذا
اس بات کا دعویٰ کرنا کہ میں استغفار و توبہ میں مشغول ہوں یہ ایک طرح کا جھوٹ ہو جاتا ہے ۔ اس
کے بعد حضرت ربیع بن خثیمؒ نے فرمایا کہ بجائے مذکورہ الفاظ کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ
کہتا رہے ۔ کیونکہ اس میں کوئی دعویٰ نہیں ہے سوال ہے اور گو سوال بھی غفلت کے ساتھ مناسب
نہیں کیونکہ یہ بھی بے ادبی ہے لیکن اللہ جل شانہٗ کا کرم ہے کہ اس پر مواخذہ نہیں فرماتے اور
جب کوئی شخص برابر رَبِّ اغْفِرْلِيْ اور تُبْ عَلَيَّ کہتا رہے گا تو کسی مقبولیت کی گھڑی
میں ان شاء اللہ دعا قبول ہو ہی جائے گی ۔ کیونکہ جو شخص کسی دروازے کو کھٹکھٹاتا رہے گا تو کبھی نہ
کبھی دروازہ کھل ہی جائے گا اور داخل ہونے کا موقعہ مل جائے گا ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِفْعَلُوا الْخَيْرَ دَهْرَ
كُمْ وَتَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
يُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَسَلُوا اللّٰهَ اَنْ يَّسْتُرَ عَوْرَاتِكُمْ وَ
اَنْ يُّؤْمِنَ رَوْعَاتِكُمْ (قال فی مجمع الزوائد رواہ الطبرانی واسنادہ رجالہ رجال الصحیح
غیر عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن البکیر وہو ثقۃ) یعنی زندگی بھر نیک کام کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ
کی رحمت کی ہواؤں کے سامنے آتے رہو کیونکہ اللہ کی رحمت کی ہوائیں چلا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان
کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں پہنچا دیتے ہیں اور تم اللہ سے اس بات کا سوال کرو کہ

لہ قول رابعۃ وقول الربیع وقول لقمان ذکرھا ابن الجزری
فی الحصن الحصین ۱۲ ۔

تمہارے گناہوں اور عیبوں کو چھپائے اور تمہارے خوف کو ہٹا کر امن و امان نصیب فرمائے
معلوم ہوا کہ دعا اور استغفار میں لگا ہی رہنا چاہیے نہ جانے کس وقت قبولیت کی گھڑی ہو
اور کام بن جائے حضرت لقمان حکیم نے فرمایا کہ تو اپنی زبان کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہتے رہنے
کی عادت ڈال دے کیونکہ بعض گھڑیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اللہ پاک سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔

استغفار دل حاضر کرکے ہو تو بہت ہی عمدہ بات ہے اگر حضوری قلب نہ ہو تب
بھی زبان پر تو استغفار جاری رہنا ہی چاہیئے یہ بھی انشاء اللہ بہت کام دے دے گا۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا
یعنی اس کے لیے خوشخبری ہے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامہ میں بہت استغفار پائے
(ابن ماجہ وغیرہ) اور اعمال نامے میں اسی وقت زیادہ استغفار پائے گا جب کہ دنیا میں رہتے
ہوئے اس کی کثرت کی ہوگی۔ لہٰذا استغفار میں کبھی کوتاہی نہ کی جائے اور مواقع نکال کر حضور قلب
اور پوری ندامت کے ساتھ توبہ کرتے رہا کریں۔ تاکہ ہمیشہ غفلت والا ہی استغفار نہ رہے اگر
ہر وقت حضور قلب نہیں ہو سکتا تو بھی کبھی تو اس پر قابو پایا جا سکتا ہے، مثلاً یہ کہ رات کو
سونے سے قبل خوب دل حاضر کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر توبہ و استغفار کر
لیا کرے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ مومن بندہ اپنے گناہوں کو (خوف
خدا کی وجہ سے) ایسا سمجھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے (اور) ڈر رہا ہے کہ اس پر
کہیں گر نہ پڑے اور بدکار آدمی اپنے گناہوں کو ایسا سمجھتا ہے جیسے اس کی ناک پر کوئی مکھی
گزرنے لگی اور اس نے ہاتھ ہلا کر ہٹا دی (مشکوٰۃ المصابیح)، اوّل تو گناہوں سے بچنے کا بہت
زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے پھر اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ و استغفار کرے۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے
تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا
اسْتَغْفَرُوْا (اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دے کہ جب وہ نیک کام کریں تو خوش
ہوں اور جب گناہ کر بیٹھیں تو استغفار کریں (مشکوٰۃ) درحقیقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دینے کے لئے یہ دعا اختیار فرمائی کیونکہ آپ تو معصوم تھے

گناہوں سے پاک تھے، ایک صحابیؓ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری برائی تجھے بری لگے تو (سمجھ لے کہ) تو مومن ہے (مشکوٰۃ) جس طرح نیکی کرکے خوش ہونا چاہئے کہ مجھ پر اللہ کا فضل و انعام ہے جس نے نیکی کی توفیق دی اور اسی کا احسان ہے کہ اس نے اپنی مرضی کے کام میں مجھے مشغول فرمادیا اسی طرح گناہ سرزد ہوجانے پر بہت زیادہ رنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے کہ ہائے مجھ سے خالق و مالک کی نافرمانی ہوگئی اور مجھ جیسا حقیر و ذلیل مولائے کائنات جل مجدہٗ کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھا، یا اللہ مجھے معاف فرما، درگزر فرما، میری مغفرت فرما، بخش دے، رحمت کی آغوش میں چھپالے۔

گناہ تو بندوں سے ہوہی جاتے ہیں لیکن گناہوں پر جرأت کرنا اور گناہوں میں ترقی کرتے رہنا بہت بڑی نادانی ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ (یعنی تمام انسان خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو خوب زیادہ توبہ کرنے والے ہیں (مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ شیطان نے اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے رب آپ کی عزت کی قسم میں آپ کے بندوں کو برابر صحیح راہ سے ہٹاتا رہوں گا جب تک کہ ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی، پروردگار عالم جل شانہٗ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور رفعت کی قسم ہے جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا رہوں گا (مشکوٰۃ عن احمد)

اور یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کرلینے کے گھمنڈ میں گناہ کرتے رہنا درست نہیں ہے (کیونکہ آئندہ کا حال معلوم نہیں، کیا پتہ توبہ سے پہلے موت آجائے، پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ توبہ و استغفار کی دولت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو گناہوں سے بچنے کا دھیان رکھتے ہیں اور کبھی کبھار گناہ ہوجاتا ہے تو توبہ کرلیتے ہیں اور جو لوگ مغفرت کی خوشخبریوں کو سامنے رکھ کر گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں ان کو توبہ و استغفار کا خیال تک نہیں آتا۔ پھر بھی جس قدر گناہ ہوجائیں دانستہ طور پر ہوں یا نادانستہ طریقہ پر، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں، اللہ کی رحمت کے سامنے لاکھوں کروڑوں گناہوں کی کوئی حیثیت نہیں، قرآن مجید میں ارشاد

ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

آپ میری طرف سے فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ کسی بھی چیز کو (ذات یا صفات میں) اللہ کے برابر قرار نہیں دیتا تھا (یعنی شرک نہیں کرتا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا خواہ اس کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہوں (مشکوٰۃ) اللہ جل شانہٗ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جب بندہ نیکی کرتا ہے تو کم از کم دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بڑھ کر سات سو بلکہ سات لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جب گناہ کرتا ہے تو ایک گناہ کا ایک ہی لکھا جاتا ہے[1] اور وہ بھی اسی وقت لکھا جاتا ہے جبکہ گناہ کرکے توبہ استغفار نہ کرلے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کوئی مسلمان گناہ کرلیتا ہے تو فرشتہ تین گھڑی کے بقدر (یعنی تھوڑی دیر) اعمال نامہ میں لکھنے سے توقف کرتا ہے پس اگر وہ گناہ سے استغفار کرلیتا ہے تو فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اس گناہ پر) اس کو عذاب نہیں دے گا (کذا

---

[1] عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ یکفر اللہ عنہ کل سیئۃ کان زلفھا وکان بعد القصاص الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ والسیئۃ بمثلھا الا ان یتجاوز اللہ عنھا (رواہ البخاری کما فی المشکوٰۃ ص؟)

فی الترغیب عن الحاکم وقال صحیح الاسناد) اور اگر توبہ استغفار نہ کیا تو فرشتہ اس گناہ کو لکھ دے گا مگر ایک گناہ کا ایک ہی لکھا جائے گا۔ پھر صغیرہ گناہوں کی معافی نیکیوں کے ذریعہ بھی ہوتی رہتی ہے (اور صغیرہ گناہ ہی زیادہ ہوتے ہیں اور ان پر مواخذہ بھی ہو سکتا ہے اور صغیرہ پر اصرار ہو تو کبیرہ بن جاتا ہے پس صغیرہ گناہوں کا نیکیوں کے ذریعہ معاف ہونا بھی اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے) البتہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور توبہ ، توبہ کی طرح ہونی چاہیئے جس کے لوازم اور شرائط انشاء اللہ تعالیٰ ابھی بیان ہوں گے۔

استغفار جہاں گناہوں کی معافی اور نیکیوں کی خامی اور کوتاہی کی تلافی کا ذریعہ ہے وہاں اور دوسرے بہت سے فوائد کا بھی سبب ہے۔ بارش لانے اور اللہ کی دوسری نعمتیں حاصل کرنے کے لئے کثرت سے استغفار کرنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کا ذکر فرمایا ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو کی تھی۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۔

(سورۃ ھود ع ۵)

اور اے میری قوم تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے حضور میں توبہ کرو وہ تم پر خوب بارشیں برسا دے گا اور تم کو اور قوت دے کر تمہاری قوت میں ترقی دے گا اور مجرم رہ کر اعراض مت کرو۔

سورۂ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت نقل فرمائی ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۔

اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مالوں میں اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا

اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا

ان آیات سے بالکل واضح طور پر معلوم ہوا کہ توبہ واستغفار خوب بارش لانے اور طاقت اور قوت میں اضافہ ہونے اور مال اور اولاد کے بڑھنے اور باغات اور نہریں نصیب ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ لوگ بہت سی تدبیریں کرتے ہیں تاکہ طاقت میں اضافہ ہو اموال میں ترقی ہو آل اولاد میں کثرت ہو لیکن توبہ واستغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے برعکس گناہوں میں ہی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں یہ بہت بڑی نادانی ہے۔

اعمال کی اصلاح کے لئے بھی استغفار کو بڑا دخل ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے بارے میں تیز زبان واقع ہوا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھے کہیں دوزخ میں داخل نہ کرا دے۔ آپ نے فرمایا تم استغفار کو کیوں چھوڑے ہوئے ہو بلاشبہ میں اللہ سے روزانہ سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں (اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذهبی)

زبان کی تیزی کی اصلاح کے لئے اس حدیث میں استغفار کو علاج قرار دیا ہے ہر طرح کے مصائب اور تفکرات سے نجات پانے کے لئے بھی استغفار بہت اکسیر ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(احمد۔ ابوداؤد)

جو شخص استغفار میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دشواری سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر فکر کو ہٹا کر کشادگی فرما دیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو دھیان بھی نہ ہوگا۔

دل کی صفائی کے لئے بھی استغفار بہت بڑی چیز ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میرے دل پر میل آجاتا ہے اور بلاشبہ میں ضرور اللہ تعالیٰ سے روزانہ سو

مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (رواہ مسلم) اس روایت میں روزانہ سو مرتبہ استغفار کرنے کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ہر مجلس میں سو مرتبہ توبہ استغفار کرتے تھے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں ممکن ہے پہلے روزانہ سو مرتبہ استغفار فرماتے ہوں پھر ہر مجلس میں سو مرتبہ استغفار کا اہتمام شروع فرما دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روزانہ سو مرتبہ جس استغفار کا ذکر ہے وہ ہر مجلس والے استغفار کے علاوہ ہو۔ یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر میل آجاتا ہے۔ اس کے بارے میں علماء محققین اور عارفین کاملین نے کئی باتیں لکھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جہاد وغیرہ کے انتظامی امور اور امت کے مصالح کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے جو تھوڑا سا دل بٹ جاتا تھا اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف کامل توجہ میں جو تھوڑا سا فرق آجاتا تھا (جو بلا شرکت غیرے ہونی چاہیئے) اس کو آپ نے دل کے میل سے تعبیر فرمایا ہے گو امت کے مصالح کی طرف متوجہ ہونا اور امور جہاد کو انجام دینا بھی بہت بڑی عبادت ہے لیکن ان میں لگنے کی وجہ سے بارگاہ ربوبیت کی بلا شرکت غیرے حاضری میں جو کمی آگئی اور اس سے جو دل متاثر ہوا اس اثر کو میل فرمایا اور اس کو زائل کرنے کے لئے آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر میل آجاتا ہے اور اس کو استغفار سے دھوتا اور صاف کرتا ہوں تو ہم لوگوں کو کس قدر استغفار کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کو خوب غور کریں اور استغفار کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ ہم تو سراپا گناہوں میں لت پت ہیں اور خطاؤں میں ملوث ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ مومن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر توبہ واستغفار نہ کیا بلکہ گناہوں میں اور زیادہ بڑھتا چلا گیا تو یہ (سیاہ داغ بھی بڑھتا رہے گا) یہاں تک کہ اس کے دل پر غالب آجائے گا پس یہ داغ ہی وہ زنگ ران ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

یہ سورۂ مطففین کی آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ہرگز ایسا نہیں بلکہ اُن کے دلوں پر اُن کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ دلوں میں زنگ لگ جاتا ہے اور ان کی صفائی استغفار ہے (کما فی الترغیب عن البیہقی) یہ زنگ گناہوں کی وجہ سے دل پر سوار ہوجاتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا۔ گناہوں کی آلائش سے دل کو صاف کرنا لازم ہے لہٰذا اگر کبھی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ استغفار کریں جو لوگ توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اُن کے دل کا ناس ہوجاتا ہے پھر نیکی بدی کا احساس تک نہیں رہتا اور اس احساس کا ختم ہوجانا بدبختی کا باعث ہوجاتا ہے۔ اپنے لئے اور والدین کے لئے اور آل اولاد کے لئے اور اساتذہ ومشائخ کے لئے احباب واصحاب کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے مردہ ہوں یا زندہ مرد ہوں یا عورت سب کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ جل شانہٗ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (سورۂ محمد)

سو آپ اس کا یقین رکھیئے کہ اللہ کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں، اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی (استغفار کیجئے)

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے استغفار کرے، سورۂ حشر میں ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

اور (مالِ فیئ میں ان لوگوں کا بھی حق ہے) جو لوگ ان کے بعد آئے

ف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معصوم تھے آپ سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتا تھا، لہٰذا علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں خطا اپنے اصلی معنی میں مراد نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی اجتہادی طور پر جو کوئی عمل خلاف افضل صادر ہوگیا وہ مراد ہے۔

(راجع بیان القرآن)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞
(سورۂ حشر ۱۰)

جو دعا میں یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب بے شک آپ بڑے شفیق ہیں بہت رحم والے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت قبر میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کوئی ڈوبنے والا فریاد کرنے والا ہو، میت دعا کا منتظر رہتا ہے جو آسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچ جائے جب کسی کی دعا اس کو پہنچتی ہے تو وہ اس کو دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا کے سبب (میت پر) پہاڑوں کی برابر (رحمت اور مغفرت) داخل فرماتے ہیں اور بلاشبہ اموات کے لئے زندوں کا ہدیہ استغفار کرنا ہے۔
(مشکوٰۃ عن البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ عز وجل جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا؟ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی ہے یہ اس کی وجہ سے ہے (مشکوٰۃ)

استغفار کے صیغے

جن الفاظ سے بھی اللہ پاک سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جائے وہ سب استغفار ہے لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں وارد ہوتے ہیں اُن کے ذریعہ استغفار کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ یہ الفاظ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔ ان میں سے جو حدیث کی کتابوں میں ہمیں ملے ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

(اے میرے رب میری مغفرت فرمادے اور میری توبہ قبول فرما بے شک آپ بہت توبہ قبول فرمانے والے ہیں اور بہت بخشش فرمانے والے ہیں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس میں سو بار یہ کلمات پڑھتے تھے (سنن ترمذی و ابوداؤد)

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تین بار یوں کہا (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ)[۱] اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو (اخرجہ الحاکم ص ۵۱۱ ج ۱ وقال صحیح علی شرط الشیخین لکن قال الذھبی ابو سنان الراوی لم یخرج لہ البخاری اھ ومع ذلک ھو ثقۃ کما فی التقریب)

(۳) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے رات کو اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑ کر تین بار یہ پڑھا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے گناہ معاف فرمادیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں اگرچہ مقام عالج کے ریت کے برابر ہوں اگرچہ دنیا کے تمام دنوں کی تعداد کے برابر ہوں (اخرجہ الترمذی فی الدعوات وقال حسن غریب)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دو یا تین مرتبہ یہ کہا وَاذُنُوْبَاہُ وَاذُنُوْبَاہُ ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو یہ کہہ

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ — اے اللہ آپ کی مغفرت میرے

---

[۱] میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو بڑا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی جناب میں توبہ کرتا ہوں ۱۲

مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ گناہوں سے بہت زیادہ بڑی ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے بڑھ کر امید کرنے کے لائق ہے۔

اس نے یہ الفاظ کہے آپ نے فرمایا پھر کہو انہوں نے پھر دہرائے۔ آپ نے فرمایا پھر کہو انہوں نے پھر دہرائے آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرما دی۔ (اخرجہ الحاکم ص۵۴۳ ج۱ وقال رواتہ عن آخرھم مدنیون ممن لا یعرف واحد منھم بجرح وایدہ الذھبی)

(۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ اے اللہ میں آپ سے اُن سب گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جو میں نے پہلے کئے اور بعد میں کئے اور جو ظاہر میں کئے اور پوشیدہ طریقے پر کئے آپ آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ پیچھے ہٹانے والے ہیں اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

(اخرجہ الحاکم ص۵۱۲ ج۱ وقال صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذھبی)

(۶) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔

وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے۔ میں نے جو گناہ کئے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیوں کہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا ہے۔

جس نے صدق دل سے دن میں یہ الفاظ کہے اور پھر اسی روز شام ہونے سے پہلے مر گیا تو اہل جنت میں سے ہوگا اور جس نے صدق دل سے یہ الفاظ رات کو کہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو اہل جنت میں سے ہوگا (مشکوٰۃ باب الاستغفار عن البخاری)

توبہ کا طریقہ

گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ تعداد میں زیادہ ہوں یا کم۔ سب زہر قاتل ہیں اس لئے ضروری ہے کہ جیسے ہی کوئی گناہ ہو جائے سچے دل سے توبہ کر لی جائے۔ صغیرہ گناہ تو نیکیوں کے ذریعہ بھی معاف ہو جاتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ صرف توبہ ہی سے معاف ہوتے ہیں یوں اللہ تعالیٰ کو سب اختیار ہے کہ بغیر توبہ بھی سب معاف کر دے لیکن یقینی طور پر معاف ہونے کے لئے توبہ ہی کرنا لازم ہے جب سچے دل سے توبہ کے طریقے کے مطابق توبہ کر لی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ زبان سے توبہ توبہ کرنے سے توبہ نہیں ہوتی۔ توبہ تین چیزوں کا نام ہے۔

اوّل:۔ جو کچھ ہو چکا اس پر نہایت سچے دل سے شرمندہ اور پشیمان اور نادم ہونا اپنی حقیر ذات کو دیکھنا اور اللہ جل شانہٗ جو احکم الحاکمین ہیں اور ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں ان کی ذات رفیع کی طرف نظر کرنا کہ ہائے ہائے مجھ جیسے حقیر اور ذلیل سے ایسی ذات پاک کی نافرمانی ہو گئی جو سب سے بڑا ہے اور سب کو پیدا کرنے والا ہے۔

دوم:۔ نہایت پختہ عزم کے ساتھ یہ طے کر لینا کہ اب آئندہ کبھی بھی گناہ نہیں

کروں گا۔

سوم:- جو چیزیں حقوق اللہ یا حقوق العباد میں سے قابل تلافی ہوں ان کی تلافی کرنا اور یہ بات بہت اہم ہے بہت سے لوگ توبہ کرتے ہیں لیکن توبہ کے اس تیسرے جزو کی طرف توجہ نہیں کرتے حقوق اللہ کی تلافی کا مطلب یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد سے جن فرائض کو ترک کیا ہو اور جن واجبات کو چھوڑا ہو ان کی ادائیگی کی جائے۔

مثلاً حساب لگائے کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں میری کتنی نمازیں چھوٹی ہوں گی ان نمازوں کا اس قدر اندازہ لگائے کہ دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ نہیں ہوں گی پھر ان نمازوں کی قضا پڑھے۔ عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ جمعۃ الوداع یا اور کسی دن یا رات میں قضاء عمری کے نام سے دو رکعت پڑھنے سے سب چھوٹی ہوئی نمازیں ادا ہو جاتی ہیں بالکل غلط ہے۔ قضا نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ بس یہ دیکھ لے کہ سورج نکلتا چھپتا نہ ہو اور زوال کا وقت نہ ہو سورج نکل کر جب ایک نیزہ بلند ہو جائے تو قضا نمازیں اور نوافل سب پڑھنا جائز ہو جاتا ہے اور نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد بھی قضا پڑھنا درست ہے البتہ جب سورج غروب ہونے سے پہلے آفتاب میں زردی آجائے اس وقت قضا نہ پڑھے ہر ایک دن کی پانچ فرض نمازیں اور تین رکعت نماز وتر یعنی کل بیس رکعت بطور قضا پڑھ لے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لمبے سفر میں (جو کم از کم اڑتالیس میل کا ہو) جو چار رکعت والی نمازیں قضا ہوئی ہوں ان کی قضا دو ہی رکعت ہے جیسا کہ سفر میں دو ہی رکعت واجب تھیں اگرچہ گھر میں ادا کر رہا ہو۔ اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ضروری نہیں کہ جو نمازیں قضا ہوئی ہوں تعداد میں سب برابر ہوں کیونکہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے بھی رہتے ہیں چھوڑتے بھی رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ سفر میں نماز نہیں پڑھتے تمام حالات میں پڑھ لیتے ہیں اور بہت سے لوگ مرض میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی فجر کی نماز زیادہ قضا ہو جاتی ہے کچھ لوگ عصر کی نمازیں زیادہ قضا کر دیتے ہیں پس جو نماز جس قدر قضا ہوئی ہو اسی قدر زیادہ سے زیادہ اندازہ لگا کر وہ نماز پڑھ لی جائے۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ ظہر کی قضا نماز ظہر ہی میں پڑھی جائے اور عصر کی نماز عصر ہی میں پڑھی جائے یہ درست نہیں ہے جس وقت کی جس وقت چاہیں ادا کر سکتے ہیں اور ایک دن میں کئی کئی دن کی نمازیں بھی ادا ہو سکتی ہیں اگر قضا نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی جونسی نماز پہلے پڑھ لے گا درست ہو جائے گی۔ مثلاً اگر عصر کی نماز پہلے

پڑھ لی اور ظہر کی بعد میں پڑھ لی تو اس طرح بھی ادائیگی ہو جائے گی بہت سے لوگ نفلوں کا اہتمام کرتے ہیں اور برس ہا برس کی قضا نمازیں اُن کے ذمہ ہیں اُن کو ادا نہیں کرتے یہ بہت [illegible]

[illegible] گی، کیونکہ اگر کسی کے ذمہ ایک ہزار نماز قضا تھی تو ہزار وہیں نماز (ابتدا کی جانب) سب سے پہلی تھی اور اس کو پڑھنے کے بعد اس کی بعد والی سب سے پہلی ہوگی اور جب تیسری بھی پڑھ لے تو اس کے پڑھنے کے بعد اس کے بعد والی سب سے پہلی ہوگی اس کو خوب سمجھ لو۔

اسی طرح زکوٰۃ کے بارے میں خوب غور کریں کہ مجھ پر کبھی زکوٰۃ فرض ہوئی ہے یا نہیں اور اگر فرض ہوئی ہے تو ہر سال پوری ادا ہوئی ہے یا نہیں جتنے سال کی زکوٰۃ بالکل ہی نہ دی ہو یا کچھ دی ہو اور کچھ نہ دی ہو اُن سب کا محتاط اندازہ لگائے کہ دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ مال زکوٰۃ کی ادائیگی مجھ پر واجب نہیں ہے پھر اسی قدر مال زکوٰۃ مستحقین زکوٰۃ کو دے دے خواہ ایک ہی دن میں دے دے خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے دے دے اگر مقدور ہو تو جلد سے جلد سب کی ادائیگی کر دے ورنہ جس قدر ممکن ہو ادا کرتا رہے اور پختہ نیت رکھے کہ پوری ادائیگی زندگی میں ضرور کر دوں گا اور جب بھی مال میسر آجائے ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے اور دیر نہ لگائے۔

صدقۂ فطر بھی واجب ہے اور جو کوئی نذر مان لے تو وہ بھی واجب ہو جاتی ہے ان میں سے جس کی بھی ادائیگی نہ کی ہو اس کی بھی ادائیگی کرے واضح رہے کہ گناہ کی نذر ماننا گناہ ہے اور اس کو پورا کرنا بھی گناہ ہے اگر کوئی ایسا واقعہ ہو تو علماء سے اس کا حکم معلوم کر لیں۔ اسی طرح روزوں کا حساب کرے کہ بالغ ہونے کے بعد کتنے فرض روزے چھوڑے اُن سب کی قضا رکھے (قضا رکھنے کے مسائل علماء سے معلوم کر لیں) عورتیں لمبا روزہ رکھنے کی شوقین ہوتی

پہنچ چکی ہو تو اس سے معافی مانگے ورنہ اس کے لئے بہت زیادہ مغفرت کی دعا کرے جس سے یقین ہو جائے کہ جتنی غیبت کی تھی یا غیبت سنی تھی ...... اس کے لئے اتنی دعا ہو چکی ہے کہ اس دعا کے دیکھتے ہوئے وہ ضرور خوش ہو گا اور غیبت کو معاف کر دے گا یہ بات دل میں بٹھا لینا چاہیئے کہ حقوق العباد توبہ سے معاف نہیں ہوتے ہیں اور یہ بھی سمجھ لیں کہ نابالغی میں نماز اور روزہ تو فرض نہیں ہے لیکن حقوق العباد نابالغی میں بھی معاف نہیں۔ اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے کسی کا مالی نقصان کر دیا تو وارث پر لازم ہے کہ بحیثیت ولی خود لڑکے لڑکی کے مال سے اس کی تلافی کرے اگرچہ صاحب حق کو معلوم بھی نہ ہو اگر ولی نے ادائیگی نہ کی تو بالغ ہو کر خود ادا کریں یا معافی مانگیں بہت سے لوگ ظاہری دینداری بھی اختیار کر لیتے ہیں زبانی توبہ بھی کرتے رہتے ہیں لیکن گناہ نہیں چھوڑتے حرام کمائی سے باز نہیں آتے اور لوگوں کی غیبت کو شیر مادر سمجھتے ہیں اور ذرا بھی دل میں احساس نہیں ہوتا کہ ہم غیبتیں کر رہے ہیں، بس اب دینداری کرتا ٹوپی اور داڑھی اور نماز پڑھنے کی حد تک رہ گئی ہے صرف زبانی توبہ کرنا اور گناہ نہ چھوڑنا اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی تلافی نہ کرنا یہ کوئی توبہ نہیں جو لوگ رشوت لیتے ہیں یا سود لیتے ہیں یا کاروبار میں فریب دے کر ناجائز طور پر پیسے کھینچ لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا معاملہ بہت کٹھن ہے کس کس کے حق کی تلافی کرنا ہے اس کو یاد رکھنا اور تلافی کرنا اور حق والوں کو تلاش کر کے پہنچانا پہاڑ کھودنے سے بھی زیادہ سخت ہے لیکن جن کے دل میں آخرت کی فکر اچھی طرح جاگزیں ہو جائے وہ بہر حال حقوق والوں کے حقوق کسی نہ کسی طرح پہنچا کر ہی رہتے ہیں ہمارے ایک استاد ایک تحصیلدار کا قصہ سناتے تھے کہ جب وہ حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ سے مرید ہوگئے اور دینی حالت سدھرنے لگی اور آخرت کی فکر نے ادائیگی حقوق کی طرف متوجہ کیا تو انہوں نے اپنے زمانہ تعیناتی میں جو رشوتیں لی تھیں ان کو یاد کیا اور حساب لگا عموماً متحدہ پنجاب کی تحصیلوں میں گئے جہاں وہ تحصیلداری پر مامور رہے تھے اور جن لوگوں سے رشوتیں لی تھیں ان میں زیادہ تر سکھ قوم کے لوگ تھے انہوں نے تحصیلوں میں جا کر مقدمات کی پرانی فائلیں نکلوائیں اور ان کے ذریعہ مقدمات لانے والوں کے پتے لے پھر گاؤں گاؤں ان کے گھر پہنچے اور بہت سوں سے معافی لی اور بہت سوں کو نقد رقم دے کر سبکدوشی حاصل کی۔ ان تحصیلدار صاحب سے ہمارے استاد موصوف کی خود ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے اپنا یہ واقعہ خود سنایا تھا۔ بہت سے لوگ مرید

بھی ہو جاتے ہیں بزرگوں کے ہاتھ پر توبہ بھی کر لیتے ہیں لیکن توبہ صرف زبانی ہوتی ہے نہ حرام کمانا
چھوڑتے ہیں نہ ڈاڑھی مونڈھنا ترک کرتے ہیں نہ بینک کی ملازمت سے باز آتے ہیں نہ رشوت
لینے سے بچتے ہیں نہ لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہیں نہ غیبت سے بچتے ہیں بلکہ مرید ہو کر غیبت کے
ایک سبب میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جو لوگ اپنے شیخ کے طریقوں پر نہ ہوں اُن کی غیبتیں
شروع ہو جاتی ہیں اور اپنے شیخ کی تعریف کرنے کا جزو اعظم اس کو سمجھتے ہیں کہ دوسروں کی غیبت کیا
کریں یہ سب زندگی کے خطرناک اعمال ہیں آخرت کی فکر نہیں تو کس کام کی مریدی اور کیسی توبہ؟ ایسے
ہی لوگوں کے لئے کہا گیا ہے ؎

سبحہ بر کف توبہ بر لب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

ممکن ہے بعض حضرات یہ سوال کریں کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے حقوق تو مار لئے
اور جو ہونا تھا ہو چکا اب اُن کے پاس پیسے نہیں کس طرح ادا کریں اور بہت سے لوگوں کے
پاس پیسے تو ہیں لیکن اصحاب حقوق یاد نہیں اور تلاش کرنے سے بھی نہیں مل سکتے اُن کو پہنچانے
کا کوئی راستہ نہیں، تو کیسے ادائیگی ہو؟ اس کے بارے میں عرض ہے کہ اللہ کی شریعت میں اس کا حل
بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ جو اصحاب حقوق معلوم ہیں اُن سے جا کر یا بذریعہ خطوط معافی مانگیں اور
اُن کو بالکل خوش کر دیں کہ جس سے اندازہ ہو جائے کہ انہوں نے حقوق معاف کر دیئے ہیں اگر وہ معاف
نہ کریں تو اُن سے مہلت لے لیں اور تھوڑا تھوڑا کما کر اور آمدنی میں سے جا کر ادا کریں اور اگر
ادائیگی سے پہلے ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو ان کے وارثوں کو حق ادا کر دیں اہل حقوق میں جو
لوگ زندہ ہوں لیکن ان کا پتہ معلوم نہ ہو ان کی طرف سے اُن کے حقوق کے بقدر مسکینوں کو صدقہ دے
دیں جب تک ادائیگی نہ ہو صدقہ کرتے رہیں۔ اور تمام حقوق والوں کے لئے خواہ مالی حقوق ہوں
خواہ آبرو کے حقوق ہوں بہر حال دعائے خیر اور استغفار ہمیشہ پابندی سے کرتے رہیں اور نیکیوں
کی بہت زیادہ کثرت کریں کیونکہ قیامت کے دن حقوق کا لین دین نیکیوں سے ہوگا، وہاں روپے
پیسے کام نہیں چلے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حقوق والوں کو اس کی نیکیاں دلا دی جائیں
گی جس پر حقوق تھے اور نیکیاں پوری نہ پڑیں گی تو حقوق والوں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں
گے جس پر حقوق واجب تھے اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ لہٰذا نیکیوں کی کثرت اور

اصحاب حقوق کے لئے دعائے خیر تو ہر حال میں کرتا ہی رہے۔ یہ ہم نے سچی اور صحیح توبہ کا طریقہ
بتایا جو حضرات اس مضمون کو پڑھیں خصوصیت سے ہم کو بھی دعاؤں سے یاد کریں۔

فائدہ

جب کسی صاحب حق کی طرف سے صدقہ کر دیا اور اس سے کبھی ملاقات ہوگئی اور اس
نے اس کو مان لیا تو خیر ورنہ اس کا حق ادا کرنا لازم ہوگا اور جو صدقہ کیا تھا اس کا ثواب صدقہ
دینے والے کو مل جائے گا۔

فائدہ

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ظاہری گناہ کی توبہ ظاہر اور پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ
طور پر ہونی چاہیے، اگر کسی نے کوئی کلمہ خلاف شرع لوگوں کے سامنے کہا ہو تو توبہ بھی لوگوں کے
سامنے کرے ایسا کرنے سے لوگوں کو بھی اس کی توبہ کا علم ہو جائے گا اور اس سے اچھے مسلمانوں
جیسا معاملہ کریں گے اور معلوم ہوگا کہ سچے دل سے توبہ کر رہا ہے کہ لوگوں کے سامنے توبہ کرنے
سے نہیں جھجکتا اور اس طرح توبہ کی ایک اہم شرط پوری ہو جائے گی۔ مثلاً کسی نے اپنی جہالت
سے لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر اناج نہ ہو تو یہ کلمہ کفر ہے کیونکہ
اس میں روزہ کی تحقیر ہے اور روزہ کا مذاق ہے، اب اس کی توبہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اعلان
کرے کہ میں نے بہت بڑا کلمہ کہا ہے آپ لوگ گواہ رہیں کہ میں بارگاہِ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں
اسی طرح اگر کسی مسلمان کی خصوصاً کسی عالم کی بے عزتی کی ہو جو لوگوں کے سامنے ہو تو اس کی معافی
بھی اُن سے لوگوں کے سامنے مانگے تاکہ نفس کی اصلاح بھی ہو اور جن لوگوں کے سامنے بے عزتی
کی ہے ان کے سامنے ان کا اکرام اور اعزاز بھی ہو جائے۔ بعض لوگ مجمع میں عزت دار آدمی کو
اُلٹے سیدھے الفاظ کہہ دیتے ہیں یا ڈانٹ دیتے ہیں پھر تنہائی میں معافی مانگتے ہیں ایسی
معافی سے اس بے عزتی کی تلافی نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے کی تھی خوب سمجھ لو۔ حضرت معاذ بن جبل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے، آپ نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو
اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑ لو (یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کا اہتمام کرو) اور ہر پتھر اور ہر

درخت کے نزدیک اللہ کو یاد کرو، اور جو کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے لئے نئی توبہ کرو پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ طور پر ہو رواہ الطبرانی باسناد حسن الا ان عطاء لم یدرک معاذا کذا فی الترغیب للمنذری کتاب التوبۃ والزھد ایک اہم بات اور قابلِ ذکر ہے اور وہ یہ کہ بہت سے لوگ بعض گمراہ فرقوں سے متاثر ہو کر ان کے عقائد اور افکار و نظریات کی تبلیغ کرنی شروع کر دیتے ہیں اور ان میں جو صاحب قلم ہوتے ہیں ان گمراہیوں کی حمایت میں مضامین بھی شائع کرتے رہتے ہیں پھر جب اللہ کی جانب سے ہدایت نصیب ہوتی ہے تو گھر میں بیٹھ کر توبہ کر لیتے ہیں، ایسی توبہ نامکمل ہے ان لوگوں پر واجب ہے کہ جس جس کو گمراہ لوگوں کی باتوں کی دعوت دے کر گمراہی پر لگایا تھا ان کو بتا دیں کہ یہ گمراہی ہے میں گمراہی میں تھا تم کو بھی اس پر لگا دیا اب میں نے توبہ کر لی ہے تم بھی توبہ کر لو، اور اخبارات یا رسائل میں یا کتابی صورت میں گمراہی کی جو چیزیں شائع کی ہوں ان سب کی ایک ایک کر کے تردید شائع کریں اور توبہ نامہ بھی ان ہی پرچوں میں شائع کریں جن میں گمراہی کے مضامین شائع کئے تھے خلاصہ یہ کہ جو بگاڑ اور فساد پھیلایا ہے حتی الوسع اس کی تلافی کریں، قرآن مجید میں اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا کے ساتھ جو وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فرمایا ہے اس میں اسی کو واضح فرمایا ہے خوب سمجھ لیں۔

فائدہ

توبہ کے بعد گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کریں اور نیکیوں کی کثرت کریں خصوصاً جن نیکیوں کو تلافی مافات میں زیادہ دخل ہے ان کا خاص دخل ہے ان کا خاص اہتمام کریں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تیری والدہ (زندہ) ہے عرض کیا نہیں! فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ عرض کیا ہاں (خالہ ہے) فرمایا بس تو اس کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو (رواہ الترمذی) معلوم ہوا کہ ماں اور خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو گناہوں کے معاف کرانے میں خاص دخل ہے۔

باب ہفتم

چند نمازیں جو دعاؤں کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں

ساتواں باب

اس باب میں وہ نمازیں ذکر کی جاتی ہیں جن کا حاجات پوری کرانے کے لئے پڑھنا احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے۔

ہر مشکل دور کرنے کے لئے نماز پڑھو

حدیث نمبر ۶۴

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز پڑھنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔

(سنن ابوداؤد ص۱۸۶، ج۱، باب وقت قیام النبی من اللیل)

تشریح

قرآن مجید میں ارشاد ہے يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ یعنی اے ایمان والو! مدد مانگو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ جب کوئی مشکل پیش آئے یا کسی مصیبت کا سامنا ہو تو صبر اور صلوٰۃ یعنی نماز کے ساتھ اللہ سے مدد مانگی جائے۔

صبر بہت بڑی چیز ہے اس پر ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ مصیبت بھی دُور فرماتے ہیں جب مومن بندہ مصیبت میں جزع و فزع اور گھبراہٹ نہیں دکھاتا اور اللہ جل شانہٗ سے ہی امید باندھ کر مصیبت کے دفع ہونے کا انتظار کرتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہوتی ہے اور مصیبت دُور کر دی جاتی ہے، جس کو صبر کی دولت مل گئی وہ بہت بڑی دولت سے نوازا گیا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔ یعنی کسی کو کوئی عطا ایسی نہیں دی گئی جو صبر سے بہتر ہو اور سب سے بڑھ کر وسیع ہو (بخاری و مسلم)

مصیبت دُور کرنے کا دوسرا ذریعہ نماز ہے نماز بہت بڑی چیز ہے نماز کے ذریعہ اللہ جل شانہٗ سے بندہ کا خصوصی تعلق پیدا ہو جاتا ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ظاہر ہے کہ جس چیز کا یہ مرتبہ ہوگا وہ خصوصی تعلق کا ذریعہ کیوں نہ بنے گی اور جب خصوصی تعلق ہوگا تو اللہ جل شانہٗ کی مدد اور رحمت ضرور متوجہ ہوگی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے بہت ہی زیادہ محبت تھی، آپؐ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کر دی گئی ہے۔[1] آپ راتوں کو اس قدر نمازیں پڑھتے تھے کہ قدم مبارک سُوج جاتے تھے، پھر اگر کوئی مشکل درپیش ہو جاتی تو خصوصیت کے ساتھ نماز کی طرف اور زیادہ متوجہ ہو جاتے تھے۔ فرض نمازوں کے بعد جو دعا کی جائے اس کا قبولیت سے قریب تر ہونا اپنی اورتاق میں بیان ہو چکا ہے اگر کوئی شخص نماز ہی میں لگا رہے تو اول تو یہ نماز میں لگنا ہی رفع مصیبت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے اکسیر ہے اگر دعا بھی مانگ لے تو اللہ کی رحمتیں اور نصرتیں بے حساب متوجہ ہوں گی لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ جب مصیبت آتی ہے دنیا کی تدبیریں کرتے ہیں اور سارا وقت اور جان و مال انہی تدبیروں میں لگا دیتے ہیں لیکن نماز کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور نہ سچے دل سے دعا کرتے ہیں، حالانکہ دفع مصائب کا سب سے بڑا ذریعہ اور کامیاب علاج نماز اور دعا ہی ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۴۹، ج ۱، ۱۲

مذکورہ بالا حدیث سے ایک موٹی بات معلوم ہوئی کہ جب کوئی مشکل پیش آتی تھی آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے، اس کے ساتھ بعض مواقع میں خصوصیت کے ساتھ نماز پڑھ کر دعا کرنے کی ترغیب اور تلقین فرمائی ہے، صلوٰۃ التوبہ، صلوٰۃ الحاجہ، صلوٰۃ الاستخارہ اسی سلسلہ کی نمازیں ہیں جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

نمازِ توبہ

حدیث ۔۷۴

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ والبیہقی وقالا ثم یصلی رکعتین وذکرہ ابن خزیمہ فی صحیحہ بغیر اسناد وذکر فیہ الرکعتین کذا فی الترغیب والترہیب للمنذری۔

ترجمہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بھی کوئی شخص گناہ کر بیٹھے پھر اٹھ کھڑا ہو اور (وضو یا غسل کی) طہارت حاصل کر کے دو رکعتیں پڑھ کر اللہ

سے مغفرت طلب کرے تو اللہ جل شانہٗ ضرور اس کی مغفرت فرما دے گا
اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً
أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا
اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ
وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ
وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی،
ابن ماجہ، ابن حبان،
بیہقی، ابن خزیمہ)

اور ایسے لوگ کہ جب کوئی کام ایسا
کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا
اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں
تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے
گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور
اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو
بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر
اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں ۔

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کا مستحب طریقہ یہ ہے
کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ جل شانہٗ سے مغفرت کا سوال کرے اس کو نمازِ توبہ کہتے ہیں، اگر
کوئی شخص نمازِ توبہ کے بغیر ہی پوری ندامت اور شرمندگی کے ساتھ گڑگڑا کر مغفرت طلب
کرے اور عہد کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا تب بھی توبہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے وہ
لوازم اور شرائط پورے کرے جو چند صفحات پہلے پچھلے باب کے ختم پر گزرے ہیں لیکن اگر
کم از کم دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور گناہوں کی مغفرت کا سچے دل سے سوال کرے تو یہ
دعا اور زیادہ لائق قبول ہو جاتی ہے یوں بھی آدابِ دعا میں سے ہے کہ کوئی نیک عمل دعا سے
پہلے کر لیا جائے پھر نماز تو افضل الاعمال ہے اس کو قبولیت دعا کا ذریعہ بنانا چاہیے خاص کر
توبہ قبول کرانے کے لئے اور گناہ معاف کرانے کے لئے تو توبہ اور دعا سے پہلے نماز کا خاص اہتمام
کرنا چاہیئے، جب کوئی گناہ ہو جائے تو گزشتہ پر ندامت اور پریشانی کے ساتھ آئندہ کو گناہ
نہ کرنے کا عہد کرے معافی مانگے اور اس پر ثابت قدم رہے، اگر نفس و شیطان کے ورغلانے

سے گناہ ہو جائے تو پھر توبہ کرے، اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو اگرچہ چند بار توبہ کی اور توڑی پھر توبہ کی تو انشاء اللہ تعالیٰ گناہ چھوٹ ہی جائیں گے وباللہ التوفیق۔

واضح رہے کہ حقوق العباد توبہ سے معاف نہیں ہوتے ہیں اور حقوق اللہ میں جن کی تلافی ممکن ہے ان کی تلافی بھی لازم ہے حقوق العباد کی ادائیگی اور حقوق اللہ کی تلافی توبہ کا جزو اعظم ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

نمازِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر یہ پڑھے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ
الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ،
أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ
لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ
وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا
حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا
إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
جو حلیم وکریم ہے اللہ پاک ہے جو
عرش عظیم کا رب ہے اور سب
تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے
اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی
واجب کرنے والی چیزوں کا اور
ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو
تیری مغفرت کو ضروری کر دیں
اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور
ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے
ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے
بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور

الرّٰاحِمِیْنَ ۔ له

کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔

نمازِ استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درپیش آنے والے تمام امور کے سلسلہ میں ہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کرنے کا ارادہ کرے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا

له رواه الترمذی وابن ماجه کلاهما من رواية فائد بن عبد الرحمٰن وزاد ابن ماجه بعد قوله یا ارحم الراحمین ثم یسئل من امر الدنیا والآخرة فانه یقدر رواه الحاکم باختصار وقال اخرجته شاهدا وفائد مستقیم الحدیث وزاد بعد قوله وعزائم مغفرتك والعصمة من کل ذنب کذا قال المنذری فی الترغیب ثم قال فائد متروك روی عنه الثقات وقال ابن عدی مع ضعفه یکتب حدیثه ۱۲

هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔[۱]

اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں شر (اور برا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما۔ جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی فرما دے۔
(مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری)

لفظ هٰذَا الْاَمْرَ جو دو جگہ ہے جب یہاں پہنچے تو اپنے اس کام کا نام لے جس کے بارے میں استخارہ کر رہا ہے۔

دُعائے استخارہ برائے نکاح

اگر نکاح کے بارے میں استخارہ کرنا ہو تو جہاں پیغام دیا ہے اس کو پوشیدہ رکھے اور اچھی طرح وضو کرکے دو چار رکعت جو مقدر میں ہو نفل نماز پڑھے اس کے بعد اللہ کی تعریف اور اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ

اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے

---

[۱] حصن عن ابن حبان ومستدرک الحاکم ۱۲

وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب ۔ فان رأیت ان فی فلانۃ خیرا لی فی دینی ودنیای واخرتی فاقدرھا لی وان کان غیرھا خیرا منھا لی فی دینی واخرتی فاقدرھا لی[1]

قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیبوں کا حال خوب جانتا ہے۔ پس اگر تیرے علم میں ہے کہ فلانی عورت (یہاں اس عورت کا نام لے) میرے لئے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما اور اگر اس کے علاوہ (کوئی) دوسری عورت میرے دین اور آخرت کے لئے بہتر ہو تو اسی کو میرے لئے مقدر فرما۔

دعائے حفظ قرآن مجید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے اور جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو الحسن کیا میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا ارشاد فرما دیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب جمعہ میں اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے آخیر تہائی حصہ میں اٹھو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت خاص طور سے قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے جو سوف استغفر لکم فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے لئے استغفار کروں گا، اس سے شب جمعہ مراد تھی۔ پس اگر اس وقت میں

---

[1] حصن عن ابن حبان ومستدرک الحاکم ۱۲

جاگنا دشوار ہو تو رات کے درمیانی حصہ میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع ہی رات میں کھڑے ہو کر
چار رکعت نماز (نفل) پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ اور دوسری رکعت میں
فاتحہ کے بعد سورۂ دخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الٓمٓ سجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے
بعد سورۂ ملک پڑھو اور جب التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو اوّل حق شانہٗ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا

ف اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ چار رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ کی خوب حمد و ثنا بیان کرے
اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود و سلام بھیجے اور
مسلمین و مسلمات و مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے نیچے ایک دعا لکھی جاتی ہے جس
میں یہ سب چیزیں جمع کر دی گئی ہیں تاکہ عوام کے لئے سہولت ہو سکے جو حضرات اس سے زیادہ مبالغہ
کے ساتھ پڑھ سکیں اس پر اکتفا نہ کرے اور اضافہ کرلیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ
كَلِمَاتِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا
اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْهَاشِمِيِّ ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ
وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَ
الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو
تمام جہانوں کا پروردگار ہے اتنی
تعریف جتنی اس کی مخلوق ہے اور
جس سے وہ راضی ہو اور جتنا اس
کے عرش کا وزن ہے اور جو اس کے
کلمات کی روشنائی کے برابر ہو۔ اے
اللہ میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا
جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی
ہے اے اللہ درود و سلام اور برکت
نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد
مصطفےٰ پر جو نبی امی ہیں اور ہاشمی
ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے
اصحاب پر جو نیک اور کریم ہیں اور
تمام نبیوں پر اور مرسلین پر اور

بیان کرو اور اس کے بعد محبوب رب پر درود بھیجو اور تمام انبیاء پر درود بھیجو اس کے بعد مومنین کے لئے اور ان مسلمان بھائیوں کے لئے جو تم سے پہلے گزر گئے ہیں استغفار کرو پھر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ

اے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ جب تک زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔ اے اللہ زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے عظمت و بزرگی والے اور اس غلبہ کے مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن ہے اے اللہ اے رحمٰن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ۔

مقرب فرشتوں پر اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے بارے میں کوئی کینہ پیدا نہ فرما۔ اے ہمارے رب بلاشبہ تو رؤف و رحیم ہے۔ اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور تمام مومنین و مومنات اور تمام مسلمین و مسلمات کو بخش دے۔ بیشک تو سننے والا ہے دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے۔

كما علمتني وارزقني أن أتلوه على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموت والأرض ذا الجلال والإكرام والعزة التي لا ترام أسألك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك أن تنور بكتابك بصري وأن تطلق به لساني وأن تفرج به عن قلبي وأن تشرح به صدري وأن تغسل به بدني فإنه لا يعينني على الحق غيرك ولا يؤتيه إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

نور کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنا کلام پاک مجھے سکھلایا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کر دے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اسے اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے اے اللہ زمین و آسمان کو بے نمونہ پیدا کرنے والے۔ اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ کے مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن ہے اے اللہ میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور فرما دے اور میری زبان کو اس کے پڑھنے میں چلا دے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور فرما دے اور میرے سینہ کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کے میل کو دھو دے کہ حق پر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں اور میری یہ آرزو تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے جو عظیم اور برتر ہے۔

اس کو بتا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن اس عمل کو تین ہفتہ یا پانچ ہفتہ یا سات ہفتہ کرو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور دعا قبول کی جائے گی قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کبھی کسی مومن سے خطا نہ کرے گی (یعنی ضرور قبول ہوگی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پانچ یا سات ہی جمعے گزرے ہوں گے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ پہلے میں تقریباً چار آیات یا ان کی برابر یاد کرتا تھا اور وہ ذہن سے نکل جاتی تھیں اور اب (اس عمل کے بعد) تقریباً چالیس آیات پڑھتا ہوں جو ایسی ازبر ہو جاتی ہیں کہ گویا میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھ رہا ہوں اور پہلے میں حدیث سن کر جب دہرانا چاہتا تھا تو ذہن میں نہ رہتی تھی اور اب جو احادیث سنتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔[1]

فائدہ

اس سے معلوم ہوا کہ یہ عمل صرف حفظِ قرآن ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ دینیات کی دوسری چیزوں کو یاد رکھنے کے لئے بھی مفید ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تجربہ بتایا کہ اس کے بعد قرآن و حدیث دونوں خوب یاد رہتے ہیں۔[2]

---

[1] اخرجہ الترمذی فی ابواب الدعوات وحسنہ ۱۲۔

[2] نمازِ حفظِ قرآن جو اوپر لکھی ہے اس میں تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ آلم سجدہ پڑھنے کو فرمایا ہے حالانکہ ترتیبِ قرآنی میں یہ سورت ان دونوں سورتوں سے مقدم ہے جن کو پہلی اور دوسری رکعت میں پڑھنے کو بتایا اگر کسی کے ذہن میں تقدیم و تاخیر کا سوال اٹھے تو اس کا جواب اولاً یہ ہے کہ نوافل میں اس طرح کی گنجائش ہوتی ہے۔ ثانیاً یہ کہ نوافل کی ہر دو رکعت علیحدہ نماز شمار کی جاتی ہے اور ہر دو رکعت کی قرأت مرتب ہے۔ ۱۲

باب ہشتم

قرآن مجید کی دعائیں
جن کو
مختلف حالات اور حاجات
کے موقع پر پڑھنا چاہیئے

آٹھواں باب

اس باب میں قرآن مجید کی وہ دعائیں درج کی جاتی ہیں جو مختلف حاجات کے لئے موقعہ بموقعہ پڑھنی چاہئیں اللہ کے نبیوں (علیہم السلام) اور نیک بندوں کی جو دعائیں قرآن مجید میں نقل کی گئی ہیں ان باب میں یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔

قبولیت اعمال کی دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اے ہمارے رب ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ خوب سننے والے (اور) جاننے والے ہیں اے ہمارے پروردگار اور ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا فرمائیے جو آپ کی فرماں بردار ہو اور ہم کو ہمارے حج کے احکام بتا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے بے شک آپ ہی توجہ فرمانے والے مہربانی فرمانے والے ہیں۔

اللہ پاک کے حکم سے جس وقت حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اسماعیل علیہم السلام کے ساتھ خانۂ کعبہ تعمیر کر رہے تھے اس وقت ان دونوں نے یہ دعائیں کی تھیں۔ معلوم ہوا کہ نیک عمل پر گھمنڈ نہیں ہونا چاہیئے۔ دیکھو اللہ ہی کے حکم سے اللہ ہی کا گھر بنا رہے تھے اور بنانے والے بھی کون تھے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام اُن کے اخلاص میں کوئی شک نہیں تھا پھر بھی اللہ کی بارگاہ میں دعا کر رہے تھے

کر لے اللہ ہمارے اس عمل کو قبول فرما۔ کوئی شخص کیسا ہی اچھے سے اچھا عمل کرے جب تک بارگاہِ خداوندی میں قبول نہ ہو اس عمل کی کوئی حیثیت اور قیمت نہیں اس لئے صحیح طریقہ یہی ہے جو مخلصین کے طرزِ عمل سے ظاہر ہے کہ عمل کرتا رہے اور ڈرتا رہے اور قبول ہونے کی دعا سے غافل نہ ہو۔

دنیا و آخرت کی بھلائی اور عذابِ دوزخ سے بچنے کی دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؁ (بقرہ ع ۲۵)	اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بہتری عطا فرما۔ اور آخرت میں بھی بہتری عطا فرما۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

ف : یہ دعا بہت جامع ہے جس میں دنیا اور آخرت کی ہر خیر اور خوبی کا سوال ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً (آخر تک)، (بخاری ومسلم) چونکہ اس دعا میں دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کا سوال ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بہت پسند فرماتے تھے۔ شروع میں رَبَّنَا کہے یا اَللّٰھُمَّ کہے دونوں طرح درست ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی (یعنی بیماری کی وجہ سے ان کی مزاج پرسی فرمائی) جن کی آواز بہت پست ہو چکی تھی اور کمزوری کے باعث چوزے کی طرح ہو گئے تھے۔ ان کا حال دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے رہے ہو یا کسی بات کا سوال کرتے رہے ہو انہوں نے کہا ہاں میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ مجھے آپ آخرت میں جو سزا دینے والے ہیں وہ سزا ابھی مجھے دنیا میں دے دیجئے آپ نے فرمایا سبحان اللہ تمہیں اس عذاب کے سہنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے یعنی دونوں جہانوں میں اچھی حالت میں رکھ اور عذابِ دوزخ سے بچا) اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ

فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد اُن صاحب نے یہی دعا کی تو اللہ جل شانہٗ نے اُن کو شفا دے دی۔ یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

بھول چوک کی معافی اور مغفرت اور رحمت کی دعا

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ۔ (سورۂ بقرہ ع ۴۰)

اعتقاد رکھتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس چیز کا جو اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور سب نے یوں کہا کہ ہم نے سنا اور خوشی سے مانا ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت ہو۔ اے ہمارے رب ہماری گرفت نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے ہمارے رب ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجیو جیسے

ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے سخت حکم بھیجے تھے اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالیے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور ہم سے درگزر فرمایئے اور ہم کو بخش دیجئے۔ اور ہم پر رحم فرمایئے۔ آپ ہمارے کارساز ہیں پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمایئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے تھے اسی اثنا میں اوپر سے ایک سخت آواز سنی آپ نے اوپر کو سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ آسمان کا دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا پھر فرمایا کہ یہ فرشتہ زمین پر نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا اس فرشتے نے آپ کو سلام کیا اور کہا کہ آپ خوش ہو جائیں۔ ایسے دو نوروں کی وجہ سے جو آپ کو دیئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (یعنی آمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورت تک جو ابھی اوپر لکھی گئیں) فرشتے نے کہا کہ ان دونوں نوروں میں سے جو بھی حصہ آپ پڑھیں گے (جو دعا پر مشتمل ہے) تو آپ کا مطلوب ضرور آپ کو دیا جائے گا (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں بھی سوال ہے اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات میں بھی سوال ہے۔ دعا میں ان کو پڑھتے جاؤ گے تو ان میں جو سوال کیا گیا ہے وہ پورا ہوتا جائے گا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کوئی شخص کسی رات میں سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (یعنی آمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک) پڑھ لے تو یہ آیتیں اس کے لئے کافی ہوں گی۔ (بخاری ومسلم)

یعنی ہر قسم کی شر اور ضرر اور تکلیف دینے والی چیز سے ان کے پڑھنے کے باعث حفاظت ہو جائے گی۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورت بقرہ کا آخری حصہ اللہ کی رحمت کے خزانے میں سے ہے اور اس کے عرش کے نیچے جو خزانے ہیں اس میں سے ہے۔ یہ اس امت کو عطا فرمایا ہے جس نے کوئی خیر دنیا اور آخرت کی ایسی نہیں چھوڑی جس پر یہ مشتمل نہ ہو (اس میں ہر خیر و خوبی اور بھلائی اور نصرت و رحمت اور مغفرت کا سوال کر لیا گیا

ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح الدارمی)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اس خزانے سے دی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔ لہٰذا تم ان کو سیکھو اور عورتوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ سراپا رحمت ہیں اور اللہ کی نزدیکی کا سبب ہیں اور دعا ہیں۔

(رواہ الدارمی مرسلاً مشکوٰۃ صـ ۱۸۹)

ہدایت پر باقی رہنے کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

(آلِ عمران ۱۴)

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دیجئے اس کے بعد کہ آپ نے ہم کو ہدایت دے دی ہے اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

بخشش کی اور دوزخ سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(آلِ عمران ۲۴)

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے۔

اپنے گناہ کا اقرار اور مغفرت اور رحم کی درخواست

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (اعراف ع ۲)

نہ فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہ فرمائیں گے تو واقعی ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یہ دعا حضرت آدم اور اُن کی بیوی حضرت حوا علیہما السلام نے کی تھی جب ان کو ایک درخت کھانے کی سزا میں جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا تھا۔ ان دونوں حضرات کو اپنی خطا پر بہت زیادہ ندامت تھی۔ برابر توبہ استغفار کرتے رہے۔ اللہ جل شانہٗ نے ان کو یہ کلمات بتائے جو اوپر لکھے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ اللہ جل شانہٗ نے دعا قبول فرمائی۔ ان الفاظ میں اوّل تو اپنے گناہ کا اقرار ہے اور ندامت کا اظہار ہے کہ خالق اور مالک کی نافرمانی ہوگئی جس سے اپنے نفسوں پر ظلم ہوگیا اور اس بات کا بھی اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اگر مغفرت اور رحمت نہ فرمائے تو نقصان ہی نقصان ہے اور خسارہ ہی خسارہ ہے۔ گناہ پر ندامت ہی درحقیقت توبہ ہے۔ اگر ندامت نہ ہو تو صرف زبان سے توبہ واستغفار کر لینے سے وہ توبہ نہیں ہو جاتی جو عند اللہ مطلوب ہے۔ جب کوئی بندہ اس یقین کے ساتھ مغفرت مانگتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا تو اللہ جل شانہٗ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں کے بخشنے پر قدرت رکھنے والا ہوں تو میں اس کو بخش دوں گا اور مجھے (کسی کی) کوئی پروا نہیں۔ یہ مغفرت اس وقت تک ہے جب تک میرے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۴)

مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی چند دعائیں

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۔ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا

(اے پروردگار) تو ہمارا کارساز ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب بخشنے والوں سے بہتر بخشنے والا ہے، اور لکھ دے دنیا میں ہمارے لئے اچھی حالت

اِلَیْكَ ۔ (اعراف ع ۱۹)

اور آخرت میں بھی، بے شک ہم تیری طرف رجوع ہوئے

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (قصص ع ۲)

اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ (سورۂ مومنون ع ۶)

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما بے شک آپ رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم فرمانے والے ہیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ (مومنون ع ۶)

اے میرے رب مغفرت فرما اور رحم فرما، بے شک آپ رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم فرمانے والے ہیں۔

دوسروں کے لئے دعائے مغفرت

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ (سورۂ یوسف ع ۱۱)

اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

یہ دعا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے لئے کی تھی۔

اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَ

اے میرے رب میری مغفرت فرما

اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۔

(اعراف ع ۱۸)

اور میرے بھائی کی بھی۔ اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔

گناہوں کی مغفرت اور کفارہ سیئات اور وفات مع الابرار کی دعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔

(آخری رکوع آل عمران)

اے ہمارے رب تونے یہ کارخانۂ عالم، عبث نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب جس کو تونے دوزخ میں ڈالا اس کو رسوا کیا اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے سنا ایک پکارنے والے سے جو ایمان لانے کے لئے پکارتا ہے کہ (لوگو) اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کا کفارہ فرما دیجئے (اور جب دنیا سے اٹھانا ہو) تو نیک بندوں میں شامل فرما کر اٹھانا۔ اے ہمارے رب تونے ہم سے اپنے رسول کی معرفت جو وعدے کئے وہ نصیب فرما اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

مسلمانوں کی طرف سے سینہ صاف ہونے کی اور گزرے ہوئے مسلمان بھائیوں کے لئے مغفرت کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔

(حشر ع ۲)

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق مہربان ہیں۔

والدین کے لئے رحمت کی دُعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۔

(بنی اسرائیل ع ۳)

اے میرے رب ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے۔

اہلِ باطل کے ہار جانے کے لئے دُعا

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۔

(اعراف ع ۱۱)

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ فرما دیجئے اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

علم کی زیادتی کے لئے دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورۂ طٰہٰ ۶۴)

اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے۔

آنے والی نسلوں میں اپنے کو اچھائی کے ساتھ یاد کئے جانے اور جنت نصیب ہونے کی دعا

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ (شعراء ۵۴)

اے میرے رب مجھ کو حکمت عطا فرما اور مجھ کو نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں اچھائی کے ساتھ جاری رکھ اور مجھ کو جنت النعیم کے مستحقین میں سے کر دے۔

اسلام پر موت آنے اور صالحین میں شامل ہونے کی دعا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (یوسف ۱۱۴)

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے آپ میرے ولی ہیں دنیا میں اور آخرت میں مجھے فرماں برداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا لیجئے اور مجھ کو صالحین میں شامل فرمائیے۔

اللہ کی خوشنودی کے کاموں اور آل اولاد کی درستگی کے لئے دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(احقاف ع ۲)

اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں۔ جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرماں بردار ہوں۔

دوزخ سے محفوظ رہنے کی دعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔

(فرقان ع ۶)

اے ہمارے پروردگار جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھئے۔ بے شک اس کا عذاب پوری تباہی ہے بیشک جہنم برا ٹھکانہ ہے اور برا مقام ہے۔

اولاد طلب کرنے کی دعا

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ

(آل عمران ع ۴)

اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد عنایت فرمائیے بلاشبہ آپ دعا سننے والے ہیں۔

یہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔ (انبیاء ع ۶)

اے میرے رب مجھ کو لاوارث مت رکھیو اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔

یہ بھی حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور اُن کو یحییٰ علیہ السلام عطا کئے گئے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (صافات ع ۳)

اے میرے رب مجھے نیک فرزند عطا فرما۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ جو انہوں نے بڑھاپے میں کی تھی اللہ نے اُن کو فرزند عطا فرمایا۔

سینہ کی کشادگی اور کام کی آسانی اور بیان واضح ہونے کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ (طٰہٰ ع ۲)

اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دیجئے اور میرے لئے میرا کام آسان فرما دیجئے اور میری زبان کی گرہ کھول دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ لیں۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے اس وقت کی تھی جب اللہ جل شانہٗ نے ان کو نبوت عطا فرما کر فرعون کی تبلیغ کے لئے جانے کا حکم فرمایا تھا۔

نماز قائم رکھنے اور اپنی اور والدین اور مومنین کی مغفرت کی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم رکھنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی (نماز قائم رکھنے والے) رکھنا۔ اے ہمارے رب اور میری

لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (ابراهيم ع ۶)

دعا قبول فرما اے ہمارے رب میری مغفرت فرما دیجئے اور میرے والدین کی اور تمام مومنین کی جس دن حساب قائم ہوگا۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔

رحمت اور درستی کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (کهف ع ۱)

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے اور ہمارے لئے ہمارے کام میں درستی کا سامان مہیا فرمائیے۔

یہ اصحاب کہف کی دعا ہے جب وہ اپنی قوم سے چھپ کر ایمان بچانے کے لئے اپنے شہر سے فرار ہوئے اور ایک غار میں پناہ لی تو اس وقت یہ دعا کی۔

کافروں کے مقابلہ میں نصرت اور ثبات قدمی کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۵)

اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں حد سے آگے بڑھ جانے کو بخش دیجئے اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھیے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیے۔

ہر مصیبت سے نجات کی دُعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پاک ہیں۔ بے شک میں قصور کرنے والوں میں سے ہوں۔

(انبیاء ع ۶)

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جب اُن کو مچھلی نے نگل لیا تھا تو انہوں نے اندھیریوں میں اپنے رب کو ان الفاظ سے پکارا۔ ایک اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اور دوسری سمندر کی گہرائی کی اور تیسری اندھیری رات کی تھی۔ اللہ جل شانہٗ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اس غم یعنی گھٹن اور مصیبت سے نجات دی۔ ان الفاظ میں اللہ کی معبودیت کا اقرار ہے اور ہر عیب سے اُس کی پاکی بیان کی ہے اور اپنے قصور کا اقرار کیا ہے اگرچہ کوئی لفظ مانگنے کا نہیں ہے لیکن بارگاہِ خداوندی میں خطا کا اقرار کر لینا اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرنا بھی دعا ہی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ایسی دعا ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان اس کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن احمد والترمذی ص ۲۰۰)

مرض سے صحت یاب ہونے کے لئے دعا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔	مجھے تکلیف پہنچی ہوئی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

(انبیاء ع ۶)

یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے بہت سخت بیماری کے موقعہ پر کی تھی اللہ پاک نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور صحت وعافیت دی۔

اچھی جگہ اُترنے اور رہنے کی دعا

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ	اے میرے رب مجھ کو برکت کا اُترنا اُتار دے اور سب اُتارنے

الْمُنْزِلِيْنَ۔ (مومنون ع ۲) | والوں میں آپ اچھے اتارنے والے ہیں۔

شیاطین سے محفوظ رہنے کی دعا

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ۔ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ (مومنون ع ۵)

اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور اے میرے رب میں اس سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان میرے پاس حاضر ہوں۔

اللہ جل شانہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔

آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی اولاد اور متقیوں کا پیشوا ہونے کی دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (فرقان ع ۶)

اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔

شکر کی توفیق اور نیک عمل کی اور صالحین میں داخل ہونے کی دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ

اے میرے رب مجھے اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عنایت فرمائیں اور یہ کہ میں

عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (نمل ع ۲) — نیک کام کیا کروں جس سے آپ راضی ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمایئے

یہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے

ہر خیر طلب کرنے کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ (قصص ع ۳) — اے میرے پروردگار، جو بھی کوئی "خیر آپ میری طرف بھیجیں میں" اس کا محتاج ہوں۔

اپنی کامیابی اور مفسدوں کی ناکامی کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (عنکبوت ع ۳) — اے میرے رب مفسدوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

یہ دعا حضرت لوط علیہ السلام نے کی تھی۔ جس کے بعد اُن کی بدکار قوم برباد ہوئی۔

دشمنوں سے اِنتقام لینے کی دُعا

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ — اے میرے رب! میں مغلوب ہوں سو آپ اِنتقام لے لیجئے۔

نیک بندوں کے لئے دُعا

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا — اے ہمارے رب آپ کی رحمت اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو آپ اُن لوگوں کو بخش دیجئے

سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے راستے کی پیروی کی اور اُن کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

اے ہمارے پروردگار اور اُن کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے داخل فرمائیے اور اُن کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق ہوں اُن کو بھی داخل کر دیجئے۔ بلاشبہ آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور اُن کو تکلیفوں سے بچائیے اور جس کو آپ نے اُس دن تکلیفوں سے بچا لیا تو اُس پر آپ نے مہربانی فرما دی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

ظالموں میں شامل نہ ہونے کی دُعا

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

تو اے رب مجھ کو ظالموں میں شامل نہ فرمائیے۔

ظالموں سے نجات پانے کی دُعا

رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

اے میرے رب مجھے ظالم قوم سے نجات دیجئے۔

(قصص ع ٣)

ظالموں کا تختۂ مشق نہ بننے اور کافروں سے نجات پانے کی دعا

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (سورۂ یونس ع ۹)

ہم نے اللہ پر توکل کیا اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہم کو تو اپنی رحمت کے صدقہ کافر لوگوں سے نجات دے ۔

کافروں کا تختۂ مشق نہ بننے کی دعا

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔

(ممتحنہ ع ۱)

اے ہمارے رب ہم نے آپ پر توکل کیا اور ہم آپ ہی کی طرف رجوع ہوئے اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے اے اللہ ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما دے بے شک آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں ۔

نورِ کامل حاصل ہونے کی دعا

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

(تحریم ع ۲)

اے ہمارے رب کامل کر دے ہمارے لئے ہمارا نور اور ہم کو بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ۔

اپنے اور والدین اور مومنین و مومنات کے لئے دُعائے مغفرت اور ظالموں کے لئے تباہی کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۔

اے میرے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی شخص میرے گھر میں با ایمان ہو کر داخل ہو اس کو اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کی بربادی اور بڑھا دیجئے۔

یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام نے کی تھی جب ان کی قوم نے اُن کو بہت ستایا تھا اور تھوڑے سے آدمی مسلمان ہوئے تھے۔

بابِ نہم

احادیث شریفہ سے منتخب دعائیں

یعنی

ہر موقعہ اور مقام کی دعائیں

جن کا

ورد رکھنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا

بہترین ذریعہ ہے

نواں باب

اس باب میں وہ دعائیں درج کی جاتی ہیں جو زندگی کے عام حالات اور مختلف اوقات سے متعلق ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے اس ذکر میں یہ دعائیں بھی شامل ہیں جن کو موقعہ موقعہ پر پڑھنا مروی ہے۔ ان دعاؤں کے معانی میں غور و خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اسلام کی بڑی اہم تعلیمات ہیں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہٗ کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا ہے اسی نے زندہ رکھا اسی نے سُلایا اسی نے سوتے سے جگایا اسی نے کھلایا اور اسی نے پلایا اور پہنایا اسی کے حکم سے صبح ہوتی ہے اسی کے حکم سے شام ہوتی ہے سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے۔ شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے ہر دکھ کا دور کرنے والا وہی ہے بارش اسی کے حکم سے آتی ہے ہوائیں اسی کے حکم سے چلتی ہیں ہر خیر کا سوال اسی سے کرنا چاہیے اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے اسی کو پکارنا چاہیے ہر مصیبت میں اسی کو پکارو ہر مجلس میں اور ہر موقعہ اور ہر مقام میں اسی کو یاد کرو اور نعمت کے حاصل ہونے پر اور ہر دکھ تکلیف کے چلے جانے پر اسی کا شکر ادا کرو۔ بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکا کر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے بعض دوسرے شعبوں سے متعلق ہے مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے لیکن ان دعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت سے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کھلانے کی نسبت اللہ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اسی کی طرف ہے۔ پیٹ بھی وہی بھرتا ہے پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام وہی پہنچاتا ہے اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت و مشقت اور کد و کاوش کے پیٹ نہیں بھرتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ مل بھی جائے تو ضروری نہیں

کہ اس کے ذریعہ کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسر ہو جاتیں اگر یہ چیزیں میسر بھی ہو جائیں تو ضروری نہیں کہ ان کو استعمال کرنا بھی نصیب ہو جائے اور اگر استعمال کر بھی لیں تو یہ ضروری نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہو جائے بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیاس نہیں بجھتی۔ وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا بہترین مکانات میں نرم نرم بستر ہیں ایئر کنڈیشنڈ لگے ہوتے ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کا لانا اور پھر زندہ اٹھا دینا، کھلانا اور پیٹ بھر دینا اور اسے معدہ میں پچا دینا اور اس سے خون بنا کر جسم میں رواں دواں کر دینا اور قوت دینا، پیاس بجھانا یہ سب اللہ ہی کی مشیت اور قوت سے ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع پر اللہ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار کرتے تھے اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے اور اس کی تعلیم دیتے تھے، کیونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اسی کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام راحت پاتے ہیں، وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں اس لئے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت و سکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقع پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے۔

ان دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہیے کیونکہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہٗ تک پہنچنے کا اعلیٰ ترین واحد ذریعہ ہے۔ دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرمائے ہیں اس لئے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بنائی ہوئی دعا کے پڑھنے کی بجائے ان کا ورد رکھنا اور موقع بموقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے بعض اہل اللہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان دعاؤں کا ورد رکھنے ہی سے ان کا سلوک پورا ہو گیا اور وصول الی اللہ کی دولت سے مالا مال ہو گئے ریاضتوں اور مجاہدوں میں جان کو جان نہ کھپانی پڑی یہ دعائیں احقر نے خود کتب حدیث میں دیکھ کر لکھی ہیں اور سلیس ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے یہ دعائیں احقر نے تقریباً تیس سال قبل ایک کتابچہ میں جمع کی تھیں جو مسنون دعاؤں کے نام سے

معروف و مشہور ہے۔ بچوں کو وظائف یاد کرانے کے لئے وہ کتابچہ بہت مناسب ہے۔ جو
حضرات مستفید ہوں احقر کو اور احقر کے والدین اور مشائخ کو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔
و باللہ التوفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھے

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ	ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لئے
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ	جو رب العالمین ہے صبح کے
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا	وقت میں داخل ہوئے اے
الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَ نَصْرَهٗ	اللہ میں تجھ سے اس روز کی بہتری
وَنُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ	یعنی اس روز کی فتح اور نصرت
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا	اور اس روز کے نور اور برکت
فِيْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔	اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور

ان چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ	اے اللہ تیری قدرت سے ہم صبح
اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيٰى وَبِكَ	کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری
نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ	قدرت سے ہم شام کے وقت میں

داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم جیتے مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

لہ سنن ابی داؤد ۱۲ لہ سنن ترمذی ۱۲

جب سورج نکلے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا۔

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

جب شام ہو تو یہ پڑھے

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَکَتَهَا وَهُدَاهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لئے جو رب العالمین ہے شام کے وقت میں داخل ہوئے اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی بہتری یعنی اس رات کی فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں تجھ سے اُن چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی۔

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ۔

اے اللہ ہم تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرنے کے پیچھے

---

١ حصن حصین ١٢ ٢ سنن ابی داؤد ١٢ ٣ سنن ترمذی و ابی داؤد ١٢

اللہ کر تیری ہی طرف جانا ہے۔

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ

اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

صبح شام پڑھنے کی چند اور چیزیں

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی (ترمذی) اور ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ صبح کو اس کے پڑھ لینے سے شام تک اور شام کو پڑھ لینے سے صبح تک اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ (المشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو (سورۂ روم کی) یہ تین آیات:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ — سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے

۱؎ مشکوٰۃ المصابیح ۲۱

تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد ہے اور بعد زوال بھی اور ظہر کے وقت بھی، وہ جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ فرماتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

پڑھے تو اس دن جو اوراد وغیرہ چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پائے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھے تو اس رات کو جو اوراد وغیرہ چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پائے گا۔

(ابوداؤد شریف)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۂ مومن کی ابتدائی آیات اور آیۃ الکرسی پڑھے تو ان کی وجہ سے شام تک (آفات و مکروہات سے) محفوظ رہے گا اور جو شخص ان کو شام کے وقت پڑھے تو صبح تک (آفات و مکروہات سے) محفوظ رہے گا (ترمذی)

سورۂ مومن کی ابتدائی آیات یہ ہیں :۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

حٰم۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا ہے صاحب قدرت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف جانا ہے۔

آیۃ الکرسی یہ ہے :۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ	اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے عالم کو قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کی جناب میں بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور اس کی معلومات میں سے کسی بھی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے ہیں مگر جس قدر وہ چاہے اور اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے

اندر لے رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس پر گراں نہیں ہے اور وہ بلند اور عظیم ہے۔

(۴) فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو یہ پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ	اے اللہ اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری مخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔

تو اس نے اس دن (کے انعامات خداوندی) کا شکریہ ادا کیا۔ اور اگر وہ شام کو کہہ لے تو اس رات (کے انعامات خداوندی) کا شکریہ ادا کر دیا (ابوداؤد۔ نسائی)

فائدہ

اگر شام کو پڑھے تو اَصْبَحْنَا کی جگہ اَمْسَیْنَا ہی کہے۔

(۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات:

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا۔

میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

پڑھے تو اللہ کے ذمہ ہوگا کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے (ترمذی)

(۶) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر سورہ حشر کی یہ آخری تین آیات۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۞ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۞ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

وہ اللہ (ایسا ہے) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن اور رحیم ہے وہ اللہ (ایسا) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے۔ پاک ہے۔ سلامتی والا ہے۔ امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے۔ عزیز ہے۔ جبار ہے۔ باعظمت ہے۔ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے۔ ٹھیک

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ٹھیک بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے ، حکمت والا ہے ۔

پڑھ لے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہٗ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے گا تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہٗ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو اس پر صبح تک رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات کو مر جائے گا تو شہید مرے گا (ترمذی)

(۷) حضرت عطاء بن ابی رباح تابعیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی الصبح سورۂ یٰسین پڑھ لے (شام تک کی) اس کی حاجتیں پوری کر دی جائیں گی (مشکوٰۃ)

(۸) صبح شام تین تین بار سورۂ اخلاص اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھنا چاہیے ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صبح شام تین تین بار ان کو پڑھ لو گے تو تمہارے لئے ہر تکلیف دینے والی چیز سے کافی ہوں گی (یعنی کوئی تکلیف نہ پہنچے گی) (ترمذی)

(۹) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ دعا صبح شام پڑھنے کے لئے تلقین فرمائی ۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ۔

اے وہ ذات جو زندہ ہے اور سب کو قائم کئے ہوئے ہے میں آپ کی رحمت کے واسطے سے آپ سے فریاد کرتا ہوں ، آپ میرے سب حالات سدھار دیں اور مجھے پلک جھپکنے کی برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرمائے ۔

(۱۰) دعائے سید الاستغفار حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سیّد الاستغفار یوں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ	اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے
اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا	سوا کوئی معبود نہیں تونے مجھے پیدا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ	فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ	تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا	قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو
صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ	سکے، میں نے جو گناہ کئے ان کے
عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ	شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں
فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ	تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے
اِلَّآ اَنْتَ۔	گناہوں کا (بھی) اقرار کرتا ہوں لہٰذا

مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا ہے۔

جس نے صدق دل سے دن میں یہ الفاظ کہے اور پھر اسی روز شام ہونے سے پہلے مر گیا تو اہل جنّت سے ہوگا اور جس نے صدقِ دل سے رات کو یہ الفاظ کہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو اہل جنّت سے ہوگا (مشکوٰۃ باب الاستغفار عن البخاری)

رات کو پڑھنے کی چیزیں

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر رات میں سُورۂ واقعہ[2] پڑھ لیا کرے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔
(بیہقی فی الایمان)

(۲) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آلِ عمران کی آخری دس آیتیں

---

[1] واخرجه الترمذی فی الدعوات وفيه حين يمسی وحين يصبح وزاد لفظة ذنوبی بعد فاغفرلی ۱۲

[2] یہ سورۂ ستائیسویں پارہ میں سورۂ رحمٰن کے بعد ہے ۱۲

(اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر سورت تک، کسی رات کو پڑھ لے تو اسے رات بھر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا (مشکوٰۃ) وھو فی حکم المرفوع

(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تک سورۃ الٓمّ سجدہ جو اکیسویں پارہ میں ہے، اور سورۃ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ نہ پڑھ لیتے تھے، اس وقت تک نہ سوتے تھے (ترمذی وغیرہ) اور اسی سورہ تَبٰرَکَ الَّذِیْ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک شخص کو سفارش کرکے) اس نے بخشوا دیا (مشکوٰۃ شریف)

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک) جو شخص کسی رات کو پڑھ لے گا تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہوں گی (بخاری ومسلم) یعنی وہ ہر شر اور مکروہ سے محفوظ رہے گا اور بعض حضرات نے اس کا یہ مطلب بتایا ہے کہ اگر اس رات کے وظیفے اور ورد رہ جائیں گے تو ان کی جانب سے کافی ہوں گی۔

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے اور اپنے بستر کو تین بار جھاڑے۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر یا رخسار کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ[1]

اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو (قبروں سے) اٹھائے گا۔

یا یہ دعا پڑھے

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ

اے میرے پروردگار میں نے تیرا

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم ۱۲

جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ ۔	نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا اگر تو (سوتے میں) میرے نفس کو روک لے یعنی مجھے موت دے دے تو میرے نفس پر رحم کریو اور اگر تو اس کو

(زندہ) چھوڑ دے تو اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کریو جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔	اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ	اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف اپنا رخ کیا اور تجھی کو اپنا کام سونپا اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا۔ تیری (نعمتوں کی) طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا بتائی اور

لہ مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری و مسلم ۱۲

ارشاد فرمایا کہ اس کو سوتے وقت سب سے آخر میں پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے پڑھ لینے کے بعد اگر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو (دینِ فطرت) پر مروگے اور اگر صبح کو زندہ اٹھو گے تو تم کو خیر نصیب ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تونے اپنے بستر پر پہلو رکھا اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی تو موت کے علاوہ ہر چیز سے بے خوف ہوگیا (حصن عن البزار)

ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ بتائیے جسے (سوتے وقت) پڑھ لوں۔ جبکہ اپنے بستر پر لیٹوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سورہ) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری (کا اعلان) ہے۔

(مشکوٰۃ عن الترمذی)

بعض روایات میں ہے کہ اس کو پڑھ کر سو جائے یعنی اس کے پڑھنے کے بعد کوئی دنیاوی بات نہ کرے (حصن حصین)

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لئے) بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں پر اس طرح دم کرتے کہ کچھ تھوک کے ذرات بھی نکل جاتے۔ اس کے بعد جہاں تک ممکن ہوتا پورے بدن پر دونوں ہاتھوں کو پھیرتے تھے۔ تین مرتبہ ایسا ہی کرتے تھے اور ہاتھ پھیرتے وقت سر اور چہرہ اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے نیز اس کے علاوہ سوتے وقت ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ بھی پڑھئے اور سوتے وقت آیۃ الکرسی بھی پڑھے۔ اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ کی جانب سے رات بھر ایک محافظ فرشتہ مقرر رہے گا۔ اور کوئی شیطان اس کے پاس نہ آئے گا (بخاری)

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم ۱۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکانہ لیتے وقت تین بار

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا	میں اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں
إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ	جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے
وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ.	اور جو زندہ ہے اور سب کو قائم رکھنے

والا ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

کہہ لے تو اس کے (صغیرہ) گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کی برابر ہوں یا عالج[1] کی ریت کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کی برابر ہوں یا دنیا کے (تمام) دنوں کی برابر ہوں (مشکوٰۃ المصابیح)

فائدہ

رات کو بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھک دو اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزوں کے منہ بند کر دو اور سوتے وقت چراغ بجھا دو۔ یعنی جلتا چھوڑ کر مت سو جاؤ (مشکوٰۃ شریف)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان اپنے بستر پر (سونے کے لئے) پہنچتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف لپکتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ (اپنی بیداری کو) برائی پر ختم کر لو اور فرشتہ کہتا ہے کہ خیر پر ختم کر۔ سو اگر اللہ کے ذکر میں مشغول ہونے کے بعد سوتا ہے تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے (حصن[2])

جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَ	اے اللہ ستارے دور چلے گئے

---

[1] عالج ایک جگہ کا نام ہے جہاں ریت بہت زیادہ تھی ۱۲

[2] حصن حصین ۱۲

هَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَ اَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ، لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَهْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔

اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے تجھے اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے، اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سُلا دے۔

جب سوتے سوتے ڈر جائے یا گھبراہٹ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اس کے بندوں کے شرسے اور شیطان کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ

جب خواب میں اچھی بات دیکھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور اسے بیان کر دے مگر اسی سے کہے جس سے اچھے تعلقات ہوں اور آدمی سمجھدار ہو (تاکہ بُری تعبیر نہ دیدے)، اور اگر بُرا خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور کروٹ بدل دیوے یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور تین مرتبہ یوں بھی کہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْیَا۔

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، شیطان مردود سے اور اس خواب کی بُرائی سے۔

ابوداؤد، ترمذی، وغیرہ ۱۲

بُرے خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے۔ یہ سب عمل کرنے سے وہ خواب انشاء اللہ تعالیٰ
کچھ ضرر نہ پہنچائے گا (مشکوٰۃ وحصن حصین)

فائدہ

اپنی طرف سے بنا کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے (بخاری)

فائدہ

جب سونے کو لیٹے تو با وضو لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے یا قرآن کی کوئی سورت
پڑھتے ہوئے سو جائے پھر جب رات کو کسی وقت بھی کروٹ لے تو اللہ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب
کرے اللہ جل شانہٗ اس کو مطلوبہ خیر ضرور عطا فرمائیں گے (مشکوٰۃ وحصن حصین)

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کو (سونے کے بعد) جب اس حال میں کسی کی آنکھ کھلی کہ وہ (ذکر و تسبیح)
کے ساتھ کچھ آواز نکال رہا ہو پھر اس نے یہ پڑھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا	کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ تنہا
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ	ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ	کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ	سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے

---

[1] حدیث شریف میں لفظ تَعَارَّ وارد ہوا ہے، علماء نے بتایا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ سوتے
سوتے آنکھ کھل جائے تو زبان پر کچھ کلمات ہوں اور مقصود اس سے یہ ہے کہ آنکھ کھلتے ہی زبان
پر تسبیح، استغفار یا کوئی بھی اللہ کا ذکر جاری ہو جائے اور یہ حالت اسی شخص کی ہوگی جسے ذکر اللہ سے
خصوصی لگاؤ ہو اور ذکر اس کی طبیعت ثانیہ بن چکا ہو، جب آنکھ کھلے گی اپنی عادت کی وجہ سے
فوراً زبان پر ذکر جاری ہو جائے گا۔ من المؤلف عفا اللہ عنہ ۱۲

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[۱] اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

اور اس کے بعد کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (اے اللہ مجھے بخش دے) یا (اور کوئی) دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی، پس اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی (بخاری)

جب سو کر اُٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ[۲] سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

یا یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[۳] سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو مردوں کو زندہ فرماتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب تہجد کے لئے اُٹھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے

---

[۱] صحیح بخاری ۱۲ [۲] حصن عن الستہ ۱۲ [۳] صحیح البخاری و مسلم ۱۲

وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

تو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اُن سب کا روشن رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اُن کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور تیری بات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہیں اور محمدؐ حق ہیں اور قیامت حق ہے اے اللہ میں نے تیری اطاعت کے لئے سر جھکایا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور تیری قوت سے میں نے دشمنوں سے جھگڑا کیا اور تجھی کو میں نے حاکم بنایا سو تو بخش دے جو میرے اگلے پچھلے گناہ ہیں اور جو گناہ میں نے چھپا کر یا ظاہرا کئے ہیں اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے معبود صرف تو ہی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سورۂ آل عمران کا پورا آخری رکوع بھی اِنَّ فِیْ خَلْقِ

ف وقعد الثلث الاخير من الليل فنظر الى السماء فقال ان فى خلق السموت والارض الخ (الحصن الحصين)

السَّمٰوٰتِ سے ختم سورت تک پڑھے۔

اور دس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور دس بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؂ اور دس بار یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ	اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں
ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ	دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ؂	دن کی تنگی سے۔

جب پاخانے جائے تو داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ کہے اور یہ پڑھے

؂ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ	اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں
مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ؂	خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت

جب پاخانہ سے نکلے تو غُفْرَانَکَ ؂ کہے اور یہ پڑھے

؂ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ	سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں

؂ اے اللہ میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

؂ اخرجہ الترمذی قبیل ابواب الزکوٰۃ وقال اسنادہ لیس بذالک وغلطہ الحافظ مغلطائی وقال جمیع من فی سندہ غیر مطعون لو قال قائل اسنادہ صحیح لکان مصیبا کذا فی تحفۃ الذاکرین ۱۲

؂ اخرجہ البخاری ومسلم وغیرھما ۱۲

؂ مشکوٰۃ وحصن ۱۲

؂ یہ دعا سنن ابن ماجہ میں ہے اور غُفْرَانَکَ سنن ترمذی سے ۱۲

اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَ عَافَانِيْ۔ جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔

جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

وضو کے درمیان یہ پڑھے[2]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے (قبر کے) گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

---

[1] روایات حدیث (ترمذی وغیرہ) میں اللہ کا نام لے کر وضو شروع کرنا وارد ہوا ہے لیکن اس کے الفاظ وارد نہیں ہوئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے ۱۲

[2] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کا پانی حاضر کیا، آپ نے وضو فرمایا، میں نے اس موقع پر آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص وضو میں اچھی طرح پانی پہنچائے پھر وضو کے بعد اوپر لکھے ہوئے کلمات پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو (صحیح مسلم) بعض روایات میں ان کلمات کو وضو کے بعد تین بار پڑھنا وارد ہوا ہے (حصن حصین) اور آسمان کو منہ اٹھا کر پڑھنے کا ذکر سنن ابوداؤد میں ہے۔

پھر یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔	اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرمادے۔

اور یہ بھی پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔	اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

جب صبح کی نماز کے لئے نکلے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا	اے اللہ میرے دل میں نور کردے اور میری زبان میں نور کردے اور میرے سننے کی قوت میں نور کردے

تنبیہ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ الخ (رواہ النسائی وابن السنی) شیخ ابن السنیؒ نے اس پر وضو کے درمیان پڑھنے کا باب قائم کیا ہے اور امام نسائیؒ نے وضو سے فارغ ہو کر پڑھنے کے باب میں درج کیا ہے اور روایت میں دونوں احتمال ہیں (کتاب الاذکار للنووی)

لہ سنن ترمذی ۱۲ لہ حصن حصین عن المستدرک والنسائی ۱۲ لہ صحیح مسلم ۱۲۔

وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي نُوْرًا[۱]

اور میری بینائی میں نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔

جب مسجد میں داخل ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجکر یہ پڑھے

رَبِّ[۲] اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

اے رب میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

خارج نماز مسجد میں یہ پڑھتا رہے

[۳] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

---

۱ مشکوٰۃ عن الترمذی ۱۲ ۲ مشکوٰۃ عن المسلم ۱۲ ۳ مشکوٰۃ باب المساجد ۱۲۔

جب مسجد سے نکلے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیج کر یہ پڑھے

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

اے میرے رب میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔[1]

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے[2]

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کو رب ماننے پر اور محمدؐ کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز سن کر جو شخص اس کو پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (مسلم) اور حدیث شریف میں ہے جو شخص مؤذن کا جواب دے اس کے لئے جنت ہے (حصن) لہٰذا مؤذن کا جواب دیوے یعنی جو مؤذن کہے وہی کہتا جائے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے (مشکوٰۃ)

---

[1] مشکوٰۃ عن الترمذی ۱۲ [2] مشکوٰۃ عن المسلم ۱۲

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ[1] اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ[2]

اے اللہ اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا ہے۔

اس کے پڑھ لینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے (مشکوٰۃ)

فائدہ

بعض روایات میں ہے کہ جو اذان کے جواب میں کہے وہی اقامت کے جواب میں کہے اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ سنے تو یوں کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا[3] اللہ اسے (یعنی نماز کو) قائم اور ہمیشہ رکھے۔

فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا[4]

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم

---

[1] وعدتہ تک بخاری کی روایت میں ہے اس کے بعد والے الفاظ بیہقی نے روایت کئے ہیں اور لفظ والدرجة الرفيعة جو اس دعا میں مشہور ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے ۱۲۔

[2] مشکوٰۃ عن البخاری۔

[3] مشکوٰۃ المصابیح عن ابی داؤد و فی سندہ مجهول ۱۲۔

[4] حصن حصین ۱۲۔

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور)
اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ	جو رحمٰن و رحیم ہے اے اللہ تو مجھ
وَالْحَزَنَ ؕ	سے فکر اور رنج کو دور کر دے۔

اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ؕ کہے اور یہ دعا پڑھے۔

(۱) [1] اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ	اے اللہ تو سلامت رہنے والا ہے
وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ	اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے تو
يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ؕ	بابرکت ہے اے بزرگی اور عظمت والے

اور ان دعاؤں میں سے کسی ایک کو یا سب کو پڑھ دے۔

(۲) [2] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ	اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى	کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اَللّٰهُمَّ	سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر
لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا	قادر ہے اے اللہ جو تو دے اس
مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ	کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؕ	روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں

اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے مالداری نہیں بچا سکتی۔

(۳) [3] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ	اے اللہ میں تیری پناہ
مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ	چاہتا ہوں۔ بزدلی سے اور
مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ	کنجوسی سے اور نکمی عمر سے
مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ	اور دنیا کے فتنہ سے اور

---

[1] فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ؕ کہنا صحیح مسلم میں مروی ہے ۱۲

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] بخاری و مسلم ۱۲ [3] مشکوٰۃ عن البخاری ۱۲

مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ — قبر کے عذاب سے۔

(۴)[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ — اے اللہ میں کفر سے اور تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۵)[2] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ — اے اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ او وہ گناہ جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے اور ظاہرا کئے سب کو بخش دے اور میرے حد سے بڑھ جانے کو بھی معاف فرما دے اور ان گناہوں کو بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۶)[3] اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ — اے اللہ میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(۷)[4] رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ — اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا۔

نماز فجر کے بعد اس دعا کو بھی پڑھے۔

---

[1] حصن عن المستدرک ۱۲ [2] اخرجه ابوداؤد ۱۲ [3] اخرجه ابوداؤد والنسائی ۱۲ [4] اخرجه مسلم عن البراء باب جواز الانصراف من الصلوٰة عن اليمين والشمال ۱۲۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا۔

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد جو شخص آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے اس کے متعلق حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ ایسے شخص کو جنت کے داخلہ سے صرف موت ہی روکے ہوئے ہے (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ہر فرض نماز کے بعد معوذات (یعنی سورۃ قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھا کروں (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور اس کے پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان تینوں کو ۳۳، ۳۳ بار پڑھے اور پورا سو کرنے کے لئے ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھ لے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ۲۵-۲۵ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ۲۵ بار ان کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لے (یہ سب روایات مشکوٰۃ شریف میں ہیں)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] عزاہ فی المشکوٰۃ ص۲۲ الی احمد و ابن ماجہ والبیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

سوال کیا گیا کہ کون سی دعا ایسی ہے جو سب دعاؤں سے بڑھ کر زیادہ لائق قبول ہے؟ اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دعا رات کے پچھلے حصہ میں (یعنی تہجد کے وقت) ہو اور فرض نمازوں کے بعد ہو (ترمذی شریف)

نماز وتر کا سلام پھیر کر تین بار یہ پڑھے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ (مشکوٰۃ شریف)

پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی (یعنی اللہ کی) جو پاک ہے۔

تیسری بار قدرے بآواز بلند کہے اور قُدُّوْس کی دال کو خوب کھینچے (حصن حصین) اور یہ بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔ (حصن حصین)

اے اللہ میں آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی (بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی تعریف نہیں کر سکتا جیسی اپنی تعریف خود آپ نے کی ہے۔

چاشت کی نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ (حصن)

اے اللہ میں تجھی سے اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد پڑھنے کیلئے

حضرت مسلم تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز

مغرب سے فارغ ہوکر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ — اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ رکھیو

کہو، جب تم اس کو کہہ لوگے اور پھر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ رہوگے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ نماز فجر کے بعد کسی سے بات کئے بغیر کہہ لوگے اور اسی دن مرجاؤگے تو دوزخ سے محفوظ رہوگے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر اور نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد اُسی طرح بحالت تشہد بیٹھے ہوئے جو شخص دس مرتبہ یہ پڑھ لے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے، اسی کے ہاتھ خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے ہر مرتبہ کے بدلہ دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور ہر بُری چیز سے اور شیطان مردود سے محفوظ رہے گا اور شرک کے سوا کوئی گناہ اُسے ہلاک نہ کر سکے گا اور وہ عمل کے اعتبار سے سب لوگوں سے افضل رہے گا۔ ہاں اگر کوئی شخص اس سے زیادہ پڑھ کر آگے بڑھ جائے تو پھر وہی آگے بڑھ جائے گا۔ (مشکوٰۃ عن احمد)

فجر اور عصر پڑھ کر ذکر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر (اسی جگہ) بیٹھا ہوا سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لی تو اس کو پورے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح عن الترمذی)

نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

البتہ نماز فجر سے لے کر سورج نکلنے تک ایسے لوگوں کے ساتھ میرا بیٹھ جانا جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں۔ اور البتہ نماز عصر سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک ایسے لوگوں کے ساتھ میرا بیٹھ جانا جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ چار غلام آزاد کروں (مشکوٰۃ)

جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا	اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور کھانے کے وقت (بھی) اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ رات کو رہ سکتے ہو اور نہ ان لوگوں کے رات کے کھانے میں سے کچھ پا سکتے ہو اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کا موقع مل گیا اور اگر کھانے کے وقت (بھی) اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ تم کو یہاں رات کے رہنے کے ساتھ کھانا بھی مل گیا (مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ)

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى	میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے

اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر اس کو پڑھے تو اسے (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ضرر اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اور ان کلمات کو سن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔ (یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے (ترمذی شریف)

گھر سے باہر نکلنے کی دوسری دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب کبھی بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلے تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ کلمات ضرور پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ (ابو داؤد)
اے اللہ میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں یا لغزش کھا جاؤں یا لغزش میں ڈال دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو یا جہالت کا کام کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی

قَدِیْرٌ ۔ اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور دس لاکھ درجے بلند فرما دیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیں گے (رواہ الترمذی وابن ماجہ)[1]

اور یہ بھی پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ۔

(حصن)

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں۔

فائدہ

بازار سے واپس آنے کے بعد قرآن شریف کی دس آیات کہیں سے پڑھے۔
(حصن عن الطبرانی)

---

[1] واخرجه الحاكم ايضا قال الشوكانى فى تحفة الذاكرين بعد ذكر مخرجيه والكلام على رجاله والحديث اقل احواله ان يكون حسنا وان كان فى ذكر العدد على هذه الصفة نكارة اه قلت ثبت ذكر العدد بتلك الاسانيد فاقل احواله ان يكون ثابتا على صفة الحسن ۱۲

جب کھانا شروع کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ۔[1]
میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ[2]
میں نے اس کے اوّل و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

فائدہ

کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان کو اس میں سے کھانے کا موقع مل جاتا ہے (مشکوٰۃ)

جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔[3]
سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

یا یہ پڑھے:[4]
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ۔
اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت عنایت فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔

یا یہ پڑھے:

---

[1] حصن عن المستدرک ۱۲ [2] سنن ابی داؤد و مستدرک ۱۲
[3] ابوداؤد و ترمذی ۱۲ [4] ترمذی ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔

کھانے کے بعد اس کے پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ کتاب اللباس)

جب دسترخوان اُٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کرکے یا اس سے غیر محتاج ہوکر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔

دودھ پی کر یہ دُعا پڑھے

[2] اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔

اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے۔

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

[3] اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

---

[1] صحیح بخاری ۱۲ [2] ترمذی ۱۲ [3] صحیح مسلم باب اکرام الضیف ۱۲

یا یہ پڑھے:
أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ[1]

نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں اور روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں۔

اور ان کے ساتھ وہ دعائیں بھی پڑھے جو پہلے گزر چکی ہیں جن میں اللہ کا شکر اور حمد ہے۔

جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو اُسے یہ دُعا دے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ[2]۔

اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

فائدہ

پانی یا اور کوئی پینے کی چیز بیٹھ کر پیے اور اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیئے اور برتن میں سانس نہ لے، نہ پھونک مارے اور جب پینے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے (مشکوٰۃ)

جب روزہ افطار کرنے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ[3]۔

اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔

---

[1] عزاه في المشكوٰة الى شرح السنة ۱۲ [2] صحيح مسلم ۱۲ [3] اخرجه ابوداؤد في المراسيل عن معاذ بن زهرة ۱۲

افطار کے بعد یہ پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ؎

پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور ان شاء اللہ ثواب ثابت ہوگیا۔

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو ان کو یہ دعا دے

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ

تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ؎

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

کپڑا پہن کر اس کو پڑھ لینے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں (مشکوٰۃ)

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف

؎ اخرجه ابوداؤد في كتاب الصوم (باب القول عند الافطار) وسياق لفظ الدعاء يدل على انه صلى الله عليه وسلم كان يقوله بعد شرب الماء او اللبن مما يذهب الظمأ ۱۲ الحصن عن ابن ماجه ۱۲ ؎ اخرجه ابوداؤد وهو اول حديث من كتاب اللباس ۱۲

كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ ۔

ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

نیا کپڑا پہننے کی دوسری دُعا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ۔

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

اور پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور خدا کے چھپانے میں رہے گا (یعنی خدا اُسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا (مشکوٰۃ عن احمد و الترمذی و ابن ماجہ)

فائدہ

جب کپڑا اتارے بسم اللہ کہہ کر اتارے کیونکہ بسم اللہ کی وجہ سے شیطان اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھ سکے گا (حصن حصین)

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یوں دعا دے

تُبْلِیْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ (ابوداؤد)

ترجمہ

تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اس کے بعد خدا تمہیں اور کپڑا دے (یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں ترقی دے اور اس کپڑے کو پہننا اور استعمال کرنا اور بوسیدہ کرنا نصیب کرے)

یہ الفاظ مردوں کو اور لڑکوں کو دعا دینے کے لئے ہیں۔ اگر کسی عورت یا لڑکی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ الفاظ کہے اَبْلِیْ وَ اَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَ اَخْلِقِیْ (یعنی اسے بوسیدہ کرو اور پرانا کرو، پھر بوسیدہ کرو اور پرانا کرو)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا حضرت ام خالدؓ کو دی تھی جبکہ وہ بچی تھیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۵ عن البخاری)

جب کسی عورت کو نکاح کرکے گھر میں لائے یا کوئی جانور خریدے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ۔	اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ

اس کو پڑھ کر بیوی کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور اگر اونٹ خریدا ہو تو اوپر سے اس کا کوہان پکڑ کر یہ دعا پڑھے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد و ابن ماجہ)

دولہا کو یوں مبارکبادی دے

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ[1]	اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں

---

[1] مشکوٰۃ عن احمد و ترمذی ۱۲

عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِىْ خَيْرٍ۔	پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔

جب بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔	میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔

اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اس وقت کی ہمبستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا (بخاری ومسلم)

فائدہ

اس کو ضرور پڑھنا چاہیئے کیونکہ ہمبستری کے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے شیطان کا نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے (کذا فی حاشیۃ الحصین)

صحبت کرتے وقت جب منی نکلے تو دل میں یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا۔[1]	اے اللہ جو اولاد تو مجھے دے اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر۔

فائدہ

ساتویں[2] روز بچہ کا نام رکھے اور عقیقہ کرے[3]۔

---

[1] حصن حصین عن ابن ابی شیبۃ موقوفا علی ابن مسعودؓ ۱۲ [2] اگر ساتویں دن سے پہلے ہی بلکہ پیدا ہوتے ہی نام رکھ دے تو یہ بھی درست ہے البتہ ساتویں دن سے زیادہ نام رکھنے میں تاخیر نہ کرے کما فی ترمذی [3] سنن ترمذی (باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود)۔

فائدہ

جب بچہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کے پاس لے جائے اور اس سے برکت کی دعا کرائے اور کھجور یا چھوارے دیا اور کوئی چیز، اس سے چبوا کر بچے کے منہ میں ڈلوائے اس کو تحنیک کہتے ہیں۔

فائدہ

جب بچہ بولنے لگے تو پہلے اسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھا دے اور یہ آیت بھی یاد کرائے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا۔ (حصن)

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

جب چاند پر نظر پڑے تو یہ پڑھے

ل حضرات صحابہ کرامؓ کی عادت تھی کہ بچوں کو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاتے اور برکت کی دعا کراتے تھے اور تحنیک بھی کراتے تھے (مسلم)

ل یہ سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے (ترجمہ یہ ہے) اور آپ فرما دیجئے کہ سب تعریف اس کے لئے جس نے نہ کسی کو اپنی اولاد بنایا اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ عجز سے کوئی اس کا مددگار ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر اچھی طرح سے ۱۲

ل حصن عن ابن حبان والدارمی ۱۲

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا — میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے۔

نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ — اے اللہ! اس چاند کو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں۔ اے چاند میرا اور تیرا رب ہے۔

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ پڑھے

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ — اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔

اور اگر وہ سفر کو جا رہا ہے تو یہ دعا بھی اس کو دے

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ — خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں تو جائے وہاں تیرے لئے خیر آسان کرے۔

لہ اخرجہ الترمذی فی آخر کتاب التفسیر ۱۲ لہ حصن حصین عن ابن حبان ۲ لہ اخرجہ الترمذی فی الدعوات ۲ لہ اخرجہ الترمذی فی الدعوات ۱۲

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو یہ دعا دے

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ[1]

اے اللہ اس کے سفر کا راستہ جلدی طے کرا دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔

جو رخصت ہو رہا ہو وہ رخصت کرنے والے کو یوں دعا دے

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ[2]

تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَسِيرُ[3]

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

جب سوار ہونے لگے

اور رکاب یا پائدان پر ..... قدم رکھے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے پھر یہ آیت پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے

---

[1] اخرجه الترمذی فی الدعوات [2] حصن حصین ۱۲ [3] حصن حصین ۱۲

تَنْقَلِبُوْنَ [۱]	نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ	اے خدا! تو پاک ہے۔ بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہ بخشتا ہے۔

اس کو پڑھ کر مسکرانا بھی مستحب ہے [۲]۔

جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ [۳]	اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا راستہ جلدی جلدی طے کرا دے۔ اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر بار کا کارساز ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی

---

[۱] یہ سورۂ زخرف پ ۲۵ کے پہلے رکوع کی ایک آیت ہے [۲] کما مروی کذلک عن علیؓ اخرجہ الترمذی فی الدعوات ۱۲ [۳] من صحیح مسلم بجمع الروایتین ۱۲

وَالْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔ط

مشقت اور گھر بار میں بری واپسی سے اور بری حالت کے دیکھنے سے اور بننے کے بعد بگڑنے سے اور مظلوم کی بد دعا سے۔

فائدہ

سفر کو روانہ ہونے سے قبل اپنے گھر میں دو رکعت نماز نفل پڑھنا بھی مستحب ہے۔ (کتاب الاذکار للنووی)

فائدہ

جب بلندی پر چڑھے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب بلندی سے نیچے اترے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے اور جب کسی وادی میں گزرے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ اگر سواری کا پیر پھسل جائے (یا ایکسیڈنٹ ہو جائے) تو بِسْمِ اللّٰہِ کہے (حصن)

بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ط

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچاننا چاہئے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس شریک سے برتر

لہ حصن حصین ۱۲ سلہ مٹھی اور داہنے ہاتھ کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں ۱۲

تلہ اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ غرق ہونے سے حفاظت رہے گی۔

عقیدے رکھتے ہیں۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر اسٹینڈ پر اترے تو پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے اس کے پڑھ لینے سے کوئی چیز کوچ کرنے تک ضرر نہ پہنچائے گی (مسلم)

فائدہ

جب کسی منزل پر ٹھہر کر روانہ ہونے لگے تو دو رکعت پڑھ کر روانہ ہونا چاہیئے (داعی)

جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ[1]

اے اللہ جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں کا اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو ان کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان سب کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے ہم تجھ سے اس آبادی کی اور

---

[1] حصن حصین ۱۲

مَا فِيْهَا۔

اس کے باشندوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔

جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے

[1] اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا۔

اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت دے۔

پھر یہ پڑھے:

[2] اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا۔

اے اللہ تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

جب سفر میں رات ہو جائے تو یہ پڑھے

[3] يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ

اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور تجھ پر چلتی ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدھے سے اور سانپ سے اور بچھو سے

---

[1] و [2] حصن حصین ۱۲ [3] اخرجہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد ۱۲

وَمَا وَلَدَ ؕ	اور اس شہر کے رہنے والوں سے اور ہر باپ سے اور ہر اولاد سے۔

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَ اَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ؕ	سننے والے نے (ہم سے) اللہ کی تعریف بیان کرنا اور اس کی نعمت کا اور ہم کو اچھے حال میں رکھنے کا اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا اے ہمارے رب تو ہمارے ساتھ رہ۔

اور ہم پر فضل فرما، یہ دعا کرتے ہوئے دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
بعض روایات میں ہے کہ اس کو بلند آواز سے تین بار پڑھے۔

(حصن عن ابی عوانہ ومستدرک الحاکم)

فائدہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص واہیات شعروں میں یا کسی اور بیہودہ شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان رہتا ہے (حصن)

اگر سفر میں دشمن کا خوف ہو تو سورۂ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھے بعض بزرگوں نے اس کو مجرب بتایا ہے (حصن)

سفر سے واپس ہونے کے آداب

جب سفر سے واپس ہونے لگے تو سواری پر بیٹھ کر سواری کی دعا پڑھنے کے بعد وہ

له اخرجه مسلم ۱۲

دعا پڑھے جو سفر کو روانہ ہوتے وقت پڑھی تھی یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی (آخر تک) اور جب روانہ ہو جائے تو سفر کی دیگر دعاؤں اور مسنون آداب کا خیال رکھتے ہوئے ہر بلندی پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین بار کہے اور پھر یہ پڑھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ (مشکوٰۃ شریف)

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں (اللہ) کی بندگی کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکر کو شکست دی۔

سفر سے واپس ہو کر اپنے شہر یا بستی میں داخل ہوتے ہوئے یہ پڑھے

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (بخاری و مسلم)

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں (اللہ کی بندگی) کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

فائدہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لئے روانہ ہونے کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

اور جب سفر سے واپس ہوتے تھے تو چاشت کے وقت اپنے شہر میں پہنچتے تھے اولاً مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھتے، پھر (کچھ دیر) مسجد میں تشریف رکھتے تھے اس کے بعد گھر وں

میں ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے (بخاری و مسلم)

سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ (حصن)

میں واپس آیا ہوں، میں واپس آیا ہوں اپنے رب کے سامنے، ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

فائدہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ سفر میں ان پانچ سورتوں کو پڑھیں (۱) قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ ہر سورت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کی جائے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ختم پر بھی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی جائے اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ چھ مرتبہ پڑھی جائے گی۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کبھی میں سفر میں نکلتا تھا تو باوجود مالدار ہونے کے بھی زادِ راہ ساتھیوں سے کم رہ جاتا تھا اور میرا حال بُرا ہو جاتا تھا لیکن جب میں نے یہ سورتیں پڑھنا شروع کیں اس وقت سے میں واپس ہونے تک اپنے تمام رفقائے سفر سے اچھی حالت میں رہتا ہوں اور زادِ راہ بھی ان سب سے زیادہ میرے پاس ہوتا ہے (حصن حصین)

حج کا تلبیہ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے

۱؎ بخاری و مسلم ۱۲

لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ۔

میں حاضر ہوں، بیشک حمد اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور ملک (بھی) تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو جہاں تک مشرق و مغرب ہے اس کے داہنے بائیں ہر پتھر اور درخت اور مٹی کا ڈھیلا یہ سب تلبیہ پڑھتے ہیں (ترمذی)

فائدہ

تلبیہ سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی کا اور جنت کا سوال کرے اور دوزخ سے نجات پانے کی دعا مانگے۔ (مشکوٰۃ شریف)

بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے یہ پڑھنا چاہیئے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

اللہ پاک ہے اور میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے پھیرنے کی اور نیکی پر لگانے کی طاقت بس اللہ ہی کو ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سات چکر بیت اللہ کا طواف کیا اور بس یہی کہتا رہا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ (آخر تک جو اوپر لکھا گیا) تو اس کے دس گناہ معاف

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح عن ابن ماجہ وقال المنذری فی الترغیب حسنہ بعض مشائخنا ۱۲

ہوں گے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور جس نے طواف کیا اور وہ اس حالت میں بات کرتا رہا تو رحمت میں دونوں پاؤں سے گھس گیا جیسے کوئی شخص پانی میں دونوں پاؤں سے گھس جائے (ابن ماجہ) یعنی اس نے طواف کی عظمت کا دھیان نہ رکھا اور دنیاوی باتیں کرتا رہا جس کی وجہ سے رحمت صرف اس کے پاؤں والے حصہ تک پہنچے گی اگر ایسا نہ کرتا تو سر سے پاؤں تک رحمت میں ڈھانپ دیا جاتا (لمعات)

طواف کرتے ہوئے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔[1]

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بہتری عطا کیجئے اور آخرت میں (بھی) بہتری عطا کیجئے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔

اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان یہ بھی پڑھے

رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ۔[2]

اے میرے رب جو کچھ مجھے آپ نے عطا فرمایا اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور میرے لئے اس میں برکت عطا فرما اور میرے اہل و عیال اور مال جو میرے پیچھے ہیں تو میرے پیچھے خیر کے ساتھ ان کی حفاظت فرما۔

صفا مروہ اور ان کے درمیان کی دعائیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھا،

---

[1] اخرجه ابوداؤد والنسائی والحاکم ۱۲ [2] مستدرك حاکم وصححه ووافقه الذهبی ۱۲

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ؎ اس کے بعد فرمایا کہ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے ابتداء فرمائی ہے (یعنی اللہ پاک نے صفا مروہ کا ذکر فرماتے ہوئے صفا کا ذکر پہلے فرمایا ہے میں بھی صفا سے سعی شروع کرتا ہوں) چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا فرمائی اور صفا کے اوپر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا، آپ نے استقبال قبلہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور یہ پڑھا۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ؎	کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور سب (مخالف) لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

تین مرتبہ اس کو پڑھا اور درمیان میں دعا بھی کی، پھر جب آپ مروہ پر تشریف لے گئے تو وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا (صحیح مسلم)

صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے جب اس جگہ پہنچے جہاں دونوں جانب ہرے رنگ کے نشان بنا دیئے گئے ہیں تو ان دونوں کے درمیان

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ؎	اے اللہ بخش دے اور تو سب سے بڑھ کر غالب ہے اور سب سے

؎ یہ سورہ بقرہ کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے ترجمہ یہ ہے۔ بلاشبہ صفا اور مروہ منجملہ یادگار خداوندی ہیں ۱۲

؎ عزاه في جمع الفوائد الى معجم الطبراني الاوسط وهو عنده مرفوع وعزاه ابن الجزري في الحصن والعدة الى ابن ابي شيبة وكتب معه

بڑھ کر کریم ہے۔

عرفات میں پڑھنے کے لئے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ[۱]

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے وسوسوں سے اور کاموں کی بدنظمی سے اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوائیں لے کر چلتی ہیں۔

كونه موقوفا، قال الشوكاني في تحفة الذاكرين هو موقوف على ابن عمر وابن مسعودؓ ولم يرد في المرفوع دعاء بين الصفا والمروة اقلت هو عند الطبراني مرفوع كما في جمع الفوائد عن ابن مسعود ۱۲ ۔ ۱؎ حصن حصین ۱۲

مزدلفہ میں

عرفات میں آفتاب غروب ہوتے ہی آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ کے لئے روانہ ہوگئے، عرفات میں یا راستہ میں کسی جگہ مغرب کی نماز نہیں پڑھی، مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء دونوں اکٹھی پڑھیں پہلے مغرب کے فرض باجماعت پڑھے پھر عشاء کے فرض باجماعت پڑھائے دونوں کے درمیان سنت اور نفل کچھ نہیں پڑھے، اس کے بعد آپ صبح صادق ہونے تک لیٹ گئے اور جیسے ہی صبح صادق ہوئی نماز فجر ادا فرمائی پھر مشعر حرام میں تشریف لائے اور قبلہ رخ ہوکر خوب روشنی ہوجانے تک دعا مانگتے رہے اور اللہ کی تکبیر اور تہلیل اور توحید بیان کرتے رہے، (تیسرے اور چوتھے کلمہ میں یہ چیزیں جمع ہیں)۔

منیٰ میں

اس کے بعد (سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے) آپ منیٰ کے لئے روانہ ہوگئے اور جمرہ عقبہ پر تشریف لائے (جسے عوام بڑا شیطان کہتے ہیں) اور اس کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔[لہ]

جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے سے پہلے آپ نے تلبیہ ختم فرما دی اور اس سے پہلے پہلے تلبیہ پڑھتے رہے۔

ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو صرف جمرہ عقبہ کی رمی کی جاتی ہے اور اس کے بعد والے ایام میں تینوں جمرات کی رمی کی جاتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جمرہ اولیٰ کی رمی فرماتے جو مسجد کے قریب ہے تو سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اس کے بعد آگے بڑھ کر قبلہ رو کھڑے ہوکر دعا مانگتے تھے اور دیر تک کھڑے رہتے تھے پھر سات کنکریوں سے دوسرے جمرہ (جسے جمرہ وسطیٰ کہتے ہیں) کی رمی فرماتے تھے

لہ هذا كله (اعنى خروجه صلى الله عليه وسلم من عرفات ثم فى المزدلفة ثم فى منى مع الافعال و الاذكار) من صحيح مسلم فى حديث جابر الطويل ۱۲

جب کنکری مارتے تو تکبیر کہتے تھے پھر بائیں جانب کو اتر کر وادی سے متصل جگہ میں قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے، اس کے بعد جمرہ عقبہ کے پاس آتے تھے اور سات کنکریوں سے اس کی رمی فرماتے تھے (اور) ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر روانہ ہو جاتے اور اس جمرہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

تنبیہ: اں مناسک میں لکھا ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کر کے نہ ٹھیرے بلکہ ٹھیرے بغیر دعا کرتا ہوا چلا جائے البتہ جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کی رمی کے بعد تمام ایام رمی میں ٹھیر کر دعا کرنا سنت ہے اور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے سند رجہ ذیل الفاظ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا	اے اللہ اس کو حج مبرور بنا دے اور (اس کی وجہ سے) گناہوں کو بخشا ہوا کر دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمرات کی رمی (کنکریاں مارنا) اور صفا مروہ کے درمیان سعی، اللہ کے ذکر ہی کے لئے مشروع کئے گئے ہیں۔ (ترمذی وقال حسن صحیح)

زمزم کا پانی پی کر یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ	اے اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور کشادہ رزق کا اور

لہ ولا يقف عندها في جميع ايام الرمي للدعاء ويمضو بلا وقوف و الوقوف عند الاوليين سنة في الايام كلها (غنية ص۹۶)

لہ عزاه في الحصن الحصين الى ابن ابي شيبة ورمزله بكونه موقوفا وهو موقوف على ابن مسعودؓ ۱۲

لہ اخرجه الحاكم في المستدرك وهو موقوف على ابن عباسؓ ۱۲

شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ — ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

جب قربانی کا ارادہ کرے تو جانور کو قبلہ رُخ لٹا کر یہ پڑھے

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ .....

میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں ابراہیم حنیف کے دین پر ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔

عَنْ کے بعد اس کا نام لے جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہوں اور اگر اپنی ہی طرف سے ذبح کر رہا ہو تو اپنا نام لیوے۔ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر ذبح کردے[1]

جب کسی کو مصیبت یا پریشانی یا بُرے حال میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی کتاب الضحایا ۱۲

تَفْضِيْلًا ط — بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی گئی (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ

اگر وہ شخص مصیبت میں مبتلا ہو تو اس دعا کو آہستہ پڑھے تاکہ اُسے رنج نہ ہو اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہو تو زور سے پڑھے تاکہ اُسے عبرت ہو۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دیوے

أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ[1] — خدا تجھے ہنستا رکھے۔

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ[2] — اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا ط[3] — اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف ہٹا کر ہمیں امن سے رکھ

لہ ذکر الترمذی فی جامعہ عن ابی جعفر محمد بن علی انہ قال اذا رای صاحب بلاء تیعوذ یقول ذٰلک فی نفسہ ولا یسمع صاحب البلاء ۱۲

[1] بخاری ومسلم ۱۲ [2] سنن ابی داؤد ۱۲ [3] حصن حصین ۱۲

مجلس سے اُٹھنے سے پہلے یہ پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

اے اللہ تو پاک ہے، اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان پر مُہر بن جائیں گے اور اگر فضول اور لغو باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان کا کفارہ ہو جائیں گے (ترمذی و ترغیب)

بعض روایات میں ہے کہ ان کلمات کو تین بار کہے (حصن)

جب کوئی پریشانی ہو تو یہ دُعا پڑھے

[1] اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

اے اللہ! میں تیری رحمت کی اُمید کرتا ہوں تو مجھے پل بھر بھی میرے سپرد نہ کر اور میرا سارا حال درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یا یہ پڑھے:

[2] حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔

اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

یا یہ پڑھے:

[3] اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ۔

اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں بناتا۔

---

[1] مشکوٰۃ عن ابی داؤد ۱۲ [2] سورۂ آل عمران پ۴ ۱۲ [3] حصن حصین ۱۲

فائدہ

اس کو تین بار پڑھے (حصن)

یا یہ پڑھے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ[1]	اے زندہ اور اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کرتا ہوں۔

یا یہ پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ[2]	اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں

گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

پہلے گزر چکا ہے کہ ان الفاظ کے ذریعہ حضرت یونس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی تھی۔

بے چینی کے وقت پڑھنے کی ایک اور دعا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ[3]	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا ہے بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور عرش کا رب ہے، کریم ہے۔

---

[1] حصن حصین عن المستدرک ۱۲ [3] اخرجہ البخاری فی الدعوات ۱۲

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۹۹ مرضوں کی دوا ہے جن میں سب سے کم مرتبہ رنج کا ہے[1] (یعنی یہ کلمہ بڑے بڑے دکھ درد کے لئے نافع اور مفید ہے اور رنج و غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں) استغفار کے فوائد میں بھی اس رنگ کا مضمون گزر چکا ہے۔

جب بُرے وسوسے آئیں یا غصہ آئے یا گدھے یا کتے کی آواز سُنے تو یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔[2] میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس آئے گا اور سوال کرتے ہوئے کہے گا کہ اس کو کس نے پیدا کیا اس کو کس نے پیدا کیا، حتیٰ کہ سوال اٹھاتے اٹھاتے، یوں کہے گا کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا۔ پس جب ایسا موقعہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگے (شیطان مردود سے) اور وہیں رک جائے (یعنی وسوسہ کو آگے نہ بڑھائے) (بخاری ومسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ جب لوگ یہ سوال اٹھائیں کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا تو یہ کہو

---

[1] عزاه فی المشکوٰۃ الی البیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

[2] قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ و لینتہ متفق علیہ وعند ابی داؤد فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلث ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم وعند ابی داؤد ایضا عن سلیمان بن صرد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی لاعرف کلمۃ لو قالہا ھذا (یعنی صاحب الغضب) لذھب عنہ الذی یجدہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۱۲

اَللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

(اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے (جو ان صفات کا مالک ہو وہ سب کا خالق ہے اس کو کس نے پیدا کیا یہ سوال ہی لغو ہے اور جہالت ہے) یہ الفاظ پڑھ کر تین بار بائیں طرف کو تھتکار دے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (ابوداؤد) اور ایک شخص کو بہت غصہ آ گیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا حال دیکھ کر فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے یہ شخص کہہ لے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے وہ کلمہ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (ابوداؤد کتاب الادب عن سلیمان بن صرد واخرج عنہ الشیخان ایضا کما فی المشکوٰۃ) جب گدھے کی آواز سنے تو اس وقت بھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ[1] پڑھے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب تم کتوں اور گدھوں کی رات کو آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جو تم کو نظر نہیں آتی ہیں۔

ہر قسم کی مالی ترقی کے لئے یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰهُمَّ[2] صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلی
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى	اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور

---

[1] فی المشکوٰۃ عن ابی ھریرۃؓ مرفوعا اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسلوا اللّٰہ من فضلہ فانھا رأت ملکا و اذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللّٰہ من الشیطان الرجیم فانہ رأی شیطانا متفق علیہ وفیہ ایضا ص۲۴۲ عن شرح السنۃ اذا سمعتم نباح الکلاب ونھیق الحمیر من اللیل فتعوذوا باللّٰہ من الشیطان الرجیم فانھن یرین مالا ترون الحدیث۔

[2] حصن حصین عن ابی یعلی ۱۲

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

رسول ہیں اور تمام مومنین و مومنات پر اور مسلمین و مسلمات پر (بھی) رحمت نازل فرما۔

شب قدر کی یہ دعا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔[1]

اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے۔

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔[2]

تجھے اللہ (اس کی) جزائے خیر دے

جب قرضدار قرضہ ادا کردے تو اس کو یہ دعا دے

اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ۔[3]

تو نے میرا قرضہ ادا کردیا، اللہ تجھے (دنیا و آخرت) میں بہت دے۔

جب اپنی کوئی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔[4]

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب کبھی دل برا کرنے والی چیز پیش آئے تو یوں کہے

---

[1] ترمذی وغیرہ [2] مشکوٰۃ صـ ۲۶۱ عن الترمذی ۱۲ [3] حصن حصین ۱۲ [4] و

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ[1] ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے

جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَهَادِيَ الضَّآلَّةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ[2]

اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی گمشدہ کو راہ بتاتا ہے، اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری گمشدہ چیز کو واپس فرما دے کیونکہ وہ بیشک تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔

جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا۔[3]

اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں برکت دے۔

---

[1] حصن عن ابن ماجہ وغیرہ ۱۲

[2] حصن حصین ۱۲

[3] صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرات صحابہ کرامؓ موسم کا پہلا پھل آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تھے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے اس کے بعد اپنے سب سے چھوٹے بچہ کو عنایت فرما دیتے تھے، صاع اور مد اس زمانہ کے پیمانے تھے جن سے ناپ کر دیتے اور لین دین کرتے تھے ۱۲

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو دیدے (مسلم) یا اس وقت اس مجلس میں جو سب سے چھوٹا بچہ ہو اس کو دیدے (حصن)

بارش کے لئے تین بار یہ دعا مانگے

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔ [1]

اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا۔ [2]

اے اللہ! ہماری زمین پر زینت (یعنی پھول بوٹے) اور اس کا چین نازل فرما۔

فائدہ

اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنے کو بارش ہونے میں بڑا دخل ہے اور بستی سے باہر جاکر صلوٰۃ الاستسقاء بھی پڑھنی چاہئے۔

جب بادل آتا ہوا نظر پڑے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا [3]

اے اللہ! ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا۔ اے اللہ! نفع دینے والی بارش برسا۔

اگر بادل برسے بغیر کھل جائے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ اللہ پاک نے اس کو کسی مصیبت کا ذریعہ نہیں بنایا (حصن)

---

[1] حصن عن صحیح مسلم ۱۲ [2] حصن عن ابی عوانہ ۱۲ [3] حصن حصین عن ابی داؤد وغیرہ۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا[1]

اے اللہ! اس کو بہت برسنے والی اور نفع بخش بنا۔

اور جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا[2] اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

اے اللہ! ہمارے آس پاس اس کو برسا اور ہم پر نہ برسا اے اللہ ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ[3]۔

اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں چین دے۔

جب آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کرے اور دو زانو یعنی حالت تشہد کی طرح بیٹھ کر یہ پڑھے

---

[1] بخاری ۱۲ [2] حصن حصین من البخاری ومسلم ۱۲ [3] ترمذی ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

اے اللہ میں اس ہوا کی خیر کا اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا اور جو کچھ یہ لے کر بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جو کچھ یہ لے کر بھیجی گئی ہے اس کی شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِیْحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا۔

اے اللہ اس کو نفع والی ہوا بنا دے اور اس کو نقصان دینے والی مت بنا اے اللہ اس کو رحمت بنا اور اس کو عذاب مت بنا۔

فائدہ

اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو (جسے کالی آندھی کہتے ہیں) تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (دونوں پوری سورتیں پڑھے۔
(مشکوٰۃ شریف)

ادائے قرض کے لئے یوں دعا کیا کرے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ

اے اللہ حرام سے بچاتے ہوئے

۱؎ اخرجه مسلم فی صحیحه الا ان استقبالها والجثو علی الرکب اخرجه الطبرانی کما فی الحصن ۱۲

۲؎ اخرجه الطبرانی کما فی الحصن ۱۲

عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

تو اپنے حلال کے ذریعہ میری کفایت فرما اور اپنے حلال کے ذریعہ تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرمادے۔

ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اپنی مالی مجبوریوں کی شکایت کی تو فرمایا کیا میں تم کو وہ کلمات نہ بتادوں جو مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھائے تھے، اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہوگا (ان کے ذریعہ دعا کرنے سے) اللہ جل شانہٗ ادا فرمادیں گے۔ اس کے بعد وہ کلمات بتائے جو اوپر گزرے (مشکوٰۃ عن الترمذی وغیرہ)

ادائے قرض کی دوسری دعا

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

اے اللہ، اے مالک الملک، تو ملک دیتا ہے جس کو چاہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہے، اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور تو ذلت دیتا ہے جس کو چاہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا و آخرت میں مہربانی فرمانے والے تو دنیا و آخرت جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے، تو مجھ پر ایسی رحمت فرما کہ اس کی وجہ سے تیرے علاوہ ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز ہوجاؤں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادائے قرض کے لئے یہ کلمات حضرت معاذ بن جبل کو بتائے اور فرمایا کہ اگر تم پر اُحد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا فرمادے گا۔

(رواہ الطبرانی فی الصغیر رجالہ ثقات کما فی مجمع الزوائد ص ١٨٦ ج ١٠)

ادائے قرض کی تیسری دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ مجھے بڑے بڑے تفکرات نے اور بڑے بڑے قرضوں نے پکڑ لیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو ایسے الفاظ نہ بتا دوں جن کے کہنے سے اللہ تمہارے تفکرات دور اور تمہارے قرض کو ادا فرما دے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح شام یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ط	اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکرمندی سے اور رنج سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بے بس ہو جانے سے اور سستی کے آنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کنجوسی سے اور بزدلی سے

اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کی زور آوری سے۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکرمندی بھی دور فرما دی اور قرض بھی ادا فرما دیا (ابوداؤد)

جب اللہ کے لئے کسی سے محبت ہو

تو اس کو بتلا دے اور جب . . . محبت ظاہر کر دے تو جس سے محبت ظاہر کی ہے یہ دعا دے۔

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ	تجھ سے وہ ذات پاک محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔

(مشکوٰۃ عن البیہقی فی شعب الایمان)

جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو یوں سلام کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

اس کے جواب میں دوسرا مسلمان یوں کہے

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ اور تم پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

اگر لفظ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ نہ پڑھا جائے تو سلام اور جواب سلام ادا ہو جاتا ہے مگر جب مناسب الفاظ بڑھا دیئے جاتے ہیں تو ثواب بڑھ جاتا ہے۔ اگر وَبَرَکَاتُہٗ بڑھا دیا جائے تو اور بہتر ہوگا اسی طرح وَمَغْفِرَتُہٗ بڑھانے سے ثواب بڑھ جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

اگر کوئی مسلمان سلام بھیجے تو جواب میں یوں کہے

وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اس پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

یا سلام لانے والے کو خطاب کر کے یوں کہے

وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ۔ تم پر اور اس پر سلامتی ہو۔

فائدہ: سلام کے ساتھ مصافحہ بھی کرے۔ حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ

۱؎ مشکوٰۃ المصابیح ص۳۹۹ ۲؎ مشکوٰۃ المصابیح ص۳۹۹ ۳؎ و ۴؎ حصن حصین

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کرکے مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن کے گناہ (صغیرہ) معاف ہوجاتے ہیں (ترمذی)

ابوداؤد شریف کی روایت میں یوں ہے کہ جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد بیان کریں اور مغفرت کی دعا کریں تو اُن کی مغفرت کردی جاتی ہے (مشکوٰۃ)

عورتیں بھی آپس میں مصافحہ کریں انہوں نے یہ سنت ترک کررکھی ہے۔

جب چھینک آئے تو یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔	سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

اُس کو سُن کر دوسرا مسلمان یوں کہے

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔	اللہ تم پر رحم کرے۔

اُس کے جواب میں چھینکنے والا یوں کہے

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔	اللہ تم کو ہدایت پر رکھے اور تمہارا حال سنوار دے۔

فائدہ

چھینک جسے آئے اگر وہ عورت ہو تو جواب دینے والا يَرْحَمُكِ اللّٰهُ کاف کے زیر کے ساتھ کہے۔

فائدہ

اگر چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہ کہے تو اس کے لئے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا واجب نہیں

لہ، لہ، لہ مشکوٰۃ عن البخاری ۱۲

ہے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو جواب دینا واجب ہے۔
(کما فی حدیث انسؓ عند الشیخین)

فائدہ

چھینکنے والے کو زکام ہو یا اور کوئی تکلیف ہو جس سے چھینکیں آتی ہی چلی جائیں تو تین دفعہ کے بعد جواب دینا ضروری نہیں (مشکوٰۃ)

بدفالی لینا

کسی چیز یا کسی حالت کو دیکھ کر ہرگز بدفالی نہ لیوے۔ اس کو حدیث شریف میں شرک فرمایا گیا ہے اگر خواہ مخواہ بلا اختیار بدفالی کا خیال آجائے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ[1]

اے اللہ! بھلائیوں کو آپ ہی وجود دیتے ہیں اور بدحالیوں کو صرف آپ ہی دور کرتے ہیں، برائی سے بچانے اور نیکی پر لگانے کی طاقت صرف آپ ہی کو ہے۔

جب آگ لگتی دیکھے

تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے ذریعہ بجھائے یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بجھ جائے گی (حصن) صاحب حصن حصین فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے۔

جب کسی مریض کی مزاج پرسی کو جائے تو یوں کہے

لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ[2] کچھ حرج نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تم

---

[1] رواہ ابوداؤد مرسلا کما فی المشکوٰۃ ۱۲ [2] مشکوٰۃ ۱۲

کو گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

اور سات مرتبہ اس کے شفایاب ہونے کی یوں دعا کرے۔

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے اور بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفا دیوے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو ضرور شفا ہوگی ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے (مشکوٰۃ)

جب کوئی مصیبت پہنچے (اگرچہ کانٹا ہی لگ جائے) تو یہ پڑھے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔

بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

جب بدن میں کسی جگہ زخم ہو یا پھوڑا پھنسی ہو

تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

میں اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

لہ صحیح مسلم ۱۲ لہ حصن عن ابن سلمہ ۱۲

اگر کوئی چوپایہ (بیل بھینس وغیرہ) مریض ہو تو یہ پڑھے

لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ ۔

کچھ ڈر نہیں اے لوگوں کے رب تکلیف دور فرما (اور) شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا۔

اس کو پڑھ کر چار مرتبہ چوپایہ کے داہنے نتھنے میں اور تین مرتبہ اس کے بائیں نتھنے میں دم کرے (حصن حصین عن ابن ابی شیبۃ موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

جس کی آنکھ میں کوئی درد یا تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں اے اللہ اس کی گرمی اور اس کی ٹھنڈک اور مرض کو دور فرما۔

اس کے بعد یوں کہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو) (حصن عن النسائی وغیرہ) بعض عالموں نے فرمایا ہے کہ جس کو نظر بد لگ جائے اس کے لئے اس کو پڑھے۔

آنکھ دکھنے آجائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ ؕ

اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع پہنچا اور میرے مرتے دم تک اسے

؎ حصن عن السنہ رک ۱۲

اَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ	باقی رکھ اور دشمن میں میرا انتقام مجھے دکھلا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

جس کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض ہو یا اور کوئی تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ۔[1]	ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں معبود ہے تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں بھی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو اپنی شفاؤں میں سے ایک شفاء اور اپنی رحمتوں سے ایک رحمت اس درد پر اتار دے۔

فائدہ

کسی کو زہریلا جانور ڈس لے تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۳۵ والحصن الحصین عن النسائی و ابی داؤد و مستدرک الحاکم ۱۲

فائدہ

جس کی عقل میں فتور ہو تین روز تک صبح شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اور منہ میں تھوک جمع کر کے اس پر تھتکار دے۔ (حصن عن ابی داؤد والنسائی)

جسے بخار چڑھ آوے یا کسی طرح کا کہیں درد ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

فائدہ

بخار کو برا کہنا منع ہے۔ حضرت ام سائب صحابیہؓ نے جب بخار کو برا کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو کیونکہ وہ انسانوں کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے زنگ کو دور کر دیتی ہے (مشکوٰۃ)

بچھو کا زہر اتارنے کے لئے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز ایک مرتبہ بچھو نے ڈس لیا، آپ نے اس کو جوتے سے مار دیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو یا فرمایا نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو اس کے بعد پانی اور نمک منگایا اور نمک کو پانی میں گھول کر اس جگہ پر ڈالتے رہے اور مسح کرتے رہے جس جگہ بچھو نے ڈسا تھا اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ[۱]

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح وحصن حصین ۱۲

پڑھتے رہے۔ (مشکوٰۃ عن البیہقی فی شعب الایمان) حصن حصین میں بھی اس قصہ کا ذکر ہے اس میں سورۂ قل یا ایہا الکافرون پڑھنا بھی مذکور ہے۔

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے رب انسانوں کے رب تکلیف کو دور فرما، تو شفا دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

دم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہونٹوں کو ملا کر ذرا قریب کرکے اس طرح پھونک مارے کہ تھوک کے کچھ ذرات نکل جائیں جہاں دم کرنے کا ذکر ہے یہی مطلب سمجھئے۔

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو یا کوئی اور تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات بار یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔

ہر مرض کو دور کرنے کے لئے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کی جگہ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھتے تھے۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً

اے لوگوں کے رب تکلیف دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں

۱؎ حصن حصین عن النسائی واحمد ۱۲ ۲؎ مشکوٰۃ عن صحیح مسلم ۱۲

لَا يُغَادِرُ سُقْمًا۔ ہے ایسی شفا دے جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب علیل ہوتے تھے تو معوذات[2] پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم فرماتے اور چہرہ و آگے پیچھے سارے بدن پر ہاتھ پھیرتے تھے اور جس مرض میں آپ کی وفات ہوئی ہے اس میں معوذات پڑھ کر میں آپ کے ہاتھ پر دم کرتی تھی پھر آپ کے اس ہاتھ کو آپ کے تمام بدن پر پھیرتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے تھے (مشکوٰۃ)

بچہ کو مرض یا اور کسی شر سے بچانے کے لئے

أُعِيذُكَ[3] بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

میں اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ضرر پہنچانے والی ہر آنکھ کے شر سے تجھ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

مریض کے پڑھنے کے لئے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ

---

[1] مشکوٰۃ عن البخاری ومسلم ۱۲

[2] قل یایہا الکفرون، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ان چاروں کو معوذات کہتے ہیں ۱۲

[3] روی البخاری انہ علیہ السلام کان یعوذ بہا الحسن والحسین ۱۲

میں) چالیس مرتبہ پکارے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور پھر اسی مرض میں مر جائے تو اُسے شہید کا ثواب دیا جاتا ہے اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حال میں اچھا ہو گا کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

(حصن حصین عن المستدرک)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مرض میں یہ پڑھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ	سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے

لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت اللہ ہی کو ہے۔

اور پھر اسی مرض میں اس کی موت آگئی تو دوزخ کی آگ اُسے نہ جلائے گی۔

(حصن حصین عن الترمذی وغیرہ)

اگر زندگی سے عاجز آجائے

اور تکلیف کی وجہ سے جینا بُرا معلوم ہو تو موت کی تمنّا اور دعا ہرگز نہ کرے اگر دعا مانگنا ہی ہے تو یوں مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ	اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب
الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ	تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری ومسلم ۱۲

إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي۔ — جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجیو۔

جب موت قریب معلوم ہونے لگے تو یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلٰى۔ — اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

اپنی جانکنی کے وقت یہ دعا کرے

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ — اے اللہ موت کی سختیوں کے اس موقع پر میری مدد فرما۔

فائدہ

موت کے وقت مرنے والے کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جاوے، اور جو کوئی مسلمان وہاں موجود ہو وہ مرنے والے کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرے۔ یعنی اس کے سامنے بلند آواز سے کلمہ پڑھے تاکہ وہ سن کر کلمہ پڑھ لیوے۔ (خود اس سے نہ کہیں کہ کلمہ پڑھو۔ فقہا نے ایسا ہی لکھا ہے)

حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہو وہ داخل جنت ہوگا (حصن حصین)، یعنی گناہوں کی وجہ سے سزا پانے سے انشاء اللہ تعالیٰ بچ جائے گا اور داخلۂ جنت میں رکاوٹ نہ رہے گی۔

جانکنی کے وقت حاضرین میں سے کوئی شخص سورۂ یٰسین شریف پڑھے (اس سے جانکنی

---

[1] حصن حصین عن البخاری و مسلم ۱۲

[2] حصن عن الترمذی ۱۲

میں آسانی ہو جاتی ہے (حصن حصین من الحاشیہ)

روح پرواز ہو جانے پر میت کی آنکھیں بند کر کے یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ[1] وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ ۔

اے اللہ اس کو بخش دے اور ہدایت یافتہ بندوں میں شامل فرما کر اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان میں تو ان کا خلیفہ ہو جا اور اے رب العلمین ہمیں اور اسے بخش دے اور اس کی قبر کشادہ اور منور فرما دے۔

یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کے بعد ان کی آنکھیں بند فرما کر پڑھی تھی اور فُلَانٍ کی جگہ ان کا نام لیا تھا۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھے تو فُلَانٍ کی جگہ اس کا نام لیوے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دیوے۔

میت کے گھرانے کا ہر آدمی اپنے لئے یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ[2] وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً ۔

اے اللہ مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔

فائدہ

کسی کا بچہ فوت ہو جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ

---

[1] حصن حصین عن المسلم و ابی داؤد وغیرہ ۱۲

[2] مشکوٰۃ المصابیح ص۱۴۰ عن المسلم ۱۲ و حصن عن المسلم وغیرہ ۱۲۔

تا اَجْعُوْنَ[۱] ؁ پڑھے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْدِ ؁ رکھ دو۔

(حصن عن الترمذی)

میت کو تخت پر رکھتے ہوئے یا جنازہ اُٹھاتے ہوئے بسم اللہ کہے۔[۲]

میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؁	میں اس کو اللہ کا نام لے کر اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر (قبر میں) رکھتا ہوں۔

فائدہ

دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات (تا اَلْمُفْلِحُوْنَ) پڑھی جائیں اور پیروں کی طرف سورۂ بقرہ کی آخری آیات (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے) ختم سورت تک پڑھی جائیں۔ (مشکوٰۃ شریف موقوفاً عن ابن عمرؓ) اور تھوڑی دیر قبر کے پاس ٹھہر کر میت کے واسطے استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کریں کہ اُسے اللہ تعالیٰ (فرشتوں کے سوال وجواب میں ثابت قدم رکھے۔ (حصن عن ابی داؤد وغیرہ)

جب قبرستان میں جائے تو یہ پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ[۳]	اے قبر والو! تم پر سلام ہو، ہمیں

---

[۱] حصن عن ابن ابی شیبۃ واشار الی وقفہ ۱۲ [۲] حصن عن مستدرک الحاکم ۱۲

[۳] یہ دعا ہر مصیبت کے وقت پڑھنے کے لئے ہے۔ ترجمہ یہ ہے، بلاشبہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۱۲

[۴] مشکوٰۃ عن الترمذی وغیرہ ۱۲

الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ

اور تمہیں اللہ بخشے، تم ہم سے پہلے پہنچ گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

یا یہ پڑھے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ [1]

اے یہاں کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم (بھی) ان شاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔ اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد اسے یوں سمجھاوے

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهٗ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ [2]

بیشک جو اللہ نے لیا وہ اسی کا ہے اور جو اس نے دیا وہ اسی کا ہے اور ہر ایک کا اس کے پاس وقت مقرر ہے (جو بے صبری سے یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا) لہٰذا صبر کرنا چاہیئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیئے۔

(وهذا آخر الأدعية من هذا الباب)

---

[1] مشکوٰۃ عن المسلم ۱۲

[2] ان الفاظ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے ایک بچہ کے بارے میں تسلی دی کما فی المشکوٰۃ ص ۱۵۰ عن البخاری و مسلم ۱۲

باب دہم

اَلْحِزْبُ الْمَقْبُوْلُ

مِنْ كَلَامِ اللهِ وَ اَحَادِيْثِ الرَّسُوْلِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

یعنی روزانہ پڑھنے کے لئے

جامع دعائیں

جنکو

سات منزلوں پر تقسیم کر دیا گیا ہے
تاکہ کم از کم ہفتہ میں ایک بار پوری پڑھ لی جایا کریں

ان دعاؤں میں

اللہ جل شانہ سے ہر خیر کا سوال کر لیا گیا ہے

اور ہر شر سے پناہ مانگ لی گئی ہے

دسواں باب

یہ ہماری اس کتاب کا آخری باب ہے اس میں وہ دعائیں جمع کی ہیں جو کسی وقت یا کسی
حال کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ دنیا و آخرت کی کوئی خیر ایسی نہیں جس کا ان دعاؤں میں سوال نہ کیا
گیا ہو اور کوئی شر ایسی نہیں جس سے پناہ نہ مانگی گئی ہو۔ بندے اپنی بہت سی ضرورتوں کو سمجھتے بھی
نہیں اور بہت سی حاجتوں تک ان کے ذہن کی رسائی بھی نہیں ہوتی اسی طرح بہت سے مکروہات
اور مصائب اور تکالیف ایسی ہیں جن کو بہت سے بندے جانتے بھی نہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسی جامع دعاؤں کی تعلیم اور تلقین فرمائی ہے جن میں ہر خیر کا سوال آگیا ہے اور ہر دکھ
تکلیف اور چھوٹی بڑی مصیبت سے محفوظ رہنے کی دعا مانگ لی گئی ہے اپنی اپنی زبان میں ہر شخص
کچھ نہ کچھ دعا کرتا ہے اور ہر زبان میں دعا کرنا درست ہے اللہ جل شانہٗ وہ سب کچھ جانتا ہے جو
لوگوں کے قلوب میں ہے اور وہ سب جانتا ہے جو کسی بندہ کی زبان سے نکلے، وہ ہر زبان کا خالق

کوئی پڑھنے والا اپنا معمول بنائے تو اول قرآن مجید کی دعائیں یکجا پڑھے، اس کے بعد حدیث شریف کی دعائیں جمع ہیں ان سب دعاؤں کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے اس مقصد کے لئے کبھی کبھی ان کا ترجمہ بھی دیکھ لیا کریں۔

یہ دعائیں چند صفحات میں آگئی ہیں اگر کوئی شخص روزانہ ان سب کو پڑھ لیا کرے تو بہت ہی مبارک ہے اور اگر تھوڑی تھوڑی کر کے سات دن میں ختم کیا کرے تو اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑا فائدہ ہوگا، ہم نے ان کے سات حصے کر دیئے ہیں تاکہ کوئی شخص سات حزب کر کے ہفتے بھر میں پڑھنا چاہے تو اس کے لئے آسانی ہو ممکن ہے کوئی صاحب خیر اس باب کے مجموعہ ادعیہ کو علیحدہ طبع کرنا چاہیے اس لئے اس مجموعہ کا مستقل نام

اَلْحِزْبُ الْمَقْبُوْلُ

مِنْ کَلَامِ اللّٰہِ وَ اَحَادِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تجویز کرتا ہوں

جو حضرات ان دعاؤں کو پڑھیں احقر کو بھی دعاؤں میں یاد فرما لیا کریں احقر کے والدین اور اساتذہ کے لئے بھی رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

وباللہ التوفیق

تنبیہ: جو حضرات ان کا ورد رکھیں روزانہ جب پڑھنا شروع کریں تو اولاً بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ پڑھ لیں اس کے بعد دعائیں پڑھنا شروع کر دیں، اور آخر میں سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، پڑھ لیا کریں۔

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ (یَوْمَ السَّبْتِ)

پہلی منزل — بروز سنیچر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ — اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ (اٰمِيْنَ)

مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو رب ہیں تمام جہانوں کے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں جو مالک ہیں روزِ جزا کے ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا۔ راستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو راہ (حق) سے بھٹک گئے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

اے ہمارے پروردگار، ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں اے ہمارے پروردگار اور ہم کو اپنا (اور زیادہ) مطیع بنا دیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ کی مطیع ہو اور ہم کو ہمارے حج کے احکام بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیئے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں توبہ قبول فرمانے والے مہربانی فرمانے والے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری دیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۔

اے ہمارے رب گرفت نہ فرما اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا ہمارے پہلے لوگوں پر۔ اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز جس کی طاقت ہم کو نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخشش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے تو غالب کر ہم کو کافر لوگوں پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

اے رب ہمارے! نہ پھیر ہمارے دلوں کو بعد ہدایت کے اور دے ہمیں اپنے پاس سے رحمت۔ بیشک تو ہی بہت دینے والا ہے۔

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے رب ہمارے! بے شک ہم ایمان لائے سو ہمیں بخشش دے ہمارے گناہ اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے رب ہمارے تو نے یہ عبث نہیں پیدا کیا، تو پاک ہے پس بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے رب! تو نے جسے دوزخ میں ڈالا تو تو نے ضرور اس کو رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے! ہم نے ایک پکارنے والے کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سُنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ اے رب ہمارے! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری بُرائیوں کا کفارہ کر دے اور ہمارا نیکیوں کے ساتھ خاتمہ کر۔ اے رب ہمارے اور دے ہمیں جو آپ نے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ کو خلاف نہیں فرماتا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اے رب ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔

أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ
الْغَافِرِينَ ۝

تو ہی ہمارا مددگار ہے پس بخش دے
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے
اچھا بخشنے والا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا
بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ
الْكٰفِرِينَ ۝

اے ہمارے رب! نہ کیجیو ہمیں تختۂ
مشق ظالم لوگوں کا اور نجات دے
ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
أَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِي
بِالصّٰلِحِينَ ۝

اے پیدا کرنے والے آسمانوں
اور زمین کے تو ہی ہے ولی میرا دنیا
اور آخرت میں اٹھا مجھ کو مسلمان اور
شامل کر مجھے نیکیوں کے ساتھ۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ
دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
الْحِسَابُ ۝

اے رب میرے کر دے مجھے نماز
قائم کرنے والا اور میری نسل کو بھی،
اے رب ہمارے اور میری دعا قبول
فرما اے رب ہمارے بخش مجھ کو
اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین
کو جس دن حساب قائم ہو۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي
صَغِيرًا ۝

اے رب رحم کر میرے والدین پر
جیسا انہوں نے مجھ چھوٹے کو پالا۔

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝

اے رب ہمارے، دے ہمیں اپنے پاس سے ایک رحمت اور سامان کر دے ہمارے لئے کام میں درستی کا۔

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝

اے رب میرے کھول دے سینہ میرا اور آسان کر مجھ پر میرا کام اور کھول دے گتھی میری زبان سے کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝

اے رب میرے بڑھا مجھے علم میں

أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

مجھے لگ گئی ہے بیماری اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝

اے رب میرے نہ چھوڑ مجھے اکیلا اور تو سب سے اچھا وارث ہے۔

رَبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝

اے رب اتار مجھے مبارک جگہ میں اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ۝

اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں، شیطانوں کے وسوسوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۔

اے رب ہم ایمان لائے پس تو بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربان ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۔

اے رب ہمارے ٹال دے ہم سے دوزخ کا عذاب کہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۔

اے رب ہمارے! دے ہمیں ہماری بیبیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور کر دے ہمیں پرہیزگاروں کا مُقتدا۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

اے رب مجھے نصیب کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھ پر اور

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔

اے رب ہمارے بخش دے ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور نہ کر ہمارے دلوں میں کدورت ایمان والوں کے ساتھ اے رب ہمارے تو بہت مہربان رحم والا ہے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔

اے رب ہمارے تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے رب ہمارے نہ کر ہمیں ستم کش کافر لوگوں کا اور بخش دے ہمیں اے رب ہمارے کیونکہ تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔

اے رب ہمارے کامل کر دے ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۔

اے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی میرے گھر میں ایمان دار ہو کر داخل ہوا اور تمام ایماندار مردوں اور عورتوں کو (بھی بخش دے) اور ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

آپ فرما دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ آجائے، اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

آپ فرما دیجئے کہ میں آدمیوں کے رب کی آدمیوں کے بادشاہ کی آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ جنات سے ہو یا آدمیوں سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ [1]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں فکرمندی سے اور رنج سے اور عاجز ہونے سے اور کسلمندی سے اور کنجوسی سے اور بزدلی سے اور

[1] صحیح بخاری ۱۲

وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔	قرض کی سختی سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔	اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں سستی سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے سے اور گناہ سے اور تاوان بھگتنے سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کے فتنہ کے شر سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں تنگدستی کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مصیبت کے بھگتنے سے اور بدبختی کے آنے سے اور برائی کے فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

---

[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

---

[1] صحیح بخاری۔
[2] یہاں تک قرآن کریم کی دعائیں تھیں آگے حدیث شریف کی دعائیں ہیں ۱۲
[3] صحیح بخاری ۱۲ [4] صحیح مسلم ۱۲

عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِي (يَوْمُ الْاَحَدِ)

دوسری منزل (بروز اتوار)

رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اے اللہ میری خطاؤں کو معاف فرما اور جو گناہ میں نے قصداً کئے ان کو بھی معاف فرما اور جو گناہ نادانی میں کئے ان کو بھی معاف فرما۔ اور جو گناہ مذاق کے طور پر کئے ان کو بھی معاف فرما۔ اور یہ سب چیزیں میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ وہ سب گناہ معاف فرما جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو پوشیدہ طور پر کئے اور جو ظاہری طور پر کئے۔ آپ ہی آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

اَللّٰهُمَّ[1] لَكَ اَسْلَمْتُ

اے اللہ! میں آپ کے حضور میں

---

[1] صحیح مسلم ۱۲

وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ

جھک گیا اور میں آپ پر ایمان لایا اور میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور میں آپ کی طرف رجوع ہوا اور میں نے آپ ہی کی قوت کے ذریعہ دشمن سے جھگڑا کیا۔ اے اللہ میں آپ کی عزت کے واسطے سے اس امر سے پناہ لیتا ہوں کہ آپ مجھے گمراہ کریں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ زندہ ہیں اور تمام انسان اور جنات مرجائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔

اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ نصیب فرمائیے اور اس کو پاک صاف کر دیجئے، آپ اس کے سب سے بہتر پاک صاف کرنے والے ہیں، آپ اس کے ولی ہیں اور مولیٰ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

اے اللہ میں آپ سے ہدایت کا اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں، اور پاک دامن رہنے کا اور غنی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي

اے اللہ مجھے ہدایت دیجئے اور

۱؎ صحیح مسلم ۱۲ ۲؎ صحیح مسلم ۱۲ ۳؎ صحیح مسلم ۱۲

مجھے ٹھیک راستے پر رکھیے۔

اَللّٰهُمَّ[١] اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ
الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ
وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ
فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ
لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا
مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ
زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّ
اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ
مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

اے اللہ میرا دین درست فرما دے
جو ہر وقت مضبوطی سے پکڑنے کی چیز
ہے اور میری دنیا بھی، درست فرما
دیجئے جس میں میری (چند روزہ)
زندگی ہے۔ اور درست فرما دیجئے
میری آخرت جہاں مجھے لوٹنا ہے اور
زندگی کو میرے لئے ہر خیر کی زیادتی کا
سبب بنا دیجئے اور موت کو میرے
لئے ہر شر سے محفوظ ہو کر آرام کا
سبب بنا دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ[٢] اغْسِلْ عَنِّيْ
خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ
الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ
بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ۔

اے اللہ میرے گناہوں کو دھو
دے برف اور اولوں کے پانی سے
اور میرے دل کو گناہوں سے صاف
کر دے جیسا کہ آپ نے سفید
کپڑے کو میل سے صاف فرما دیا اور
دوری فرما دیجئے میرے اور میری
خطاؤں کے درمیان جیسا کہ آپ
نے دُوری پیدا فرمائی ہے پورب
اور پچھم کے درمیان۔

---

[١] صحیح مسلم ١٢ [٢] صحیح بخاری ١٢

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [1]

اے اللہ میں آپ سے ایک وعدہ لیتا ہوں جس کو آپ ہرگز خلاف نہ فرمائیں گے بس میں ایک انسان ہی ہوں تو جو کسی مسلمان کو میں نے تکلیف دی ہو یا بُرا بھلا کہا ہو یا مارا پیٹا ہو یا لعنت کی ہو تو اُن سب کو اس کے لئے رحمت اور پاکیزگی اور اپنی نزدیکی کا ذریعہ بنا دیجیے جس کی وجہ سے اس کو آپ مقرب بنا لیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [3]

اے اللہ ہم آپ سے وہ خیر سوال کرتے ہیں جس کا آپ سے آپ کے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا اور اُس چیز کے شر سے ہم آپ کی پناہ لیتے ہیں جس سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور آپ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور آپ ضرورت کی چیزیں عطا فرمایا کرتے ہیں اور گناہ سے پھیرنا اور نیکی پر لگانا بس اللہ ہی کی طاقت سے ہے۔

---

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] یہ دعا بہت اہم ہے بار بار مانگنی چاہیے اس میں ان لوگوں کے لئے دعا ہے جن کو کسی طرح کی کوئی تکلیف دی ہو یا مارا ہو یا گالی دی ہو یا لعنت کی ہو جہاں تک ممکن ہو معافی مانگ کر یا بدلہ دے کر اس کو راضی کریں جس کے بارے میں ایسا کیا ہو اور یہ دعا بھی مانگیں اس میں بھی ایک قسم کی تلافی ہے۔
[3] سنن ترمذی ۱۲ [4] یہ دعا بھی بہت اہم ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ ۔	اے اللہ میرے حق میں خیر فرمائیے اور ہر موقع اور ہر مقام میں میرے لئے بہتری کا انتخاب فرمائیے ۔
اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔	اے اللہ ہم آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں ۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ۔	اے اللہ میری مغفرت فرمائیے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے جنت میں داخل فرمائیے ۔
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ ۔	اے اللہ میں آپ کے فضل اور آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں کیوں کہ اس رحمت کے آپ ہی مالک ہیں ۔

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے بہت دعائیں کی ہیں جن میں سے ہم کو کچھ یاد نہ رہا اور دل چاہتا ہے کہ ہم بھی وہ دعائیں مانگتے جو آپ نے مانگی ہیں، آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی دعا بتا دیتا ہوں جس میں وہ سب دعائیں آجائیں جو میں نے مانگی ہیں، پھر دعا ارشاد فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر طلب کی ہم وہ خیر اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں اور آپ نے جس کسی بھی چیز سے اللہ کی پناہ مانگی ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، سبحان اللہ کیا جامع دعا ہے ۱۲۔

[۱] سنن ترمذی ۱۲

[۲] سنن ترمذی ۱۲

[۳] حصن من الطبرانی [۴] حصن من الطبرانی ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ[1]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں آپ کی نعمت کے چلے جانے سے اور آپ کی عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک گرفت ہونے سے اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ[2]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں کنجوسی سے اور سستی سے اور نکمی عمر سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ[3]

میں اللہ کے پورے کلمات کے واسطہ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ[4]

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے۔

---

[1] صحیح مسلم ۱۲ [2] صحیح مسلم ۱۲

[3] سنن ترمذی ۱۲ [4] سنن ترمذی ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

اے اللہ میرے دل میں میری ہدایت کی چیزیں ڈال دے اور میرے نفس کے شر سے مجھے پناہ دے۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن کو میں جانتا ہوں اور ان چیزوں سے جن کو میں نہیں جانتا۔

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ (یوم الاثنین)

تیسری منزل (بروز پیر)

[4] رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ۔

اے میرے پروردگار میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ فرما۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] سنن ابی داؤد ۱۲ [3] عزاہ ابن الجزری فی الحصن والعدۃ الی النسائی و ابن ابی شیبۃ قال فی تحفۃ الذاکرین و فی روایۃ للنسائی من شر ما علمت و من شر ما لم اعلم وھکذا فی مصنف ابن ابی شیبۃ ۱۲ [4] سنن ترمذی ۱۲

مجھ کو کامیاب کر اور میرے دشمن کو مجھ پر کامیاب نہ کر۔

وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ — اور میرے لئے خفیہ تدبیر فرما۔ اور میرے مخالف کے لئے تدبیر نہ فرما۔

وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي — اور مجھے ہدایت دے اور میرے لئے ہدایت کا راستہ آسان کر دے

وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ ۔ — اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي۔

اے میرے پروردگار مجھ کو ایسا بنا دے کہ خوب زیادہ تیرا شکر کروں اور خوب زیادہ تیرا ذکر کروں اور خوب زیادہ تجھ سے ڈروں آپ مجھے اپنا بہت فرماں بردار اور اپنی طرف گڑگڑانے والا اور آہ و زاری کے ساتھ متوجہ ہونے والا بنا دیجئے اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرمائیے میرے گناہ دھو دیجئے اور میری دعا قبول فرمائیے۔ میری حجت مضبوط کر دیجئے میری زبان کو سیدھا رکھیئے میرے دل کو راہِ راست پر رکھئے اور میرے دل کی کھوٹ (یعنی کینہ) کو نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ — الٰہی! مجھ کو اپنی محبت دے اور

؎ سنن ترمذی ۱۲ ۔

وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

اس کی محبت دے جس کے ساتھ محبت کرنا میرے لئے تیرے دربار میں کارآمد ہو۔ الٰہی! جیسا تو نے مجھ کو میری پسندیدہ نعمتیں عطا فرمائیں تو اب ان کو ایسے کاموں کی ادائیگی میں قوت کا باعث بنا دے جو تجھ کو پسند ہوں، الٰہی! جن میری پسندیدہ نعمتوں کو تو نے مجھ سے روک لیا ہے تو اب اُن کے خیال سے میرے دل کو خالی کرکے ایسے کاموں میں لگا دے جو تجھ کو پسند ہوں۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

الٰہی! جو علم تو نے مجھ کو سکھایا ہے اس سے تو مجھ کو نفع دے اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھ کو نفع دے اور مجھ کو اور زیادہ علم عطا فرما۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ہر حال میں اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا

الٰہی! ہمارے افراد میں اضافہ فرما، کمی نہ فرما اور ہمیں عزت دے اور ذلیل نہ کر اور ہم کو عطا فرما اور محروم نہ رکھ اور ہم کو ترجیح دے اور ہم

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] سنن ترمذی فی تفسیر سورۃ المؤمنین ۱۲

وَارْضَ عَنَّا۔

پر دوسروں کو ترجیح نہ دے، اور ہم کو اپنے سے راضی کر دے اور تو ہم سے راضی ہو جا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔[1]

الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہو۔ اور وہ کام جو مجھ کو تیری محبت نصیب ہونے کا ذریعہ ہو الٰہی! میرے عمل میں تو اپنی محبت میری جان سے اور میرے اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔[2]

یا اللہ کر دے میرے باطن کو بہتر میرے ظاہر سے۔ اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ اچھی چیز جو تو لوگوں کو دے مال ہو یا اہل ہو یا اولاد جو نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے ہوں۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] سنن ترمذی ۱۲

[١] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔

اے اللہ مجھے تو ایسا بندہ بنا دے کہ خوب تیرا شکر کیا کروں اور تیری یاد کثرت سے کیا کروں اور مانوں تیری نصیحت کو، اور یاد رکھوں تیرے حکم کو۔

---

[٢] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ۔

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تندرستی کا اور پاکدامنی کا اور امانتدار رہنے کا اور اچھے اخلاق کا اور تقدیر پر راضی رہنے کا۔

---

[٣] اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کیونکہ آپ آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ سینے چھپاتے ہیں اس کو جانتے ہیں۔

---

[٤] اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ

اے اللہ تو ہمیں اپنا خوف نصیب

---

[١] سنن ترمذی ۱۲

[٢] مشکوٰۃ عن البیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

[٣] مشکوٰۃ عن البیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

[٤] سنن ترمذی ۱۲

خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا
بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ
مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا
مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ
مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ
اَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا
اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ
مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى
مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى
مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ
مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا
تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا
وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا
يَرْحَمُنَا۔

فرما جس کی وجہ سے تو ہمارے درمیان
اور اپنی نافرمانیوں کے درمیان حائل
ہو جائے اور اپنی اتنی فرمانبرداری
عطا فرما جس کے سبب تو ہم کو اپنی
جنت تک پہنچا دے اور وہ یقین
دے جس کی وجہ سے تو دنیا کی مصیبتوں
کو ہم پر آسان فرما دے اور جب
تک ہم کو زندہ رکھے ہمارے کانوں
اور آنکھوں اور ہماری قوت سے
ہم کو فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرما
اور ہماری زندگی تک ان کو قائم رکھ
کر اور ہمارا ان کو وارث بنا (کر
ہماری نسل میں بھی باقی رہیں) اور
ہمارا بدلہ ان لوگوں میں کر دے جو
ہم پر ظلم کریں اور ہماری مدد فرما
ان لوگوں کے مقابلہ میں جو ہم سے
دشمنی رکھیں اور ہماری مصیبت ہمارے
دین میں نہ ڈال، اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنا اور نہ اس کو ہمارے علم
کی انتہائی پرواز بنا، اور جو ہم پر رحم نہ کھائے اس کو ہم پر مسلط نہ فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا
ہوں بزدلی سے اور کنجوسی سے

---

[1] سنن ابی داؤد

الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ	اور بُری عمر سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ	اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں تنگدستی سے اور (مال کی) کمی سے اور ذلت سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ضد اور ضدی سے اور نفاق سے اور بُرے اخلاق سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کیونکہ یہ بُری ساتھ لیٹنے والی چیز ہے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ رازدار بد (کی طرح ہر وقت ساتھ لگی ہوئی) ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے سننے کی قوت کے شر سے اور

ل، ۲، ۳، ۴ سنن ابی داؤد ۱۲

بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

دیکھنے کی قوت کے شر سے اور زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔[1]

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں (دیوار وغیرہ کے نیچے) دب جانے سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں کسی اونچی جگہ سے گر پڑنے سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ڈوب جانے سے اور اس بات سے آپ کی پناہ لیتا ہوں کہ شیطان موت کے وقت (میرے ہوش وحواس یا دین ایمان کو) گڑبڑ کرے اور میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے راستہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مروں اور اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جانور کے ڈسنے سے میری موت آئے۔

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ (يَوْمُ الثُّلٰثَاءِ)

چوتھی منزل (بروز منگل)

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ

الٰہی! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے وسیلہ سے مجھ کو زندہ

---

[1] سنن ابی داود ۱۲ [2] سنن نسائی باب الدعاء بعد الذکر ۱۲

أَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

رکھنا اس وقت تک جب تک تو میری زندگی میرے لئے بہتر جانے۔ اور مجھ کو اٹھا لینا اس وقت جب تو میرے لئے مرنا بہتر جانے الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرا ڈر غیب میں اور حضور میں اور انصاف کی بات خوشی میں بھی اور غصہ میں بھی، اور تجھ سے میانہ روی کا طالب ہوں تنگ دستی میں بھی اور دولتمندی میں بھی اور تجھ سے مانگتا ہوں وہ نعمت جو ختم نہ ہو اور تجھ سے مانگتا ہوں، آنکھوں کی وہ ٹھنڈک جو زائل نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری قضا پر خوش رہنا اور مانگتا ہوں تجھ سے مرنے کے بعد آرام کی زندگی اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری ذات کے دیدار کی لذت، اور تیری ملاقات کے شوق کا طلبگار ہوں ایسی حالت میں جو نقصان رساں نہ ہو اور گمراہ کرنے والا فتنہ نہ ہو۔ اے اللہ ہم کو زینت بخش ایمان کی زینت سے، اور ہم کو بنا دے ہدایت کرنے والے جو خود بھی ہدایت یافتہ ہوں۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔[1]

اے دلوں کے اُلٹ پلٹ کرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ ۔

يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا اِلٰى طَاعَتِكَ ۔[2]

اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو تو اپنی فرمانبرداری کی طرف متوجہ رکھ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔[3]

اے اللہ میں تجھ سے دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کا طالب ہوں اور نیکی پر پختہ ارادہ مانگتا ہوں اور تیری نعمت پر شکر گزاری اور تیری عبادت کو حسن و خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا طالب ہوں اور سچی زبان اور شکوک و شبہات سے پاک صاف دل طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ لیتا ہوں ان باتوں کی برائی سے جن کو تو جانتا ہے اور تجھ سے مانگتا ہوں ان باتوں کی بھلائی جن کا تجھ کو علم ہے اور جو گناہ تیرے علم میں ہیں (یعنی سارے گناہ) اُن کی بخشش کا طالب ہوں ۔ یقیناً تو پوشیدہ باتوں کا پورا پورا جاننے والا ہے ۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] صحیح مسلم ۱۲ [3] سنن ترمذی ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ[2] مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ

اے اللہ میری سننے اور دیکھنے کی قوت سے مجھے نفع حاصل کرنا نصیب فرما اور ان کو میرا وارث بنا اور مجھ پر جو شخص ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اے اللہ کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے اور کوئی رنج ایسا نہ چھوڑ جسے تو دور نہ فرمادے اور کوئی قرض ایسا نہ چھوڑ جسے تو ادا نہ فرما دے اور کوئی حاجت دنیا یا آخرت کی جس میں تیری رضا ہو پورا کئے بغیر مت چھوڑ، اے سب رحم والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

---

[4] بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (۳ بار)

اللہ کے نام سے میں نے (صبح کی یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین میں کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

---

[1] سنن ترمذی ۱۲ [2] یعنی میری موت تک ان کو باقی رکھ ۱۲

[3] اخرجه الطبرانی فی الاوسط والصغیر وفیه عباد بن عبد الصمد وهو ضعیف کما فی تحفة الذاکرین۔

[4] اخرجه الترمذی عن عثمان بن عفانؓ ۱۲۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔[1]

میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو اپنا دین ماننے پر اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْۢبِیْ وَ اَسْتَهْدِیْكَ بِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْكَ وَ اجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ۔[2]

اے اللہ میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے کاموں میں ہدایت کی رہبری چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں پس آپ میری توبہ قبول فرمائیے بیشک آپ میرے پروردگار ہیں اے اللہ آپ میری رغبت اپنی ذات پاک کی طرف کر دیجئے اور میرے دل میں غنا کی شان پیدا فرمائیے اور جو کچھ مجھے آپ نے عطا فرمایا اس میں مجھے برکت نصیب فرمائیے اور میرے نیک اعمال قبول فرمائیے۔ بے شک آپ میرے پروردگار ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَآ اَسَآءُوا اسْتَغْفَرُوْا۔[3]

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دے کہ جب وہ اچھا کام کریں تو خوش ہوں اور جب برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کریں۔

---

[1] اخرجه الترمذی عن ثوبانؓ ۱۲ [2] حصن حصین عن مصنف ابن ابی شیبته ۱۲ [3] عزاه فی المشکوٰۃ الی ابن ماجه والبیهقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت کے بقدر قائم ہوں میں اپنے اعمال کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، میں آپ کی نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں لہٰذا آپ مجھے بخش دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور کنجوسی سے اور بری عمر سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں قرضہ کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

---

[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں کفر سے اور قرض داری سے۔

---

[1] اخرجه البخاري وغيره ينبغي ان يقال في الليل والنهار ١٢

[2] سنن ابی داود [3] سنن نسائی ١٢ [4] سنن نسائی ١٢

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ۔ — اے اللہ آپ کی پناہ چاہتا ہوں اُن شیطانوں سے جو انسانوں اور جنات میں سے ہیں۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ — میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندوں کے فتنہ سے اور مردوں کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ۔ — اے اللہ میں آپ کی معافی کے واسطہ سے آپ کے عذاب سے پناہ لیتا ہوں اور آپ کی رضا کے واسطہ سے آپ کی ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي — اے اللہ میں آپ کی عظمت کے ذریعے اس بات کی پناہ لیتا ہوں کہ نیچے سے میری ہلاکت ہوجائے (یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ لیتا ہوں)۔

المنزل الخامس (یوم الاربعاء)

(پانچویں منزل) (بروز بدھ)

ا؎ سنن نسائی ۱۲ ۲؎ سنن نسائی ۱۲ ۳؎ سنن نسائی ۱۲
۴؎ سنن نسائی ۱۲

اَللّٰهُمَّ[1] قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ۔

اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا اور میرے کاموں میں جو سب سے بہتر ہیں مجھے پختگی نصیب فرما اے اللہ میرے وہ گناہ بخش دیجئے جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے ہوں یا ظاہری طور پر، خطا اور چوک سے کئے ہوں یا قصداً اور ارادہ سے جان کر کئے ہوں یا نادانی میں۔

اَللّٰهُمَّ[2] اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ مِنْهُ

الٰہی! میں تجھ سے ہر بھلائی مانگتا ہوں جو جلدی ملنے والی ہو اور جو دیر سے ملنے والی ہو جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا۔ اور تجھ سے تمام برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جو جلدی آنے والی ہوں اور جو دیر سے آنے والی ہوں جن کو میں جانتا ہوں، اور جس کو میں نہیں جانتا۔ اور میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور ہر وہ قول و عمل مانگتا ہوں جو مجھ کو اس کے قریب کردے اور میں آپ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو آپ کے بندے اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ

---

[1] اخرجه الحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين واقره الذهبي ١٢

[2] اخرجه الحاكم وصححه واقره الذهبي ١٢۔

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رَشَدًا۔

وسلم نے آپ سے مانگی ہو اور میں آپ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے شر سے آپ کے بندے اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہو اور میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ———

میرے کاموں کے بارے میں جو بھی فیصلہ آپ فرمائیں اس کا انجام اچھا فرمادیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ[۱] صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّ اِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ نَجَاحًا يَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَ رِضْوَانًا۔

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسی صحت کا جو ایمان کے ساتھ ہو اور ایسے ایمان کا جو حسن اخلاق کے ساتھ ہو اور ایسی بامرادی کا جس کے بعد آپ کامیابی عطا فرمائیں اور آپ سے رحمت اور عافیت کا اور مغفرت کا اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔

۱؎ اخرجه الحاكم وقال صحيح الاسناد ۱۲

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ۔

الٰہی! میری نگرانی فرمانا اسلام پر قائم رکھ کر جب میں کھڑا ہوں اور میری نگرانی فرمانا اسلام پر قائم رکھ کر جب میں سوتا ہوں اور مجھ پر کسی دشمن یا حاسد کو ہنسی اڑانے کا موقعہ نہ دینا۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہر قسم کی بھلائی کہ جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور تیری پناہ لیتا ہوں تمام برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ

اے اللہ ہم آپ سے ایسی چیزوں کا سوال کرتے ہیں جو آپ کی رحمت کو واجب کرنے والی ہیں۔ اور جو آپ کی مغفرت کو ضروری قرار دینے والی ہیں۔ اور ہم سوال کرتے ہیں ہر گناہ سے بچے رہنے کا اور ہر بھلائی

---

[1] اخرجه الحاكم وقال صحيح على شرط البخاري، قال الذهبي ابو الصهباء لم يخرج له البخاري اھ لكن قال في التقريب مقبول من الرابعة ۱۲ [2] اخرجه الحاكم و

الترمذي

سے حصہ ملنے کا اور آپ کی مدد کے ذریعہ جنت نصیب ہونے کی کامیابی کا اور دوزخ سے نجات پانے کا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

اے اللہ میں آپ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو واپس نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور آپ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں جنت کے اعلیٰ درجوں میں جو ہمیشگی والی جنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ إِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَإِنِّيْ

الٰہی! میں کمزور ہوں تو اپنی رضاجوئی میں میری کمزوری کو قوت سے بدل دے اور بھلائی کی طرف میری پیشانی پکڑ کر مجھے چلادے اور اسلام کو میری خوشی کا مرکز بنادے الٰہی! میں کمزور

قال على شرط مسلم و اقره الذهبي ۱۲

لہ اخرجه الحاكم وصححه و اقره الذهبي ۱۲

لہ اخرجه الحاكم وصححه وضعفه الذهبي ۱۲ -

ذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي۔

ہوں تو مجھے قوی بنا دے میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت والا بنا دے میں محتاج ہوں تو مجھے رزق عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ۔ [1]

الٰہی! میں تجھ سے چاہتا ہوں، صاف زندگانی اور ایسی موت جو بالکل ٹھیک ہو اور ایسی لوٹنے کی جگہ جہاں نہ رسوائی ہو نہ خواری۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ [2]

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ خیر کے کام کرتا رہوں اور برائیوں کو چھوڑے

---

[1] اخرجه الحاکم و قال صحیح الاسناد و اشار الذهبی الی ضعفه فقال شریك الراوی لیس بحجة اه وعزاه فی مجمع الزوائد الی الطبرانی والبزار وقال اسناد الطبرانی جید۔

[2] اخرجه الحاکم عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال صحیح علی شرط البخاری و سکت علیه الذهبی و اخرجه الحاکم ایضا عن عبد الرحمٰن بن عائش باختلاف فی الالفاظ وحذف الدعاء الاخیر و قال صحیح الاسناد و اقره الذهبی و اخرجه الترمذی عن ابن عباس فی تفسیر سورة صٓ نحو حدیث ابن عائش ۱۲

الْمَسَاكِيْنِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ اِلَيْكَ وَاَنَا غَيْرُ مَفْتُوْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبًّا يُّبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ ؕ

رکھوں اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں اور مجھ پر رحم فرمائیں اور جب آپ کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے اس حال میں اپنی طرف اٹھالیں کہ میں فتنہ سے محفوظ ہوں۔

اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہو اور اس محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی محبت تک پہنچادے۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ ؕ

اے اللہ آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عملوں سے بہت زیادہ بڑھ کر امید کا سبب ہے۔

---

[2] يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا

اے وہ ذات پاک جس نے میری خوبیوں کو ظاہر فرمایا۔ اور میری برائیوں کی پردہ پوشی فرمائی۔ اے

---

[1] اخرجه الحاكم وقال رواته عن آخرهم مدنيون لا يعرف واحد منهم بجرح واقره الذهبي ۱۲

[2] اخرجه الحاكم وقال رواته كلهم مدنيون ثقات واقره الذهبي ۱۲

يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَ يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَ يَا سَيِّدَنَا وَ يَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ أَنْ لَّا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ

وہ ذات پاک جو جرم پر مواخذہ نہیں فرماتا اور گناہگار کی پردہ دری نہیں کرتا، اے بڑے معافی والے اے بہترین درگزر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے۔ اے رحمت کے ساتھ دونوں ہاتھ پھیلانے والے اے ہر اس ایسے شخص کے ساتھی جو چپکے سے سرگوشی کرتا ہو اور اے وہ ذات جو ہر شکایت کا منتہا ہے اے درگزر کرنے والے کریم۔ اے احسان والے عظیم۔ اے نعمتوں کو پیدا فرمانے والے جن کا کسی کو کوئی استحقاق نہ تھا اے ہمارے رب اور اے ہمارے سردار اور اے ہمارے مولا اور اے ہماری رغبت کا منتہیٰ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ کہ آپ میرے جسم کو آگ میں نہ جھونکیں۔

---

[1] نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دوزخ کے عذاب سے اور ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں فتنوں سے جو ظاہر ہوں اور پوشیدہ ہوں۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

---

[1] حصن حصین عن ابی عوانۃ ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برائی کے دن سے اور برائی کی رات سے اور برائی کی گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور برے پڑوسی سے جو مستقل قیام گاہ کا ساتھی ہو۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْاِقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ۔

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں برے پڑوسی سے جو مستقل رہنے کے گھر میں پڑوسی ہو کیونکہ جنگل کا پڑوسی وقتی طور پر ساتھ ہو جاتا ہے پھر دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں عاجزی سے اور کسلمندی سے اور بزدلی سے اور کنجوسی سے اور بہت بوڑھا ہو جانے سے اور دل کی سختی سے اور غفلت سے اور ذلت سے اور خواری سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور گناہ گاری سے اور نفاق سے

---

[1] حصن حصین عن الطبرانی ۱۲

[2] اخرجه فی المستدرک وصححه علی شرط مسلم واقره الذهبی ۱۲

[3] اخرجه الحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین واقره الذهبی ۱۲

وَالرِّيَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

اور شہرت کی نیت سے اور ریاکاری سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور دیوانگی سے اور کوڑھ سے اور برص سے اور بُرے مرضوں سے۔

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ (یَوْمُ الْخَمِیْسِ)
چھٹی منزل (بروز جمعرات)

اَللّٰهُمَّ[١] اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي

اے اللہ آپ اپنا سب سے زیادہ وسیع رزق مجھے اس وقت نصیب فرمائیے جب میں بوڑھا ہو جاؤں اور جب میری عمر ختم ہونے لگے۔

اَللّٰهُمَّ[٢] إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ

اے اللہ میں آپ سے بہترین سوال

---

١ أخرجه الحاكم عن عيسى بن ميمون عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله تعالى عنها وقال حسن الإسناد والمتن غريب في الدعاء مستحب للمشائخ إلا أن عيسى بن ميمون لم يحتج به الشيخان اه وقال الذهبي عيسى متهم قال الشوكاني في تحفة الذاكرين لكن قد وافق الحاكم في التحسين صاحب مجمع الزوائد فإنه أخرجه من حديثها بهذا اللفظ الطبراني في الأوسط فقال في مجمع الزوائد وإسناده حسن اه۔

٢ أخرجه الحاكم وصححه وأقره الذهبي ١٢۔

الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِي وَحَقِّقْ إِيْمَانِي وَارْفَعْ دَرَجَاتِي وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِي وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَأَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ[1] وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِي وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ

بہترین دعا۔ بہترین کامیابی، بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت مانگتا ہوں اور مجھے حق پر ثابت قدم رکھیے اور میری نیکیوں کا پلڑ بھاری رکھیے اور میرا ایمان ثابت و استوار رکھیے اور میرے درجات بلند فرمائے اور میری نماز قبول فرمائے اور میری خطا بخش دیجئے اور میں آپ سے جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں اے اللہ میں آپ سے خیر کی ابتدائیں اور انتہائیں بھی مانگتا ہوں اور وہ خیر طلب کرتا ہوں جو ہر قسم کی راحتوں اور مسرتوں کو جامع ہو اور ہر خیر کا اول و آخر اور ظاہر و باطن طلب کرتا ہوں اور جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں (آمین) اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں ان کاموں کی بہتری کا جن کو

---

[1] لفظة "وآخره" لا يوجد في نسخة المستدرك المطبوع لكني اثبته لأن الشيخ الجزري عزاه في الحصن الى المستدرك مع زيادة هذه اللفظة وسياق الكلام يقتضيه ١٢

الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ (آمین)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ
تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَ تَضَعَ وِزْرِیْ
وَ تُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَهِّرَ
قَلْبِیْ وَ تُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَ
تُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَ تَغْفِرَ لِیْ
ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ (آمین)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُبَارِكَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَ فِیْ
سَمْعِیْ وَ فِیْ بَصَرِیْ وَ
فِیْ رُوْحِیْ وَ فِیْ خَلْقِیْ وَ
فِیْ خُلُقِیْ وَ فِیْ اَهْلِیْ وَ
فِیْ مَحْيَایَ وَ فِیْ مَمَاتِیْ
وَ فِیْ عَمَلِیْ وَ تَقَبَّلْ
حَسَنَاتِیْ وَ اَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ
الْجَنَّةِ (آمین)

میں انجام دیتا ہوں اور جس کو
اپنے ارادے سے کرتا ہوں،
اور جو عمل باطن ہے اور جو عمل
ظاہر ہے ان سب کی خیر طلب
کرتا ہوں اور جنت کے بلند
درجات کا سوال کرتا ہوں (آمین)
اے اللہ بے شک میں آپ سے
سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا ذکر
بلند فرمائیں اور میرا بوجھ دور کریں
اور میرا کام بنا دیں اور میرا دل
پاک کریں اور میری شرم گاہ کو
برائی سے محفوظ رکھیں اور میرے
دل کو منور فرمائیں اور میرے
گناہوں کو معاف فرمائیں اور میں
آپ سے جنت کے بلند درجات
کو سوال کرتا ہوں (آمین) اے
اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ
آپ میرے نفس میں اور میری
سماعت میں اور میری بصارت
میں اور میری روح میں اور میری
صورت میں اور میرے اخلاق
میں اور میرے اہل وعیال میں
اور میری زندگی میں اور میری
موت میں اور میرے اعمال میں

برکت عطا فرمائیے اور میری نیکیاں
قبول فرمائیے اور میں آپ سے
جنت کے بلند درجات طلب کرتا ہوں
(آمین)

---

[1] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ۔

اے اللہ مجھے بہت برداشت والا بنا دے اور بہت شکرگزار بنا دے اور میری آنکھ میں مجھے چھوٹا بنا دے اور لوگوں کی آنکھوں میں مجھے بڑا بنا دے۔

---

[2] رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ

اے پروردگار مغفرت اور رحم فرما اور مجھے بالکل ٹھیک سیدھے راستے کی رہبری فرما۔

---

[3] اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ

اے اللہ سب کاموں میں ہمارے لیے اچھا انجام کر دے اور ہم کو محفوظ فرما دے دنیا کی رسوائی

---

[1] اخرجه البزار من حديث بريدة قال فی تحفة الذاكرين وفی اسناده عقبة بن عبد الله الاصم وهو ضعيف وقد حسن البزار حديثه ١٥ -

[2] قال فی مجمع الزوائد رواه احمد و ابويعلى باسنادين حسنين ١٢

[3] اخرجه ابن حبان وصححه كما فی تحفة الذاكرين ١٢ -

الْآخِرَةِ[۱] — سے اور آخرت کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَعَمَدِیْ وَهَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَةَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ۔

اے اللہ میری تمام خطاؤں کو بخش دے اور جو جان کر گناہ کئے ہیں اُن کو بھی بخش دے اور جو گناہ مذاق کے طور پر ہو گئے اور جو واقعی ارادے کے طور پر ہو گئے ان سب کو معاف فرما۔ اور جو کچھ آپنے مجھے عنایت فرمایا اس کی برکت سے مجھے محروم نہ فرما اور جس چیز سے مجھے محروم فرمایا ہے اس کی محرومیت کو میرے لئے باعثِ فتنہ نہ بنا۔

یَامَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ یَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَکَایِیْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَ

اے وہ ذات جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور جس کو خیالات نہیں پا سکتے اور نہ بیان کرنے والے اس کی حمد و ثنا بیان کر سکتے ہیں اور نہ حوادث اس میں کوئی اثر کر سکتے ہیں اور نہ اُسے گردشِ زمانہ کا ڈر ہے۔ پہاڑوں کے وزن اور دریاؤں کے پیمانے اور

---

[۱] عزاہ فی الحصن الی الطبرانی فی الاوسط ۱۲۔

[۲] عزاہ ابن الجزری فی الحصن والعدۃ الی الطبرانی فی الاوسط ۱۲۔

عدد ما أظلم عليه الليل وأشرق عليه النهار ولا تواري منه سماء سماء ولا أرض أرضا ولا بحر ما في قعره ولا جبل ما في وعره اجعل خير عمري آخره وخير عملي خواتيمه وخير أيامي يوم ألقاك فيه۔	بارشوں کے قطرے اور درختوں کے پتّے سب اس کے علم میں ہیں وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جس پر رات کی تاریکی چھائی ہے اور جس پر دن روشنی ڈالتا ہے اس سے آسمان دوسرے آسمان کو چھپا نہیں سکتے اور نہ زمین دوسری زمین کو، اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو اس سے چھپا سکتے ہیں جو ان کے پتھریلے جگہ میں ہے۔ میری عمر کا بہترین حصہ آخر عمر کو اور میرے عمل کا سب سے اچھا حصہ اس کے خاتموں کو بنا دے اور میرے دنوں میں سب سے اچھا دن وہ بنا دے جس میں تجھ سے ملوں (یعنی قیامت)

اللهم[۱] لقني حجة الإيمان عند الممات۔	اے اللہ مجھے موت کے وقت ایمان کی حجت تلقین فرمائیے۔

اللهم[۲] أحسنت خلقي	اے اللہ آپ نے میری ظاہری

---

[۱] عزاه في الحصن الى الطبراني ۱۲

[۲] قال الهيثمي رواه احمد و رجال الصحيح ۱۲

فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ۔	صورت اچھی بنا دی پس آپ میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے
اَللّٰهُمَّ[۱] اغْفِرْ لِیْ خَطَئِیْ وَعَمْدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔	اے اللہ میری تمام خطاؤں کو بخش دے اور میں نے جو گناہ قصداً کئے ہیں ان کو بھی بخش دے اے اللہ مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی رہبری فرمائیے۔ بیشک بات یہ ہے کہ اچھے اعمال و اخلاق کی رہبری صرف آپ ہی کر سکتے ہیں اور برے اعمال و اخلاق سے صرف آپ ہی بچا سکتے ہیں۔
اَللّٰهُمَّ[۲] اجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ۔	اے اللہ مجھے اپنے عمدہ ترین بندوں میں سے کر دے اور اُن لوگوں میں سے کر دے جن کے چہرے قیامت کے دن روشن ہوں گے اور ہاتھ پاؤں سفید نورانی ہوں گے جن کا مہمانوں کی طرح آپ کے ہاں استقبال ہوگا۔

۱؎ رواه الطبرانی ورجاله ثقات كذا فی مجمع الزوائد ۱۲

۲؎ قال الهیثمی رواه احمد وفیه من لم اعرفهم ۱۲

[۱] اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَ احْفَظْ مِنْ وَّرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ۔

اے اللہ میرے دل کو اپنے دین کی طرف متوجہ فرما اور ہم کو ہمارے پیچھے سے اپنی رحمت کے ذریعے محفوظ فرما۔

---

[۲] يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ۔

اے وہ ذات پاک جو اسلام کا اور اسلام والوں کا ولی ہے مجھے تو اسلام پر ثابت قدم رکھ۔ یہاں تک کہ میں آپ سے ملاقات کر لوں۔

---

[۳] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ غِنَايَ وَ غِنٰى مَوْلَايَ

اے اللہ میں آپ سے اپنے لئے غنی کا سوال کرتا ہوں اور اپنے متعلقین کے غنی کا۔

---

[۴] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰى

اے اللہ میں آپ سے ایسے نفس کا سوال کرتا ہوں جو اطمینان والا نفس ہو جو آپ کی ملاقات پر ایمان

---

[۱] قال فی مجمع الزوائد رواہ ابو یعلی عن شیخہ ابی اسمٰعیل المجیزی ولم اعرفہ و بقیۃ رجالہ ثقات۔

[۲] رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ ثقات کذا مجمع الزوائد ۱۲

[۳] رواہ احمد و الطبرانی واحد اسنادی احمد رجالہ رجال الصحیح کذا فی مجمع الزوائد ۱۲

[۴] قال الہیثمی رواہ الطبرانی وفیہ من لم اعرفہ ۱۲

بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ۔

رکھتا ہو اور جو آپ کے فیصلوں پر راضی ہو اور جو آپ کی عطا پر قناعت کرتا ہو۔

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ قَلْبِي حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ۔[1]

اے اللہ میں آپ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں رچ بس جائے یہاں تک کہ میں یہ جان لوں کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی اس کے سوا جو آپ نے میرے لئے لکھ دی اور آپ سے سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ جو رزق آپ نے میرے لئے بانٹ دیا ہے اس پر میں دل سے راضی ہو جاؤں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔[2]

اے اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے یہاں مقبول ہو۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ[3]

اے اللہ میرے دل کے سننے کے

---

[1] رواه البزار وفيه سعيد بن سنان ضعيف كما في مجمع الزوائد

[2] رواه الطبراني في الأوسط ورجاله وثقوا ۱۲۔

[3] رواه الطبراني في الأوسط وفيه الحارث الأعور وهو ضعيف كما

قَلْبِيْ بِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِيْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ

راستوں کو اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسولؐ کی فرمانبرداری نصیب فرما اور اپنی کتاب پر عمل کرنا نصیب فرما۔

اَللّٰهُمَّ[1] الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

اے اللہ ہر مشکل کے آسان کرنے میں میرے ساتھ مہربانی کا معاملہ فرما، کیونکہ ہر مشکل کا آسان کر دینا آپ کے لئے آسان ہے اور اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں آسانی اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ[2] اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنًى يُطْغِيْنِيْ وَمِنْ فَقْرٍ يُنْسِيْنِيْ وَمِنْ هَوًى يُرْدِيْنِيْ وَمِنْ عَمَلٍ يُخْزِيْنِيْ۔

اے اللہ میں آپ سے ایسی مالداری سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے سرکش بنا دے اور ایسے فقر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے (تیری یاد) بھلا دے۔ اور ایسی خواہش سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے

فی مجمع الزوائد ۱۲

۱؎ رواہ الطبرانی فی الاوسط قال الہیثمی وفیہ من لم اعرفہم ۱۲

۲؎ رواہ الطبرانی کما فی مجمع الزوائد وفی سندہ انقطاع ۱۲

ہلاک کردیں اور ایسے عمل سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے رسوا کردے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَیَیْنِ السَّیْلِ وَالْبَعِیْرِ الصَّؤُوْلِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں دو اندھوں سے ایک سیلاب دوسرے حملہ آور اونٹ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ یَهْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے لالچ سے جو باطن کی خرابی کی طرف لے جائے

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ (یَوْمُ الْجُمُعَةِ)

ساتویں منزل (بروز جمعہ)

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ

اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت قائم رکھ اور ہمارے آپس کے تعلقات کو درست فرما، اور ہم کو سلامتی کے راستوں کی رہبری

ل قال فی مجمع الزوائد رواه الطبرانی وفیه عبد الرحمٰن بن عثمان الحاطبی وهو ضعیف ۱۲

ل مشکوٰة المصابیح عن احمد و البیهقی فی الدعوات الکبیر ۱۲

ل سنن ابی داؤد باب التشهد ۱۲

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا

فرما، اور ہم کو تاریکیوں سے نجات دے کر روشنی میں داخل فرما۔ اور ہم کو بے حیائی کے کاموں سے دور رکھ خواہ یہ کام ظاہری ہوں یا باطنی ہوں، اور ہم کو ہمارے کانوں میں اور آنکھوں کی بینائیوں میں اور دلوں میں اور بیویوں میں اور اولاد میں برکت عطا فرما، ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک آپ توبہ قبول کرنے والے ہیں مہربان ہیں اور اے اللہ ہم کو اپنی نعمت کا شکر کرنے والا اور اس پر آپ کی تعریف کرنے والا بنا دے ہم کو نعمتوں کا اہل بنا اور ان نعمتوں کو ہمارے اوپر پوری فرما۔

اَللّٰهُمَّ[1] اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ

اے اللہ میں آپ سے معافی کا اور عافیت کا سوال کرتا ہوں جو میرے دین میں ہو اور میری دنیا میں (بھی) ہو اور میرے اہل وعیال اور میرے مال میں

---

[1] اخرجه الحاكم فی المستدرك وصححه واقره الذهبی ۱۲

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ۔

ابھی) ہو۔ اے اللہ میری ان چیزوں کی پردہ پوشی فرما جن کا ظاہر ہونا مناسب نہیں اور خوف و ڈر کی چیزوں سے مجھے بے خوف فرما دے۔ اے اللہ میری حفاظت فرما۔ میرے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے بائیں سے اور اوپر سے۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ نیچے کی جانب سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں (یعنی زمین میں دھنس جانے سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں)

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ

اے اللہ جو کچھ آپ نے مجھے عنایت فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دیجئے اور مجھے اس میں برکت عطا فرمایئے اور میری جو چیزیں اور متعلقین میرے سامنے نہیں ہیں آپ میرے پیچھے خیر کے ساتھ ان کی حفاظت فرمایئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت

ل اخرجه الحاکم وقال صحیح الاسناد واقرہ الذہبی ۱۲

ل سنن ترمذی ابواب الدعوات ۱۲

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رَشَدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ.
اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ إِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ. اَللّٰهُمَّ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا

مانگتا ہوں جس سے تو میرے دل
کو ہدایت نصیب فرما دے اور
میرے کاموں کو سمیٹ دے اور
پریشان حالی کو دور فرما دے اور
میری غائب چیزوں کو سنوار دے
اور میری جو چیزیں میرے سامنے
ہیں ان کو بلندی عطا فرما دے اور
میرے عمل کو شرک و ریا سے پاک
کر دے اور میری ہدایت میرے
دل میں ڈال دے اور میری الفت
(جو آپ کے ساتھ ہے) واپس
فرما دے (یعنی مجھ سے چھوٹنے نہ
پائے) اور مجھ کو ہر برائی سے بچا
لے۔ اے اللہ مجھے وہ ایمان و یقین
دے جس کے بعد کفر نہ ہو اور وہ
رحمت عطا فرما جس کے سبب میں
دنیا و آخرت میں تیری عطا کردہ
بزرگی کا شرف حاصل کر سکوں۔
اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں
تیرے حکم میں مراد پانا اور شہیدوں
کی مہمانی اور خوش نصیبوں کی
زندگانی اور دشمنوں پر فتح مندی
اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے
سامنے پیش کرتا ہوں، اگرچہ میری

تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ
تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ
السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ
الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ، اَللّٰهُمَّ مَا
قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَلَمْ
تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ
تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِيْ مِنْ
خَيْرٍ وَعَدْتَّهُ اَحَدًا مِّنْ
خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ
مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ
عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ
فِيْهِ وَ اَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ
ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَ
الْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ
الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَ
الْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ
الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ
بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّ
دُوْدٌ وَ اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا
تُرِيْدُ۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ

سمجھ کوتاہ ہے اور میرے عمل کمزور
ہیں، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں،
پس اے مرادوں کے پورا کرنے
والے اور دلوں کے شفا دینے
والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
کہ جس طرح تو سمندروں کے درمیان
پناہ دیتا ہے اسی طرح مجھے دوزخ
کے عذاب سے پناہ دے اور
مجھ کو دور رکھ ہلاکت کی پکار سے
اور مجھ کو پناہ دے قبروں کی آزمائش
سے۔ اے اللہ جس بھلائی تک
میری عقل کی رسائی نہ ہو سکی ہو۔
اور جس بھلائی تک میری نیت نہ
پہنچ سکی اور جس خیر کا میں سوال نہ
کر سکا ہوں اور تو نے اپنی مخلوق
میں کسی بندہ سے اس خیر کا وعدہ
فرمایا ہو۔ یا کوئی ایسی بھلائی ہو
کہ اس کو تو اپنے بندوں میں کسی
کو دینے والا ہو تو میں بھی تجھ سے
اس بھلائی کا خواہش مند ہوں اور
اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری
رحمت کے وسیلہ سے اے تمام جہانوں
کے پالنے والے۔
اے اللہ مضبوط عہد والے اور

مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ
وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا
لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَا
ئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ
أَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَ
تِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ
هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ
الْإِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ
وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ
وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَ
نُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ وَ
نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَ
نُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا
مِنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِنْ
تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ
وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا
فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ
بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ
وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا
فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ
لِيْ نُوْرًا وَأَعْطِنِيْ نُوْرًا وَ
اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا سُبْحَانَ

نیک کاموں کے مالک میں تجھ سے
امن کا طالب ہوں وعید کے دن
اور جنت کا طالب ہوں ہمیشگی
کے دن ان لوگوں کے ساتھ جو
تیرے مقرب ہیں اور حضوری والے
ہیں۔ رکوع اور سجدے میں پڑے
رہنے والے ہیں اور عہدوں کو
پورا کرنے والے ہیں۔ بیشک
تو بڑا مہربان اور محبت فرمانے
والا ہے اور بے شک تو کرتا ہے
جو چاہے اے اللہ تو ہم کو دوسروں
کو ہدایت کرنے والا بنا دے اس
طرح کہ خود بھی ہدایت یافتہ ہوں
ایسا نہ ہو کہ خود بھی گمراہ ہوں اور
دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے
ہوں ہم تیرے دوستوں کے لئے
صلح اور تیرے دشمنوں کے لئے
مجسم جنگ ہوں تجھ سے محبت
رکھے اس سے تیری محبت کی خاطر
ہم محبت رکھیں اور جو تیری مخلوق
میں تیرے دشمن ہوں۔ ان کے دشمن
بن جائیں تیری دشمنی کی وجہ سے
اے اللہ یہ دعا کرنا ہمارا کام ہے
اور قبول فرمانے کا تیرا وعدہ ہے

الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَ
قَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي
لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ
بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي
لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ
إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي
الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ
سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ
وَ الْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي
الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

یہ ہماری کوشش ہے اور بھروسہ
تیری ذات پر ہے اے اللہ میرے
دل میں نور کر دے اور میری قبر
میں نور کر دے اور میرے سامنے
نور میرے پیچھے نور، میرے داہنے
نور، میرے بائیں نور میرے اوپر
نور اور میرے نیچے نور کر دے
اور اللہ میرے نور کو اور بڑھا کر
دے اور مجھ کو نور عطا فرما۔
پاک ہے وہ ذات جس نے ساری
عزت کو سمیٹ لیا اور اس
کا اعلان فرما دیا (یعنی وہی سب
سے بڑا عزت والا ہے) پاک ہے
وہ ذات بزرگی جس کا لباس ہے
اور جو بزرگی کے ساتھ مخصوص ہے
پاک ہے وہ ذات کہ ہر عیب سے
پاکی بیان کرنا صرف اسی کے لئے
شایانِ شان ہے پاک ہے وہ
ذات جو بڑے فضل اور نعمتوں
والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات
جو بڑے مجد اور کرم والی ہے
پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال
و اکرام والی ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَ اَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا۔[1]

اے اللہ، اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غیظ دور فرما دے اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ فرما جب تک تو ہم کو زندہ رکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔[2]

(۱۰ بار)

اے اللہ درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو مستحق تعریف ہے اور بزرگ ہے اے اللہ برکت بھیجیے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق ہے اور بزرگ ہے۔

۱۔ حصن حصین عن مسند احمدؒ ۱۲

۲۔ اخرجہ البخاری فی الدعوات ۱۲

[1] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (۱۰ بار)

اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی آل و اولاد جیسا کہ آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی آل و اولاد پر جیسا کہ آپ نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں۔

---

[2] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

اے اللہ درود بھیجئے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے

فائدہ

چونکہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرنے کا حکم ہے اس لئے مذکورہ ہر درود کو کم از کم ۱۰ بار پڑھیں ۱۲

[1] اخرجه البخاري في الدعوات ۱۲

[2] عزاه في المشكوٰة الى الصحيحين وقال الا ان مسلما لم يذكر على ابراهيم في الموضعين ۱۲

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (۱۰ بار)

درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق ہیں بزرگی والے ہیں اے اللہ برکت بھیجئے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی آپ نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگی والے ہیں۔

---

[۱] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط (۱۰ بار)

اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے بندے ہیں اور رسول ہیں اور سب مومنین پر اور سب مومنات پر اور سب مسلمین پر اور سب مسلمات پر۔

---

[۲] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیجئے حضرت

۱؎ عزاہ ابن الجزری فی الحصن الی ابی یعلیٰ ۱۲

۲؎ عزاہ فی المشکوٰۃ الی احمد وعزاہ فی مجمع الزوائد الی البزار و الطبرانی فی الاوسط والکبیر وقال اسانیدھم حسنۃ ۱۲

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ (۱۰ بار)

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ آپ اُن کو قیامت کے دن اپنے نزدیک مقرب مقام میں جگہ عطا فرمائیے ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (۱۰ بار)

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں معین اور مقرر فرما دے جیسا کہ آپ نے یہ چیزیں ابراہیم علیہ السلام کی آل پر معین و مقرر فرمائیں بے شک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگی والے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِى الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِى الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ (۱۰ بار)

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرمائیے (جو جنت کا ایک مقام ہے اور وہ اللہ کے ایک ہی بندے کو ملے گا) اور آپ کو فضیلت عطا

ك قال فى مجمع الزوائد رواه ابو داؤد وفيه ابو داؤد الاعمى وهو ضعيف۔

ك ذكره فى الحصن فى ادعية الاذان وعزاه إلى الطبرانى ۔

فرمائیے اور بلند لوگوں کو میں
ان کا درجہ (بلند) کر دیجئے
اور برگزیدہ لوگوں میں ان کی
محبت اور مقربین میں ان کا
ذکر دیجئے۔

ؔاَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ (۱۰ بار)

اے اللہ، اے رب اس پکار کے جو قائم ہے (یعنی نماز) اور اے رب اس نماز کے جو نفع دینے والی ہے درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مجھ سے راضی ہو جائیے ایسا راضی ہو جانا کہ اس کے بعد آپ ناراض نہ ہوں۔

ؔاَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ

اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکت سید المرسلین اور امام المتقین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر متعین و مقرر فرما جن

ؔ ذکرہ فی الحصن فی ادعیۃ الاذان وعزاہ الی احمد والطبرانی فی الاوسط وابن السنی ۱۲

ؔ ذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ موقوفا علی ابن مسعودؓ ۱۲

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(۱۰ جلاء)

کا اسم گرامی محمدؐ ہے اور جو آپ کے بندہ اور رسول ہیں اور جو خیر کے پیشوا ہیں اور خیر کے قائد ہیں اور رحمت والے رسول ہیں اے اللہ آپ کو اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کی وجہ سے اولین و آخرین آپ پر رشک کریں گے، اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں، اے اللہ برکت بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے آپ نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں۔

ے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدِ نِ الْكُبْرٰى وَارْفَعْ

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی شفاعت

ے ذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ موقوفا علی ابن عباس رض ۱۲

وَدَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى كَمَا اٰتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (۱۰ بار)

قبول فرما (جو میدان قیامت میں ساری مخلوق کے لئے ہوگی)، اور آپ کا بلند درجہ اور بلند فرما اور آخرت میں اور دنیا میں آپ کا سوال پورا فرما جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو اُن کے سوالات کے مطابق عطا یا مرحمت فرمائیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ[1]

تیرا رب جو بڑی عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ (اہلِ شرک) بیان کرتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تمت بالخیر والحمد للّٰہ
رب العٰلمین

---

[1] عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من احب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجر یوم القیمۃ فلیکن اٰخر کلامہ فی مجلسہ سبحان ربک رب العزۃ (الی آخرہ) اخرجہ البغوی فی تفسیرہ کما ذکرہ ابن کثیر فی آخر تفسیر الصافات ۱۲۔